اسم ذات کے قطعہ مبارک کو اعلیٰ حضرت قطب الاقطاب میاں شیر محمد صاحب قدس سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے ترتیب دیا اور خوش خط نقش و نگار سے مزین فرمایا اور آپ کے برادر حقیقی قطب الاقطاب حضرت میاں غلام اللہ المعروف جانی صاحب علیہ الرحمہ نے خصوصی طور پر قطب علی پیر طریقت امین علم لدنی حضرت علامہ حاجی محمد یوسف علی صاحب گجیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ کو عطا فرمایا اور آپ کی طرف سے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی (راقم السطور) مدیر اعلیٰ ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور نے برادران طریقت اور احباب کیلئے شائع کیا۔

خواہش مند

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

یا اللہ

الرحمن الرحیم الملک القدوس السلام المومن المهیمن
العزیز الجبار المتکبر الخالق البارئ المصور الغفار
القهار الوهاب الرزاق الفتاح العلیم القابض الباسط
الخافض الرافع المعز المذل السمیع البصیر الحکم
العدل اللطیف الخبیر الحلیم العظیم الغفور الشکور
العلی الکبیر الحفیظ المقیت الحسیب الجلیل
الکریم الرقیب المجیب الواسع الحکیم الودود المجید
الباعث الشهید الحق الوکیل القوی المتین الولی الحمید
المحصی المبدئ المعید المحیی المیت الحی القیوم
الواجد الماجد الواحد الاحد الصمد القادر المقتدر
المقدم المؤخر الاول الاخر الظاهر الباطن الوالی
المتعالی البر التواب المنتقم العفو الرؤف مالک الملک
ذوالجلال والاکرام المقسط الجامع الغنی المغنی
المانع الضار النافع النور الهادی البدیع الباقی الوارث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحج والعمرۃ والزیارۃ

تالیف

خادمِ دین اِسلام

منیر احمد یوسفی (ایم۔ اے)

مدیر اعلیٰ : ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

ملنے کا پتا

جامع مسجد نگینہ

A-977 بلاک بی 111 گجرپورہ سکیم لاہور.

رابطہ نمبر: 0300-4274936,042-36880027

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب : "الحج والعمرة والزّيارة"

مؤلف : منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدیر اعلیٰ: ماہنامہ "سیدھا راستہ" لاہور

کمپوزر : محمد عثمان علی یوسفی

کمپوزنگ : ابوبکر کمپوزنگ سینٹر 042-36880028

پروف ریڈنگ : مفتی علامہ حافظ صاحبزادہ خلیل احمد یوسفی

مفتی علامہ حافظ محمد آصف یوسفی، محمد عامر فقیر

مفتی علامہ حافظ محمد رضوان انور یوسفی

چوتھی بار : ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ اگست ء (۲۱۰۰)

ہدیہ : ۲۰۰ روپے

ناشرین : صاحبزادہ بشیر احمد یوسفی (M.C.S)

صاحبزادہ مفتی حافظ خلیل احمد یوسفی

صاحبزادہ محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی

ویب سائٹ ایڈریس www.seedharastah.com

ای۔ میل ایڈریس info@seedharastah.com

تَلْبِيَه

لَبَّيْکَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْکَ لَبَّيْکَ

لَا شَرِيْکَ لَکَ لَبَّيْکَ اِنَّ

الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ

وَالْمُلْکَ لَا شَرِيْکَ لَکَ

نمبر شمار | فہرستِ مضامین | صفحہ نمبر

۱۔	جملہ حقوق۔	۴
۲۔	تلبیہ۔	۵
۳۔	فہرستِ مضامین۔	۶
۴۔	بفیضانِ نظر۔	۲۲
۵۔	اِنتساب۔	۲۳
۶۔	پیش لفظ۔	۲۴
۷۔	تقدیم۔	۲۶
۸۔	حجاج کرام کے نام پیغام۔	۲۹
۹۔	حج کے معنی۔	۴۰
۱۰۔	حج کیا ہے؟	۴۱
۱۱۔	مشرکین پر پابندی۔	۴۴
۱۲۔	حج شریف پر جانے کا اِعلان۔	۴۶

۱۳۔ زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے۔	۴۸
۱۴۔ حدیث شریف نمبر۱۔	۴۸
۱۵۔ حدیث شریف نمبر۲۔	۵۱
۱۶۔ افضل عمل۔	۵۲
۱۷۔ حج کرنے والے کا نیا جنم۔	۵۳
۱۸۔ جو شخص اِستطاعت کے باوجود حج نہ کرے۔	۵۵
۱۹۔ بہترین زادِ راہ۔	۵۸
۲۰۔ توکّل کی تعریف۔	۶۰
۲۱۔ حاجی کون ہے؟	۶۰
۲۲۔ حاجی بخشا ہوا ہے۔	۶۲
۲۳۔ حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب۔	۶۳
۲۴۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی جماعت۔	۶۵
۲۵۔ مقبول حج کا بدلہ۔	۶۶

٢٦۔ مُحرِم کے بغیر حج۔	٦٧
٢٧۔ مُحرِم کون ہے؟	٦٨
٢٨۔ عورتوں کا جہاد۔	٦٩
٢٩۔ حج کرنے میں جلدی کرنا۔	٧١
٣٠۔ حج وعمرہ اِکٹھا کرنا۔	٧٣
٣١۔ حجِ مبرور۔	٧٤
٣٢۔ جنت واجب۔	٧٥
٣٣۔ بچے کی طرف سے حج۔	٧٦
٣٤۔ حجِ نذر اور قرضہ۔	٧٨
٣٥۔ فوت شدہ والدین کی طرف سے حج کرنا۔	٨١
٣٦۔ اِصطلاحات۔	٨٤
٣٧۔ ضروری ہدایات۔	٩١
٣٨۔ شرائطِ صحتِ ادا۔	٩١

۳۹۔ حج وعمرہ کا فرق۔	۹۲
۴۰۔ طواف۔	۹۳
۴۱۔ طواف کی اقسام۔	۹۳
۴۲۔ طواف کی دیگر قسمیں۔	۹۴
۴۳۔ شرائطِ طواف۔	۹۵
۴۴۔ عمرہ کرنے کا طریقہ اور مسائل عمرہ۔	۹۶
۴۵۔ سامان برائے عمرہ۔	۹۷
۴۶۔ تیاری برائے عمرہ۔	۹۹
۴۷۔ عمرہ کرنے کا طریقہ۔	۱۰۱
۴۸۔ عمرہ سے متعلق اَحادیثِ مبارکہ۔	۱۰۲
۴۹۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا حج وعمرہ۔	۱۰۴
۵۰۔ عمرہ کی نیت۔	۱۰۴
۵۱۔ عمرہ کے فرائض۔	۱۰۵

۵۲۔ واجباتِ عمرہ۔ ۱۰۵
۵۳۔ جنایت۔ ۱۰۶
۵۴۔ اِحرام کی جنایت۔ ۱۰۶
۵۵۔ غیر اختیاری جنایت۔ ۱۰۷
۵۶۔ اختیاری جنایت۔ ۱۰۷
۵۷۔ دَم۔ ۱۰۷
۵۸۔ مُحرِم حلال پرندے کا گوشت کھا سکتا ہے۔ ۱۰۸
۵۹۔ اِحرام اور اِس کے مسائل۔ ۱۰۹
۶۰۔ مُحرِم یا مُحرِمہ کے لئے جو چیزیں حرام ہیں۔ ۱۱۰
۶۱۔ ایک روایت مبارکہ میں ہے۔ ۱۱۱
۶۲۔ اِحرام باندھنے سے پہلے غُسل مسنون ہے۔ ۱۱۲
۶۳۔ حج وعمرہ کے لئے اِحرام۔ ۱۱۴
۶۴۔ مَردوں کے لئے۔ ۱۱۴

٦٥۔ خواتین کے لئے۔ ١١٥
٦٦۔ اِحرام کی جائز باتیں۔ ١١٦
٦٧۔ اِحرام کی حالت میں حرام وممنوع کام۔ ١١٧
٦٨۔ اِحرام کے مکروہات۔ ١١٨
٦٩۔ مسائل۔ ١١٩
٧٠۔ تلبیہ۔ ١٢١
٧١۔ اَلفاظِ تلبیہ یہ ہیں۔ ١٢١
٧٢۔ تلبیہ با آواز بلند۔ ١٢٢
٧٣۔ پتھر، درخت، ڈھیلے تلبیہ کہتے ہیں۔ ١٢٥
٧٤۔ کیا اِحرام والا اِحرام کے اُوپر چادر اَوڑھ سکتا ہے؟ ١٢٩
٧٥۔ عورتوں کے لئے اَحکام۔ ١٣٣
٧٦۔ اِحرام باندھنے کے بعد دو نفل پڑھنا۔ ١٣٧
٧٧۔ مسجدِ حرام میں داخل ہونا۔ ١٣٩

۷۸۔ کعبۃ اللہ پر پہلی نظر۔ ۱۳۹
۷۹۔ اِستلامِ حجرِ اَسود کا طریقہ اور حجرِ اَسود کے فضائل۔ ۱۴۱
۸۰۔ حجرِ اَسود کو چومنے کے طریقے۔ ۱۴۱
۸۱۔ حجرِ اَسود۔ ۱۴۲
۸۲۔ حجرِ اَسود سے چمٹنا۔ ۱۴۲
۸۳۔ اِستلامِ رکنِ یمانی اور رکنِ اَسود۔ ۱۴۳
۸۴۔ حجرِ اَسود کو چومنے کے لئے کوشش کرنا۔ ۱۴۴
۸۵۔ دو یاقوت۔ ۱۴۵
۸۶۔ حجرِ اَسود چومنے کا اِشتیاق۔ ۱۴۶
۸۷۔ حجرِ اَسود سیاہ کیوں ہے؟ ۱۴۸
۸۸۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مکالمہ۔ ۱۵۰
۸۹۔ اَشیاء کا بولنا۔ ۱۵۴
۹۰۔ حجرِ اَسود بابرکت نورانی پتھر۔ ۱۵۶

۹۱۔ حجرِ اَسود چومتے وقت رونا۔ ۱۵۷

۹۲۔ اِضطباع۔ ۱۶۰

۹۳۔ رَمَل۔ ۱۶۱

۹۴۔ رَمَل کا سبب۔ ۱۶۱

۹۵۔ طواف کیسے شروع کریں؟ ۱۶۳

۹۶۔ بیت اللہ شریف کے طواف میں کیا پڑھیں؟ ۱۶۴

۹۷۔ طواف کی مکمل دُعائیں اور نیّت۔ ۱۶۵

۹۸۔ نیّت۔ ۱۶۶

۹۹۔ پہلا چکر۔ ۱۶۷

۱۰۰۔ دوسرا چکر۔ ۱۷۰

۱۰۱۔ تیسرا چکر۔ ۱۷۳

۱۰۲۔ چوتھا چکر۔ ۱۷۶

۱۰۳۔ پانچواں چکر۔ ۱۷۹

۱۰۴۔ چھٹا چکر۔ ۱۸۲
۱۰۵۔ ساتواں چکر۔ ۱۸۵
۱۰۶۔ طواف کی برکتیں اور فضیلت۔ ۱۸۸
۱۰۷۔ طواف کرنے والے کے گناہ مٹتے ہیں۔ ۱۸۹
۱۰۸۔ طواف مثلِ نماز۔ ۱۸۹
۱۰۹۔ دو رُکنوں کے درمیان کی دُعا۔ ۱۹۰
۱۱۰۔ واجباتِ طواف۔ ۱۹۳
۱۱۱۔ محرماتِ طواف۔ ۱۹۴
۱۱۲۔ مکروہاتِ طواف۔ ۱۹۴
۱۱۳۔ مسائلِ طواف۔ ۱۹۶
۱۱۴۔ واقعہ۔ ۲۰۹
۱۱۵۔ دو رکعت نماز واجب الطّواف کہاں پڑھیں؟ ۲۱۱
۱۱۶۔ مطاف۔ ۲۱۱

۱۱۷۔ مقام ابراہیم علیہ السلام پر تشریف آوری۔	۲۱۲
۱۱۸۔ دو رکعت نماز واجب الطّواف۔	۲۱۳
۱۱۹۔ مقام ملتزم پر حاضری۔	۲۱۴
۱۲۰۔ طواف کے بعد ملتزم سے چمٹنا اور دُعا کرنا۔	۲۱۵
۱۲۱۔ آبِ زم زم اور پینے کا طریقہ۔	۲۱۸
۱۲۲۔ حدیث شریف نمبر۱۔	۲۱۸
۱۲۳۔ حدیث شریف نمبر۲۔	۲۲۰
۱۲۴۔ حدیث شریف نمبر۳۔	۲۲۰
۱۲۵۔ حدیث شریف نمبر۴۔	۲۲۱
۱۲۶۔ حدیث شریف نمبر۵۔	۲۲۱
۱۲۷۔ آبِ زم زم پینے کے بعد کی دُعا۔	۲۲۲
۱۲۸۔ سعی۔	۲۲۵
۱۲۹۔ صفا و مروہ کے درمیان سعی۔	۲۲۵

١٣٠۔ حدیث شریف۔	٢٢٦
١٣١۔ نیّت۔	٢٢٧
١٣٢۔ واجباتِ سعی۔ مکروہاتِ سعی۔	٢٢٩
١٣٣۔ حَلق یا قصر۔	٢٣١
١٣٤۔ اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔	٢٣٣
١٣٥۔ مسائلِ حلق یا قصر۔	٢٣٤
١٣٦۔ نقشہ ترتیب ادائیگی اَفعالِ حج۔	٢٣٧
١٣٧۔ حج بیت اللہ شریف کرنے کا طریقہ۔	٢٤١
١٣٨۔ حج کا طریقہ۔ حج کی اَقسام۔ حج قِران۔	٢٤٢
١٣٩۔ نیّت۔	٢٤٣
١٤٠۔ حج تمتع۔	٢٤٣
١٤١۔ حجِ اِفراد۔	٢٤٤
١٤٢۔ حجِ بدل	٢٤٦

۱۴۳۔ میقات۔ ۲۴۷
۱۴۴۔ حدیث شریف نمبر۱۔ ۲۴۸
۱۴۵۔ حدیث شریف نمبر۲۔ ۲۵۱
۱۴۶۔ حج اور حج کے فرائض۔ ۲۵۲
۱۴۷۔ حج کے واجبات۔ ۲۵۳
۱۴۸۔ ایّام حج۔۸ ذی الحجہ۔حج کا پہلا دن۔ ۲۵۵
۱۴۹۔ منیٰ میں تین کام سُنّت ہیں۔ ۲۵۸
۱۵۰۔ ۹ ذی الحجہ۔حج کا دوسرا دن۔ ۲۵۸
۱۵۱۔ میدانِ عرفات کی طرف روانگی۔ ۲۵۸
۱۵۲۔ وقوفِ عرفات حج کا رکنِ اعظم ہے۔ ۲۵۹
۱۵۳۔ یوم عرفہ کا اِنعام۔ ۲۵۹
۱۵۴۔ میدانِ عرفات کی دُعا۔ ۲۶۰
۱۵۵۔ میدانِ عرفات کے دیگر معمولات۔ ۲۶۱

۱۵۶۔ ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھنے کی شرائط۔ ۲۶۱

۱۵۷۔ دُعا۔ ۲۶۲

۱۵۸۔ عرفات سے مزدلفہ روانگی۔ ۲۶۲

۱۵۹۔ کنکریاں۔ ۲۶۴

۱۶۰۔ ۱۰ ذی الحجہ۔ حج کا تیسرا دن۔ ۲۶۴

۱۶۱۔ ۱۰ ذی الحجہ کا پہلا واجب۔ ۲۶۴

۱۶۲۔ میدانِ عرفات اور مزدلفہ حقوق کی معافی کا مقام۔ ۲۶۶

۱۶۳۔ ۱۰ ذی الحجہ کا دوسرا واجب اور منیٰ میں پہلا کام۔ ۲۶۷

۱۶۴۔ جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنا۔ ۲۶۷

۱۶۵۔ کنکریاں مارتے وقت پڑھیں۔ ۲۶۸

۱۶۶۔ کنکریاں کہاں سے ماریں؟ ۲۶۹

۱۶۷۔ ۱۰ ذی الحجہ کا تیسرا واجب قربانی۔ ۲۷۰

۱۶۸۔ قربانی کی اِستطاعت نہ ہونے کی صورت میں۔ ۲۷۱

۱۶۹۔ ۱۰ ذی الحجہ کا چوتھا واجب۔ ۲۷۲
۱۷۰۔ حلق یا قصر۔ ۲۷۲
۱۷۱۔ ۱۰ ذی الحجہ کا پانچواں اور سب سے اہم کام طوافِ زیارت (رکنِ حج)۔ ۲۷۳
۱۷۲۔ عورتوں کے لئے۔ ۲۷۴
۱۷۳۔ طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی۔ ۲۷۵
۱۷۴۔ ۱۱ ذی الحجہ۔ حج کا چوتھا دن۔ ۲۷۶
۱۷۵۔ کنکریاں مارنے کے بعد کی دُعا۔ ۲۷۶
۱۷۶۔ یاد دہانی۔ ۲۷۷
۱۷۷۔ ۱۲ ذی الحجہ۔ حج کا پانچواں دن۔ ۲۷۷
۱۷۸۔ طوافِ وداع آخری واجب۔ ۲۷۸
۱۷۹۔ مدینہ نوں جاون دے دن آ گئے نے۔ ۲۸۲
۱۸۰۔ مدینہ منورہ حاضری اور زیارتِ روضہ رسول کریم ﷺ۔ ۲۸۳

۱۸۱۔ مدینہ منورہ حاضری۔ ۲۸۴
۱۸۲۔ مدینہ شریف بھی حرم ہے۔ ۲۸۴
۱۸۳۔ مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب۔ ۲۸۶
۱۸۴۔ مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام۔ ۲۹۳
۱۸۵۔ سلام بحضور خیر الانام ﷺ۔ ۲۹۶
۱۸۶۔ اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے مودبانہ التماس۔ ۳۰۰
۱۸۷۔ وسیلۂ اعظم۔ ۳۱۰
۱۸۸۔ بینائی لوٹ آئی۔ ۳۱۲
۱۸۹۔ مسجد نبوی شریف میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب۔ ۳۱۵
۱۹۰۔ چالیس نمازیں۔ ۳۱۷
۱۹۱۔ زیارتِ قبرِ انور شریف۔ ۳۱۷
۱۹۲۔ منافقین کا انداز۔ ۳۲۳

۱۹۳۔ سوائے تین مساجد کے کجاوے نہ باندھے جائیں۔ ۳۲۴
۱۹۴۔ مسجد قبا کی طرف سفر۔ ۳۲۵
۱۹۵۔ مسجد قبا شریف میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر۔ ۳۲۶
۱۹۶۔ زیارتِ قبور کے لئے سفر۔ ۳۲۹
۱۹۷۔ والدین کی قبر کی زیارت کے لئے سفر باعثِ بخشش۔ ۳۳۰
۱۹۸۔ وقت مقرر کرنا بدعت نہیں۔ ۳۳۶
۱۹۹۔ ریاض الجنۃ۔ ۳۳۷
۲۰۰۔ مقدس ستون۔ ۳۳۸
۲۰۱۔ دُعا۔ ۳۴۰
۲۰۲۔ رخصت از مدینہ منورہ۔ ۳۴۳
۲۰۳۔ عربی بول چال۔ ۳۴۴

بہ فیضانِ نظر

قُطبِ جلی، پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت،

نیّرِ اَوجِ شرافت، مصرِ محبت، زُبدۃ العارفین،

پیکرِ صدق وصفا، عاشقِ رسول، فنافی المصطفیٰ،

پروانۂ توحید ورسالت، امین علم لدنی، نائب غوث الثقلین،

منظورِ نظر حضرت علی ہجویری، حضرت قبلہ علامہ مولانا

حاجی محمد یوسف علی صاحب نگینہ

نقشبندی، مجددی، قادری، چشتی، سہروردی، قدس سرہ العزیز

مرکزِ انوار وتجلیات

آستانہ عالیہ پیلے گوجراں شریف چک نمبر ۶۷ اگ۔ب

تحصیل سمندری، ضلع فیصل آباد شریف

اِنتساب

بندۂ ناچیز اپنی اِس تالیف کو حج وعمرہ کی سعادت حاصل کرنے والے خوش نصیب اِیمان والوں کے نام منسوب کرتا ہے اور حجاج کرام سے دُعاؤں کا طالب ہے۔

نیازآگین

منیر احمد یوسفی عفی عنہ

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیمo

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

اَمابعد، حج وعمرہ وزیارتِ مدینہ منورہ وروضۂ نبی آخرالزماں ﷺ کی بابت مسائل کی یہ باحوالہ کتاب' کتاب اللہ اور سُنّتِ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی روشنی میں تالیف کی گئی ہے۔ جوعزیزم شیخ محمد آصف یوسف یوسفی کی فرمائش پر پہلی مرتبہ ذیقعدہ ۱۴۲۶ھ میں شائع ہوئی۔ دوسری مرتبہ محمد حمید ملک صاحب کی خواہش پر شائع ہورہی ہے۔ مزید سلسلۂ اشاعت جاری ہے۔ جبکہ بندۂ ناچیز نے اِسے اپنے لئے اور اپنے دینی بھائیوں اور بہنوں کی آسانی کے لئے جمع کیا ہے۔

بندۂ ناچیز کی دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ واجب الوجود ومطلق وبسیط وبے حد جل جلالہ اِس کے نفع کو عام فرمادے اور پیارے نبی کریم ختم المرسلین، شفیع المذنبین، رحمۃ للعالمین، اِمام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کے طفیل دلوں میں دین کی محبت اور عقائدِ صحیحہ پر اِستقامت نصیب فرمائے اور تادم حیات عقائدِ اہلسنّت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور اپنے اِنعام یافتہ پیاروں کا پیار اور تعظیم وتکریم کے نور سے ہمارے دِلوں کو منور رکھے۔

با اَدب لوگوں کی صحبت نصیب فرمائے، بے ادب لوگوں کی صحبت سے بچائے اور یہ کتاب بندۂ ناچیز اور تقسیم کاروں کی آخرت کی کامیابی کا وسیلہ ثابت ہو۔ آمین!

المولّف

منیر احمد یوسفی (ایم۔اے)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''سیدھا راستہ'' لاہور

تقدیم

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہٖ وَنُوْرِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ○

اَمَّا بَعْدُ اِس کتاب میں حج وعمرہ اور اِن کے فضائل و آداب اور سفرِ حج کا اِرادہ کرنے والوں کے لئے جن باتوں کی ضرورت ہے اُن کو بیان کیا گیا ہے۔ قبلہ محترم حضرت علامہ منیر احمد یوسفی (ایم۔اے) مدظلہ العالی نے نہایت اختصار مگر جامع انداز میں حج وعمرہ اور زیارتِ مدینہ منورہ وروضۂ رسول اللہ ﷺ سے متعلق اہم مسائل کا ذکر فرمایا ہے اور صرف اُنہی اُمور کا ذکر کیا ہے جن پر کتاب اللہ اور سُنّت و اِرشادات رسولِ کریم رؤف

ورحیم ﷺ سے دلیل موجود ہے۔ قبلہ محترم نے اِن مسائل کو محض مسلمانوں کی خیر خواہی کے لئے جمع فرمایا ہے۔

قرآنِ مجید کی سورۃ الذاریات کی آیت نمبر ۵۵ میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ○ ''اور نصیحت فرمایئے، بیشک نصیحت مومنوں کو نفع پہنچائے گی۔'' اور سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر ۲ میں فرمانِ باری تعالیٰ ہے: وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ. ''اور نیکی و تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو''۔

اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اِس فرمان کے بمصداق جس میں آپ ﷺ نے فرمایا: ''دین خیر خواہی کا نام ہے۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کس کے لئے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ)، اُس کی کتاب، اُس کے رسول (ﷺ)، ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کے لئے''۔

حضرت امام طبرانی علیہ الرحمہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

سے روایت کی ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جو مسلمانوں کے کاموں کا اِہتمام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں اور جو صبح وشام اللہ تبارک وتعالیٰ' اُس کی کتاب' اُس کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ' اُس کے اِمام اور عام مسلمانوں کی خیر میں نہ گزارے وہ مسلمان نہیں۔''

دُعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ قبلہ محترم حضرت علامہ صاحب کی اِس سعیٔ جمیلہ کو قبول ومنظور فرمائے اور اِس کتاب کو آخرت میں نجات کا وسیلہ بنائے نیز تمام اہل اِیمان کو اِس سے صحیح معنوں میں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کے لئے اِسے جنت النعیم میں داخلے کا ذریعہ بنائے۔ آمین!
بحرمۃ سید الابرار احمد مختار ﷺ۔

خیر اندیش

رشید احمد جنجوعہ یوسفی عفی عنہ

حجاج کرام کے نام پیغام

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ !

آپ کو مبارک ہو کہ آپ عازم مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ ہو رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی یہ بہت بڑی نعمت ہے جو آپ حاصل فرما رہے ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے درِ اقدس پر حاضری آقا کریم رؤف ورحیم ﷺ کی منظوری اور عنایت سے ہے۔ آپ رَبِّ ذُوالجلال والاکرام اور رسول اللہ ﷺ کا کروڑوں شکر ادا کیجئے کہ آپ اِس عظیم سفر کیلئے چُن لئے گئے ہیں۔

اِس سفر میں سب سے زیادہ ضروری اور اہم بات جو پیشِ نظر رکھنے والی ہے وہ یہ ہے کہ اگر آپ حج وعمرہ کیلئے مسائل سے آگاہ نہیں ہیں تو دورانِ سفر کوشش کر کے کسی اہلسنّت وجماعت عالم دین یا ایسے اہلسنّت وجماعت حاجی صاحب سے رابطہ میں رہیں جس کو حج وعمرہ کے مسائل آتے ہوں تاکہ دورانِ

حج وعمرہ کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ اگر اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کو کسی ایسے خوش عقیدہ، شمع توحید و رسالت کے پروانے کا ساتھ نصیب ہو جائے تو یہ نوری سفر نورٌ علیٰ نور ہو جائے گا۔

سفر حج میں کچھ دینی کتابیں بھی ضرور اپنے ساتھ رکھئے یہ کتاب الحج والعمرۃ والزیارۃ تو آپ کے ہاتھوں میں ہے ہی، دیگر کتابوں میں خصوصی طور پر پیر طریقت رہبر شریعت امین علم لدنی حضرت قبلہ حاجی محمد یوسف علی نگینہ قدس سرہٗ العزیز کی کتاب مقدس دُعائیں جسے بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی نے ترتیب نو معہ اضافہ اور تخریج کے ساتھ شائع کیا ہے آپ کے پاس ہونی چاہیے تاکہ آپ دورانِ سفر اور حجازِ مقدس پہنچنے تک مختصر اور ضروری دُعائیں یاد کر سکیں۔ نعتِ مبارکہ کی کتابیں نگینے دے نگینے اول اور دوم، ضیائے نگینہ حصہ اول اور حدائق بخشش اور بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کی کتاب آئیں نماز کا جائزہ لیں اپنے

ساتھ رکھیں۔ یہ کتابیں آپ کے دِل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا خوف اور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے عشق و محبت کو مزید پروان چڑھائیں گی۔

نیّت میں اِخلاص اور تصحیح سفر میں روحانی ترقی کا باعث بنیں گی۔ روانگی سے قبل پچھلی گذری ہوئی زندگی میں سرزد ہونے والے چھوٹے بڑے گناہوں سے سچی توبہ اور وِردِ اِستغفار نہ بھولئے۔ جن قرابت داروں، دوست اَحباب اور ملنے والوں کے حقوق آپ کے ذمہ ہیں یا جو دانستہ نادانستہ تلف ہوئے ہیں اُن کی درستگی فرمالیجئے۔ معذرت کے حُسن سے اپنے آپ کو سجالیجئے۔ گھر سے روانگی کے وقت گھر میں یا قریبی مسجد میں دو رکعت نماز بہ نیّت سفر اَدا فرمالیں اور سفر میں سہولت و عافیت، گناہوں سے حفاظت، حجِ مبرور اور زیاراتِ مقبولہ کے لئے گڑگڑا کر دُعا کرلیں اور گھر سے نکلتے وقت یہ کلمات پڑھ لیں

بِسْمِ اللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ

''اللہ (ﷻ) کے نام کے ساتھ' میں نے اللہ (ﷻ) پر توکل کیا (بھروسہ کیا) اور نہیں طاقت (نیکی کرنے کی) اور نہ قوت (بُرائی سے بچنے کی) مگر ساتھ اللہ (ﷻ) کی توفیق کے۔''

کار' گاڑی' رکشہ یا ہوائی جہاز پر سوار ہوتے وقت اوّل بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں اور جب سوار ہو جائیں تو تین بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ اور ایک بار لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھیں۔ پھر کہیں:- سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ ۙ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ○ بندۂ ناچیز منیر احمد یوسفی کو بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھئے اور بندۂ ناچیز کے' اللہ تبارک وتعالیٰ کی توفیق سے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صدقہ اور بابا جی سرکار رنگینہ علیہ الرحمہ کے طفیل' پیار و محبت اور ایثار و قربانی اور عقائد صحیحہ کے چلنے والے مشن میں برکت کی دُعا فرمائیں۔

دُعاؤں کا طلبگار: منیر احمد یوسفی عفی عنہ

...وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ط... (آل عمران:۹۷)

''اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے لوگوں پر اُس کے گھر (کعبۃ اللہ) کا حج ہے (مگر اُس کے لئے) وہ جو اُس کی طرف راستہ کی طاقت رکھتا ہو''۔

﴿اور آزاد، ہوش مند اور بالغ ہو

بچوں اور دیوانوں پر حج فرض نہیں۔﴾

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: جب آیتِ مبارک: وَ لِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ؕ نازل ہوئی۔

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا ہر سال حج کرنا ہے؟ (جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سوال سنا) تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم) خاموش رہے۔ پھر عرض کیا گیا: یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) ہر سال؟ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: نہیں! اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا تو پھر اللہ عزوجل نے یہ آیتِ مبارک اُتاری۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْيَآءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ ۚ .....[1]

---

[1] مسند احمد جلد ۱ ص ۱۱۳، ابن ماجہ ص ۲۱۳، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۰۴، کنز العمال جلد ۲ ص ۴۰۰، ترمذی جلد ۱ ص ۱۶۸۔ المائدہ: ۱۰۱۔

''اے ایمان والو! ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بڑی بُری لگیں''۔ یعنی تم پر شاق گزریں۔

اَلنَّاسِ : سے مراد مسلمان ہیں کیونکہ کفار و مشرکین اور ملائکہ پر حج فرض نہیں۔ چونکہ بیت اللہ شریف وجوبِ حج کا سبب ہے اِس لئے ''حِجُّ الْبَيْتِ ''فرمایا گیا ہے۔ شریعت میں اِحرام باندھ کر مخصوص دنوں میں وقوفِ عرفات اور طوافِ زیارت وغیرہ کا نام حج ہے۔ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلاً سے مراد توشہ اور سواری ہے۔ تندرستی' راستہ کا امن' مال جو اپنے جانے آنے کے لئے اور اِسی مدت میں متعلقین (بال بچوں) کے خرچ کے لئے کافی ہو' یہ توشہ ہے۔ یہ شرائط باہر والوں کے لئے ہیں۔ خود مکہ مکرمہ والوں کے لئے نہیں' اُنہیں نہ سواری شرط ہے نہ مالداری' کیونکہ اُن کے گھر میں ہی حج ہے۔

اِسلام اللہ عزوجل کا پسندیدہ دین ہے۔ اِرشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَاللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۗ (آل عمران:۱۹)

"بے اللہ (عزوجل) کے یہاں اسلام ہے دین ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَ اِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءُ الزَّكَاةِ وَالْحَجُّ وَ صَوْمُ رَمَضَانَ [۲]

"اسلام پانچ چیزوں پر قائم کیا گیا ہے۔ (۱) اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور (حضرت) محمد (ﷺ) اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے محبوب بندے اور (سچے) رسول (ﷺ) ہیں (۲) نماز (پنجگانہ) قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا اور (۵) رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔" جو کوئی ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا"

---

۲ بخاری جلد ۱ ص ۶، مسلم جلد ۱ ص ۳۲، مشکوٰۃ ص ۱۲، مرآۃ جلد ۱ ص ۲۷، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶، مجمع الزوائد جلد ۱ ص ۴۸، الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۲۹، ترمذی حدیث نمبر ۲۶۰۹، مرقاۃ جلد ۱ ص ۱۳۰۔

وہ اِسلام سے خارج ہوگا۔

اِسلامی عبادات میں حج کا مقام نہایت ارفع و اعلیٰ ہے۔ اِس میں اِجتماعیت کا حقیقی تصوُّر پایا جاتا ہے۔ نمازِ پنجگانہ میں روزانہ پانچ اَوقات میں ایک بستی، محلّہ اور کوچہ کی سطح پر اِجتماعیت نظر آتی ہے، جبکہ حج کی صورت میں بین الاقوامی اِجتماعیت کا حسین منظر، حُسنِ اِسلام کو اُجاگر کرتا ہے۔ ساری دنیا سے مختلف رنگوں، قوموں اور مختلف زبانیں بولنے والوں کا میدانِ عرفات میں جمع ہونا، عقیدۂ توحید و رسالت پر یقین اور وحدتِ اُمّت کا درس دیتا ہے۔ اِفتراق و انتشار کی نفی کرتا ہے۔

نماز، بے حیائی اور بُرائی سے روک کر ایک صاف ستھرا معاشرہ تشکیل دینے کی ترغیب دیتی ہے۔ ایک صف میں کھڑے ہو کر محمود و ایاز کے فرق کو مٹاتی ہے۔ امیر و غریب، حاکم و محکوم اور بندہ و بندہ نواز میں محبت و پیار، عدل و اِنصاف اور حفاظتِ ناموس و یگانگت کا درس دیتی ہے۔

زکوٰۃ باہمی محبت، پیار و یگانگت کے جذبات کو فروغ دیتی ہے اور معاشرتی اُونچ نیچ کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔ اِسلامی اُخوت و ہمدردی اور خیر خواہی کا ماحول ترتیب دیتی ہے۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو بھوک و پیاس کو برداشت کرنے اور صبر و تحمل جیسی بارگاہِ الٰہی میں پسندیدہ خوبیوں کا اِنتہائی خوبصورت عمل ہے جس کی برکت سے مجبور، غریب اور معاشی پریشانیوں میں مبتلا اَفراد کے حالات کا بغور مطالعہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور جو لوگ عباداتِ اِسلامیہ کی حکمتوں اور خوبیوں سے آگاہ ہیں، وہ اپنے عمل و کردار سے اِسلام کی آفاقی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر رضائے اِلٰہی اور رضائے مصطفیٰ کریم رؤف و رحیم ﷺ کے لئے معاشرہ کو فائدہ پہنچانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔ اِن عبادات کی اِن تمام خوبیوں اور اَنوار و تجلیات کے باوجود حج وہ اہم عبادت ہے جس میں دنیا بھر کی نمائندگی ہوتی ہے اور عالم اِسلام اِس نمائندہ اِجتماع میں پوری

ملّتِ اِسلامیہ کے مسائل سے آگاہی حاصل کرنے اور اُن کے حل کے لئے بہترین کوشش کرسکتا ہے۔

حج کا اِجتماع شوکتِ اِسلام اور اتحادِ اِسلامی کا عظیم مظاہرہ ہے مگر ملّتِ اِسلامیہ کے بدخواہ لوگ وہاں بھی نفرت کے بیج بونے اور مسلمانوں میں تفرقہ پھیلانے کے لئے شرک و کفر کے فتوؤں سے اِتحادِ اُمّت کو پارہ پارہ کررہے ہیں اور بعض ناعاقبت اَندیش خانہ کعبہ آئے ہوئے توحید ورسالت کے پروانوں کو اَیسے فرقہ وارانہ لیکچر دیتے ہیں کہ وہاں موجود لوگ لیکچر دینے والوں سے نفرت کا اِظہار کرتے ہیں۔ جو کام اَغیار کر رہے تھے اَب یہی کام فرقہ پرست لیکچرار سرانجام دے رہے ہیں اور اِتحادِ اِسلامی کے خلاف خوفناک کام کررہے ہیں۔

قابلِ غور مقام ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مشرکین و کفار کا داخلہ بند ہے مگر فرقہ پرست لیکچرار بیت اللہ شریف میں بیٹھے ہوئے حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کرنے

والوں کو بعض مسائل بیان کرتے ہوئے مشرک اور کافر کہہ دیتے ہے اور اِنتشار و اِفتراق کا بیج بوتے ہیں۔

حج کا عظیم مقصد مناسکِ حج کی بجا آوری کے ذریعے عقیدۂ توحید کا ظاہر کرنا اور عشقِ مصطفیٰ ﷺ کا پیغام سنانا اور یہ بتانا ہے کہ حج کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ کو وحدہٗ لاشریک مانتا ہے اور رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو آخری نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مانتا ہے اور دینِ حنیف "اِسلام" سے وابستگی رکھتا ہے۔

حج کے معنی:

حج کے لغوی معنی ہیں قصد اور اِرادہ۔ اِصطلاحِ شرع میں وقوفِ عرفات پر مشتمل عبادت کے لئے کعبۃ اللہ کا قصد کرنا یا عبادت کی نیت سے کعبۃ اللہ کا اِرادہ کرنا حج ہے۔ حج کا سبب کعبۃ اللہ ہے۔

حج کیا ہے؟

حج ایک معین اور مقرر وقت پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے فرمانبردار بندوں کی طرح اُس کی بارگاہِ اَقدس میں حاضر ہونا اور اُس کے پیارے خلیل علیہ السلام اور محبوب کریم ﷺ کی اَداؤں کی نقل کر کے اُن کے سلسلے اور اَندازِ محبت سے اپنی وابستگی اور وفاداری کا ثبوت دینا ہے۔ نیز اپنی اِستعداد کے بقدر ابراہیمی اور محمدی علیہما الصلوٰۃ والسلام جذبات وکیفیات سے حصہ لینا اور اپنے آپ کو اُن کے رنگ میں رنگنا ہے۔

کعبۃ اللہ شریف سب سے پہلے فرشتوں نے بیت المعمور کے مقابل بنایا اِس کا نام فرشتوں کے ہاں ضراح تھا۔ حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے سے فرشتے اِس کا حج کرتے تھے۔ پھر اَنبیاء کرام علیہم السلام، ہمارے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے تک حج

کرتے رہے ہیں۔ حج بیت اللہ ۵ھ ۶ھ یا ۹ھ میں مسلمانوں پر فرض کیا گیا۔ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرضیتِ حج سے پہلے ہجرت سے قبل جو حج کئے وہ عادتِ کریمہ کے طور پر تھے۔ حضرت اسماعیل بن اسحاق علیہ الرحمہ نے حضرت مجاہد رحمہ اللہ تعالیٰ سے ذکر کیا کہ حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام ہندوستان میں اُتارے گئے اور حضرت سیّدنا آدم علیہ السلام نے ہندوستان سے پیدل چل کر چالیس حج کئے۔[۳] حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سیّدنا اسماعیل علیہ السلام نے بھی پیدل حج کیا۔ اسی طرح حضرت سیّدنا امام حسن رضی اللہ عنہ نے پچیس حج پیدل کئے۔[۴]

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حج یعنی حجۃ الوداع میں حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السلام، حضرت سیّدنا یونس علیہ السلام اور حضرت سیّدنا عیسیٰ علیہ السلام نے بھی شرکت کی اور حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ حج کیا۔

---

[۳] تفہیم البخاری جلد۲ ص ۵۶۲، مرآۃ جلد۴ ص ۸۵۔ [۴] تفہیم البخاری جلد۲ ص ۵۶۲۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''بہرحال (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) گویا کہ میں اُنہیں دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ وادی میں اُترے اور لبیک کہہ رہے ہیں''۔ ۵

ایک روایت میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر بھی ہے۔ ۶

صحیح مسلم میں اِمام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوالعالیہ علیہ الرحمہ کے طریقہ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث شریف بیان کی ہے۔ اِس میں صراحۃً مذکور ہے کہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: میں گویا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں کہ وہ اپنے دونوں کانوں پر اُنگلیاں رکھے ثَنِیَّہ سے اُتر رہے ہیں اور اُس وادی سے گزرنا چاہتے ہیں اور تلبیہ کہہ رہے ہیں۔ اِس طرح اِس حدیث شریف

---

۵ بخاری جلد ۱ ص ۲۱۰، تیسیر الباری جلد ۲ ص ۵۶۱، تفہیم البخاری جلد ۷ ص ۵۹۰۔

۶ تیسیر الباری جلد ۲ ص ۴۵۶۔

میں حضرت یونس علیہ السلام کا ذکر بھی ہے۔ ے

۹ ہجری کو مکۃ المکرمہ فتح ہوا تو بعض لوگوں نے حج کیا۔ ۹ ہجری میں حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ امیر الحجاج بنا کر بھیجے گئے اُنہوں نے لوگوں کو حج کرایا۔ اور ۱۰ ہجری میں سیّدِ کائنات حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج مبارک اَدا فرمایا جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِتنے عرصے تک حج نہ کرنا اِس لئے تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زندگی مبارک اور اپنے حج مبارک کا علم تھا۔ حق یہ ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے بھی دو یا تین حج کئے ہیں جیسا کہ ترمذی، ابن ماجہ اور حاکم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ۸

مشرکین پر پابندی:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں،

ے تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۵۹۰۔ ۸ مرآۃ جلد ۴ ص ۸۶، مرقاۃ جلد ۴ ص ۴۲۱۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کچھ آدمیوں کے ساتھ اَمیر الحجاج بنا کر بھیجا تا کہ لوگوں کو خبر کریں کہ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی ننگا ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے"۔ ۹

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُنہیں سورۂ برأت سنانے کے لئے مکہ مکرمہ بھیجا۔ راوی (حضرت محرر رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا تم کیا پکار رہے تھے؟ اُنہوں نے کہا ہم پکار رہے تھے۔ "نہیں جنت میں جائے گا مگر مومن اور وہ جو ننگا ہوگا وہ بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے"۔ ۱۰

اور جس شخص نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے اِقرار کیا ہو تو اُس کی مدت اور مہلت چار ماہ تک ہے جب ۴ ماہ گزر

۹ مسلم حدیث نمبر ۴۳۵-۱۳۴۷' بخاری حدیث نمبر ۳۶۹' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۹۴۶' نسائی جلد ۲ ص ۳۸' ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۵۔ ۱۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۷۔

جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ مشرکوں سے بیزار ہیں۔ اِس سال کے بعد کوئی مشرک حج کے لئے نہ آئے تو میں پکارتا ہوں اور میری آواز بڑھ گئی۔

حج شریف پر جانے کا اِعلان:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے جب حج شریف کا اِرادہ فرمایا' تو لوگوں میں اِعلان فرما دیا گیا پھر لوگ جمع ہو گئے۔'' [1] آپ ﷺ نے سارے عرب میں اپنے حج کا اِعلان فرمایا کہ ہم فلاں تاریخ کو مدینہ منورہ سے روانہ ہو رہے ہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ اِیمان والے لوگ اِس مبارک سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ رہ کر مناسکِ حج اور دین کے دوسرے مسائل و اَحکام سیکھ لیں اور سفرِ حج میں آپ ﷺ کی صحبت ورفاقت کی خاص برکات حاصل کر سکیں۔ چنانچہ دُور دَراز سے ہزاروں

[1] مشکوٰۃ ص ۲۲۳، ترمذی جلد ۱ ص ۱۸۶، مرآۃ جلد ۳ ص ۱۰۷، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۵۷

مسلمان جن کو اس کی اطلاع ہوئی اور اُن کو کوئی مجبوری نہیں تھی، مدینہ طیبہ آ گئے۔ ۲۴ ذیقعدہ کو جمعۃ المبارک تھا۔ اُس دن آپ ﷺ نے خطبۂ مبارکہ میں حج اور سفرِ حج کے متعلق خصوصیت سے ہدایات جاری فرمائیں اور اگلے دن ۲۵ ذیقعدہ ۱۰ھ بروز ہفتہ بعد از نماز ظہر مدینہ طیبہ سے یہ عظیم الشان نورانی قافلہ روانہ ہوا اور عصر کی نماز ذوالحلیفہ جا کر پڑھی اور یہیں سے اِحرام باندھنا تھا۔ رات بھی وہیں گزاری اور اگلے دن یعنی اتوار کو ظہر کی نماز کے بعد آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اِحرام باندھا اور مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے اور راستہ میں عُشّاق کی تعداد میں اِضافہ ہوتا گیا۔ روایات کے مطابق اِس سفر میں آپ ﷺ کے ساتھ حج کرنے والوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار سے ایک لاکھ تیس ہزار تک تھی۔

اِس سے معلوم ہوا کہ حج وہ عبادت ہے جس کا اِعلان افضل ہے تاکہ دوسروں کو بھی حج شریف کا شوق پیدا ہو اور حج

کے لئے جانے والوں سے لوگ آکر دُعائیں کرائیں۔ حرمین شریفین میں رہنے والے اپنے اَحباب کو تحفے اور کبوتروں کے لئے دانہ وغیرہ بھیج سکیں۔ آج کل جو طریقہ کار ہے کہ لوگ جلوس کی شکل میں اسٹیشن یا ہوائی اڈے تک حاجیوں کو پہنچانے جاتے ہیں، گلے میں ہار ڈالتے ہیں اِن تمام کاموں کا ماخذ یہی حدیث ہے، یہ سب اِعلان کی صورتیں ہیں۔ (مرآۃ جلد۴ ص ۱۰۷)

زندگی میں ایک مرتبہ حج فرض ہے:

حدیث شریف نمبر۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ اِرشاد فرمایا: **فَقَالَ يَآ يُّهَاالنَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ فَحُجُّوْا** "فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کیا گیا ہے، لہٰذا حج کرو"۔ ایک شخص نے عرض کیا: **اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ** "کیا ہر سال یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)"۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چپ رہے، حتیٰ کہ اُس شخص نے تین بار عرض کیا، تو آپ

سرکار ﷺ نے فرمایا: ''اگر میں ہاں فرما دیتا تو ہر سال فرض ہو جاتا اور تم نہ کر سکتے پھر فرمایا: مجھے چھوڑے رہو جس میں تمہیں آزادی عطا فرماؤں کیونکہ تم سے پہلے لوگ اپنے انبیاء (کرام علیہم السلام) سے زیادہ پوچھ گچھ اور زیادہ جھگڑنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ لہٰذا جب میں تمہیں کسی چیز کا حکم دوں تو جہاں تک ہو سکے کر گزرو اور جب تمہیں کسی کام سے منع کروں تو اُسے چھوڑ دو'' ۔۱۲

آپ ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ میری لائی ہوئی شریعتِ مطہرہ کا مزاج تنگی اور سختی کا نہیں ہے بلکہ وُسعت اور سہولت کا ہے، جس حد تک تم سے تعمیل ہو سکے اُس کی کوشش کرو، اگر بشری کمزوریوں کی وجہ سے کوئی کمی یا کسر رہ جائے گی تو اللہ تبارک وتعالیٰ کے رحم وکرم سے اُس کی معافی کی اُمید ہے۔

محولہ بالا حدیث شریف سے چند حکیمانہ مسائل ملاحظہ ہوں:

(۱) سرکارِ کائنات ﷺ کی خاموشی سائل کو سوال کرنے

---

۱۲ مسلم جلد ۱ ص ۴۳۲، مشکوٰۃ ص ۲۲۱، مرآۃ جلد ۴ ص ۸۶، نصب الرایہ جلد ۳ ص ۳، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۲۰، نسائی جلد ۲ ص ۱، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۲۰۔

سے روکنے کے لئے تھی تاکہ مزید جواب کی ضرورت نہ ہو لیکن سائل کا اِشتیاق سوال کرواتا رہا۔

(۲) پورا جواب تو کیا آپ سرکار ﷺ کے صرف ہاں فرمانے سے ہی حج، ہر سال فرض ہو جاتا۔

(۳) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اَحکام شرعیہ کا مالک بنایا ہے۔ آپ ﷺ کی ہاں اور نہ میں بھی قانون اور اُصول ہے۔ آپ ﷺ کا کلام وحی اِلٰہی ہے۔ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (النجم:۳-۴) ''اور وہ (یعنی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ) اپنی خواہش سے بات نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر جو اُنہیں وحی کی جاتی ہے''۔ رسول اللہ ﷺ کے سارے کام اور کلام اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرف سے ہیں۔

(۴) رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے اَحکام میں کیوں، کیسے اور کب کہہ کر قید نہیں لگائی جاتی۔ آپ ﷺ شرعی اَحکام کی تبلیغ کے لئے تشریف لائے۔

(۵) آپ سرکار ﷺ کے اَحکام پر عمل کرنا فرض ہے اور ممنوعات سے بچنا لازم ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مصطفیٰ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی عظمت وشان میں فرمایا ہے: ..وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ .. (الحشر: ۷) ''اور رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) تمہیں جو کچھ عطا فرمائیں وہ لے لو اور جس سے منع فرمائیں اُس سے باز رہو''۔

حدیث شریف نمبر ۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے تم

پر حج فرض کیا ہے' تو حضرت اَقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا ہر سال؟ فرمایا: اگر ہم ہاں فرما دیتے تو اِسی طرح ہر سال فرض ہو جاتا اور اگر یہ (ہر سال) فرض ہو جاتا تو تم عمل نہ کر سکتے۔ پس حج تو ایک ہی بار ہے' جو زیادہ کرے وہ نفل ہے''۔ ۱۳

افضل عمل:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ کون سا عمل بہتر ہے؟ تو رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور رسولِ (کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم) پر اِیمان لانا۔ عرض کیا' پھر کون سا؟ فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی

---

۱۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۱' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۵۵' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۲۱' نسائی حدیث نمبر ۲۶۲۰' تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۲۰' نصب الرایہ جلد ۳ ص ۲' مستدرک حاکم جلد ۲ حدیث نمبر ۳۹۳' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۳۲۶' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۶۔

راہ میں جہاد کرنا' عرض کیا گیا' پھر کون سا؟ فرمایا: مقبول حج'' ۔۱۴
اَفضل عمل سے مراد درجہ اور ثواب میں۔

حج کرنے والے کا نیا جنم:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے لئے حج کرے اور وہ فحش کلامی اور فسق کی باتیں نہ کرے' وہ ایسے لوٹے گا جیسے اُسے اُس کی ماں نے آج ہی جنم دیا ہے''۔ ۱۵ قرآنِ مجید میں فرمایا گیا ہے: اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ

---

۱۴ مشکوٰۃ ص ۲۲۱' مرآۃ جلد ۴ ص ۸۷' بخاری جلد ۱ ص ۸' مسلم جلد ۱ ص ۶۲' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۶۴' دارمی جلد ۲ ص ۲۰۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۹ ص ۱۵۷' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۶۲' مجمع الزوائد جلد ۵ ص ۲۷۸' حلیۃ الاولیاء جلد ۴ ص ۲۷۱' نسائی جلد ۲ ص ۲۔

۱۵ مشکوٰۃ ص ۲۲۱' مرآۃ جلد ۴ ص ۸۷' نسائی جلد ۲ ص ۲' مسلم جلد ۱ ص ۴۳۶'' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۹' مسند احمد جلد ۲ ص ۴۱۰' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۶۱۔ ۶۷' کنز العمال حدیث نمبر ۸۸۰۰' قرطبی جلد ۲ جز ۳ ص ۱۳' حلیۃ الاولیاء جلد ۷ ص ۱۴۳' جلد ۸ ص ۱۲۶' طبری جلد ۲ ص ۱۶۱ (طبع قدیم)۔

مَّعْلُوْمَاتٌ ۚ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ ۭ... (البقرۃ:۱۹۷)

"حج کے مہینے جانے پہچانے ہوئے ہیں تو جو ان میں حج کی نیت کرے تو حج کرنے تک نہ تو بیویوں کے سامنے صحبت کا تذکرہ ہو اور نہ ہی کوئی گناہ اور نہ کوئی جھگڑا"۔ اِس آیتِ مبارک میں حاجیوں کو ہدایت فرمائی گئی ہے کہ مذکورہ بالا اُمور سے بچیں۔

مسئلہ: حج کے بیان میں رفث سے مراد ہے بیوی سے صحبت یا صحبت کے اَسباب پر عمل یا صحبت کی گفتگو (مطلب یہ کہ اِن باتوں سے بچنا ہے)۔

فسق سے مراد ہوتا ہے ساتھیوں سے لڑائی جھگڑا یعنی جو رضائے اِلٰہی کے لئے حج کرے اور حج کو فحش باتوں اور لڑائی جھگڑوں سے پاک وصاف رکھے تو وہ گناہ صغیرہ سے تو یقیناً اور کبیرہ سے اِحتمالاً بالکل پاک وصاف ہو جائے گا۔ حقوق العباد تو اَدا ہی کرنا پڑیں گے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کون سی چیز حج فرض کر دیتی ہے؟ فرمایا: اَلزَّادُ وَ الرَّاحِلَةُ [۱۶] ''توشہ (زادِراہ) اور سواری''۔

جو شخص اِستطاعت کے باوجود حج نہ کرے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص توشہ اور سواری کا مالک ہو جو اُسے بیت اللہ شریف تک پہنچا سکے پھر حج نہ کرے تو اِس میں فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا عیسائی ہو کر اور یہ اِس لئے ہے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) فرماتا ہے کہ لوگوں پر اللہ (عزوجل) کے لئے بیت

[۱۶] مشکوٰۃ ص ۲۲۲' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۷' ترمذی جلد ۱ ص ۶۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۹۶۔

اللہ شریف کا حج فرض ہے جو وہاں تک راستہ طے کر سکیں''۔ ۱۷؎

مسائل: (۱) زاد راہ سے مراد بقدر ضرورت اپنا خرچ۔ (۲) اپنے سفر سے لوٹنے تک بال بچوں کے لئے گھر کا خرچ۔ (۳) یہ مصارف' مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ سے قریب و بعید (یعنی دور) اور وقت کے لحاظ سے مختلف ہوتے ہیں۔ اس لئے اِن کا تقرر نہیں ہو سکتا۔ (۴) سواری سے مراد ہر قسم کی سواری ہے۔ خرچ سے مراد آنے جانے کا خرچ ہے۔ (۵) اِس حدیث شریف میں اِنتہائی ناراضگی کا اِظہار بھی ہے مطلب یہ کہ تارکِ حج کی موت اور یہودی و عیسائی کی موت میں فرق نہیں۔

حضرت ابوأمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس کو حج سے کوئی ظاہری ضرورت یا ظالم بادشاہ یا

۱۷؎ مشکوٰۃ ص ۲۲۲' مرآۃ جلد ۴ ص ۹۴' ترمذی جلد ۱ ص ۱۶۷ حدیث نمبر ۸۱۲' نصب الرایہ جلد ۳ ص ۴۱۰' در منثور جلد ۲ ص ۵۶ (طبع قدیم)، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۷۷۔

روکنے والی بیماری نہ روکے پھر وہ حج کئے بغیر مرجائے تو چاہے یہودی ہوکر مرے اور چاہے عیسائی ہوکر مرے''۔ ۱۸

مسائل: (۱) جس کے پاس توشۂ زادِ راہ اور سواری نہیں۔ (۲) اپنے ملک کا یا جس راستے سے گزرنا ہے وہاں کا یا جہاں جانا ہے وہاں کا حکمران ظالم ہو راستہ پر اَمن نہ ہو تو ایسی صورت میں گناہ نہیں کیونکہ راستہ کا اَمن ادائیگی حج کے واجب ہونے کی شرط ہے۔ (۳) بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جو سفر سے مانع ہو۔

محولہ بالا دونوں اَحادیثِ مبارکہ میں اُن لوگوں کے لئے بڑی سخت وعید ہے جو حج کی اِستطاعت رکھنے کے باوجود حج نہ کریں۔ فرمایا گیا ہے کہ اُن کا اِس حال میں مرنا اور یہودی یا نصرانی ہوکر مرنا گویا برابر ہے (معاذ اللہ)۔ یہ اِسی طرح ہے جس طرح ترکِ نماز کو کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے۔ اللہ (ﷻ) اِرشاد فرماتا ہے۔۔۔ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا

---

۱۸ مشکوٰۃ ص ۲۲۲، مرآۃ جلد ۴ ص ۱۰۰، دارمی جلد ۲ ص ۹، نصب الرایہ جلد ۴ ص ۳۱۱، حلیۃ الاولیاء جلد ۹ ص ۲۵۱، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۵۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۳۔

مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ (الروم:۳۱) ''نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ''۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ترکِ صلوٰۃ مشرکوں والا عمل ہے۔

بہترین زادِ راہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' یمن کے لوگ حج کرنے آتے تھے اور زادِ راہ ساتھ نہ لاتے تھے اور کہتے تھے' ہم متوکل ہیں۔ جب یہ لوگ مکہ مکرمہ پہنچتے تو لوگوں سے سوال کرتے' تب ربِّ ذوالجلال والاکرام نے قرآنِ مجید میں یہ حکم اُتار دیا:.. وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰى.. (البقرۃ:۱۹۷) [۱۹] ''اور زادِ راہ ساتھ لو کہ سب سے بہتر زادِ راہ پرہیزگاری ہے'' (سوال کرنے سے بچنا چاہئے) اَسبابِ سفر ساتھ رکھنا' توکل کے خلاف نہیں

---

[۱۹] مشکوٰۃ ص ۲۲۲' مرآۃ جلد ۴ ص ۹۹' بخاری جلد ۱ ص ۲۰۶' تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۵۶۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۳۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۲۔

بلکہ ضروری ہے اور توکّل میں تقویت کا سبب ہے۔

مسائل: (۱) حج کے لئے بھیک مانگنا اور قرض لینا جائز نہیں۔ جب مال ہو تو حج کریں۔ (۲) گداگری اور فقیری ہزاروں گناہوں کا سبب ہوتی ہے۔ اِس حدیث شریف میں توکّل کی مذمّت نہیں بلکہ اُن لوگوں کے فعل کی مذمّت ہے، جو لوگوں سے مانگتے تھے کیونکہ اُن کا یہ توکّل، توکّل نہ تھا بلکہ محض تکلف تھا۔ وہ کہتے تھے کہ ہم اللہ (عزوجل) کے گھر جا رہے ہیں۔ اُس کے مہمان ہیں اور مہمان ساتھ کھانا کیوں لائے؟ یہ لوگ یا تو بالکل توشہ (زادِراہ) لاتے ہی نہ تھے بلکہ مانگتے ہوئے، کھاتے آتے تھے یا اِس قدر تھوڑا، زادِراہ لاتے تھے جو راستہ ہی میں ختم ہو جاتا تھا اور مکہ مکرمہ پہنچ کر تہی دست اور بے خرچ ہو جاتے تھے۔ مرقاۃ میں ہے "جب بھیک مانگنے سے کام نہ چلتا تو چوری وڈکیتی کرتے۔" (۳) زادِراہ متّقی ہونے کے لئے ضروری ہے۔

توکّل کی تعریف:

توکّل کی تعریف یہ ہے کہ اسباب کے ہوتے ہوئے اُن سے قطع نظر کر کے اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر بھروسہ کیا جائے اِسی لئے سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا ہے: قَیِّدْھَا وَ تَوَکَّلْ [۲۰] "جانور کو رسّی سے باندھو اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) پر بھروسہ کرو"۔

حاجی کون ہے؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) مَا الْحَاجُّ؟ "حاجی کون ہے؟" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(حاجی وہ ہے) جو بالوں کی پراگندگی، سر میلا، اور بُو والا ہو۔" دوسرا شخص کھڑا ہوا، عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ

---

[۲۰] کنز العمال حدیث نمبر ۵۶۸۹، ۵۶۹۸، تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۵۶۶، کشف الخفا للعجلونی جلد ۲ ص ۱۵۷۔

علیک وسلم) کون سا حج افضل ہے؟ فرمایا: خون بہانا' شور مچانا۔ پھر ایک اور اُٹھا' عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) سبیل کیا چیز ہے؟ فرمایا توشہ اور سواری''۔[٢١]

مسائل: (١) حاجی بحالتِ اِحرام کم نہاتے ہیں کیونکہ بال ٹوٹنے کا اندیشہ ہوتا ہے اور سر کے بال بکھرے رہتے ہیں۔

(٢) چونکہ بحالت اِحرام خوشبو لگانا منع ہے اور بسا اَوقات پسینہ اور لوگوں کے اِژدہام سے کچھ بُو سی محسوس ہونے لگتی ہے۔

(٣) حاجی ارکانِ حج کی اَدائیگی کے دَوران دنیاوی تکلّفات سے یک دم کنارہ کش ہوجاتا ہے کہ یہ حکمِ الٰہی کی پابندی ہے۔

(٤) شور مچانا اور خون بہانا' اَصل میں بلند آواز سے تلبیہ کہتے رہنا ہے اور دسویں ذی الحجہ کو قربانی دینا مراد ہے۔ تلبیہ سے لے کر قربانی تک سارے اَعمال حج میں شامل ہیں۔

---

٢١ مجمع الزوائد جلد٣ ص٢١٨' نصب الرایہ جلد٣ ص٢٨۔٣٠' کنز العمال حدیث نمبر١١٨٩٢' مشکوٰۃ ص٢٢٢' مرآۃ جلد٤ ص٩٤' ابن ماجہ حدیث نمبر٢٨٩٦۔

حاجی بخشا ہوا ہے:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جب تم حاجی سے ملو تو اُسے سلام کرو اور اُس سے مصافحہ کرو اور اُس کے گھر داخل ہونے سے پہلے اُسے اپنی مغفرت کی دُعا کے لئے کہو کیونکہ وہ بخشا ہوا ہے''۔ ۲۲

مسائل: (۱) ہمیں چاہئے کہ حاجی کو سلام اور مصافحہ میں پہل کریں۔ (۲) غریب حاجی کو سلام اور مصافحہ میں پہل کرنے میں اپنی توہین محسوس نہیں کرنی چاہئے۔ (۳) حاجی کے آتے جاتے ہوئے راستہ کے گناہ معاف ہیں۔ (۴) اولیاء اللہ اور چھوٹے بچوں سے بھی دُعا کروانی چاہئے۔

جو لوگ مسلمانوں کو بزرگانِ دین کے پاس دُعا کے

---

۲۲ مسند احمد جلد ۲ ص ۶۹، مشکوٰۃ ص ۲۲۳، مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۱۶، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۲۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۵۔

لئے جانے سے روکنے کی غیر اسلامی تبلیغ کرتے ہیں وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے مذکورہ بالا فرمان کا نگاہِ ایمان سے مطالعہ کریں اور توجہ کریں کہ جب پیغمبر اسلام، صاحبِ قرآن، خاتم النبیین، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ حاجیوں سے دُعا کروانے کی تعلیم فرما رہے ہیں تو ایسی بات کرنے کی کیا ضرورت ہے کہ دوسروں سے دُعا کروانے کی بجائے خود ہی دُعا کرنی چاہئے کیا یہ مسئلہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو نہیں آتا تھا؟ کیا جواب ہے؟

حاجی، غازی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جو حاجی یا غازی یا عمرہ کرنے والا ہو کر نکلے پھر راستہ میں فوت ہو جائے تو اُس کے لئے غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا سا ثواب لکھ دیا گیا'' ۔۲۳ مطلب یہ کہ جو جہاد کرنے یا حج کرنے یا عمرہ کرنے

۲۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۳، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۳۹، ۱۱۸۴۷، مرآۃ جلد ۴ ص ۱۰۱۔

کے لئے نکلا مگر راستے ہی میں فوت ہو گیا۔ اُس کو اُنہی اعمال کرنے والوں کے برابر ثواب ملے گا۔

قرآنِ مجید میں اِس اِرشاد کی تائید ملتی ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ يُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ○ (النسآء:۱۰۰) ''جو اپنے گھر سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) اور اُس کے رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) کے لئے ہجرت کے واسطے نکلا پھر اُسے موت نے آلیا تو اُس کا ثواب اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ذمۂ کرم پر ہو گیا اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) بخشنے والا مہربان ہے''۔ اِس سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی بندہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رضا کا کوئی کام کرنے کے لئے گھر سے نکلے اور اُس کام کے عمل میں آنے سے پہلے ہی راستہ میں اُس کی زندگی ختم ہو جائے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے ہاں اُس بندے کے لئے اُس عمل کا پورا اَجر مقرر ہو

جاتا ہے۔ یہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی شانِ رحمت کا تقاضا ہے اور یہ سب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے دامنِ کرم سے وابستہ ہونے کی برکتیں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی جماعت:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''حج وعمرہ کرنے والے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی جماعت ہیں اگر یہ اللہ (تبارک و تعالیٰ) سے دُعا کریں تو ربِّ کائنات اِن کی دُعا قبول فرمالے اور اگر اُس سے بخشش مانگیں تو وہ اُنہیں بخش دے''۔[۲۴]

فائدہ: (۱) جو اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے گھر کا دیدار کرنے جاتے ہیں اور دربارِ مصطفیٰ ﷺ کی حاضری بھرنے جاتے ہیں۔ یہ لوگ مقبول الدُّعا ہوتے ہیں۔ (۲) لوگوں کا طریقہ ہے' حجاج کو اَلوداع کہنا' واپسی پر اُن کا اِستقبال کرنا اور اُن سے دُعائیں

---

[۲۴] مشکوٰۃ ص ۲۲۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۹۲' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۴۔

کروانا۔ (۳) حاجی گھر سے نکلتے ہی مقبول الدُعا ہوتا ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ (عزوجل) کی جماعتیں تین ہیں: (۱) غازی (۲) حاجی اور (۳) عمرہ کرنے والا۔ ۲۵

فائدہ: چونکہ یہ لوگ اللہ تبارک وتعالیٰ کی راہ میں بہت محنت ومشقت اُٹھاتے ہیں اور اُن کی دُعائیں تمام مسلمانوں کے کام آتی ہیں۔ اِس لئے اُنہیں وَفْدُاللہ کہا گیا ہے۔

مقبول حج کا بدلہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک درمیان کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مقبول کا

---

۲۵ مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۱۴۴۱' ص نمبر ۷۰۵، در منثور جلد ۱ ص ۲۱۰ (طبع قدیم) صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۱۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۶۲' کنز العمال حدیث نمبر ۱۰۴۹۸، مشکوٰۃ ص ۲۲۲' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۹۳' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۴۔

بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں"۔[٢٦] دو عمروں کے درمیان گناہ صغیرہ معاف ہو جاتے ہیں اور حج مقبول میں گناہ کبیرہ کی معافی کی بھی قوی امید ہے۔

مَحرَم کے بغیر حج:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: "کوئی شخص کسی عورت سے (جس سے نکاح ہو سکتا ہو) خلوت نہ کرے (یعنی تنہائی میں نہ بیٹھے) اور کوئی (عورت) محرم کے بغیر سفر نہ کرے۔ ایک شخص نے عرض کیا' یا رسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میں فلاں جہاد کے لئے لکھ لیا گیا ہوں اور میری بیوی حج کے لئے جا رہی ہے' فرمایا: جا اپنی بیوی کے ساتھ حج کر"۔[٢٧]

---

٢٦ مرآۃ جلد ۴ ص ۸۷' مشکوۃ ص ۲۲۱' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۵' موطا امام مالک ص ۳۵۷' بخاری جلد ۱ ص ۲۳۸۔ ٢٧ مشکوۃ ص ۲۲۱' مرآۃ جلد ۴ ص ۸۹' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۱۱' مسلم جلد ۱ ص ۴۳۲' بخاری جلد ۱ ص ۴۲۱۔

(۱) بغیر مَحرَم یا شوہر کے عمرہ کے لئے جانا ناجائز اور گناہ ہے۔

(۲) بعض عورتیں سمجھتی ہیں کہ بغیر محرم کے چند عورتوں کے ساتھ مل کر حج یا عمرہ کے لئے جانا درست ہے' اُن کا یہ خیال غلط ہے۔ یہ ممانعت جوان اور بوڑھی ہر عورت کے لئے ہے۔

مَحرَم کون ہے؟

مَحرَم عورت کا وہ عزیز ہے جس سے نسب' رضاعت' یا مہریت کی وجہ سے ہمیشہ نکاح حرام ہو۔ لہٰذا رضاعی بھائی' سسر اور داماد کے ساتھ سفر جائز ہے۔ جس سے دائماً نکاح حرام نہیں عورت اُس کے ساتھ سفر نہیں کر سکتی۔ مثلاً بہنوئی کے ساتھ سالی' دیور کے ساتھ بھاوج' کیونکہ بہنوئی اور دیور کے ساتھ نکاح دائماً حرام نہیں۔ عورت پر بغیر مَحرَم کے حج فرض نہ ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کوئی عورت ایک

دن اور رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے"۔ [٢٨]

محولہ بالا حدیث شریف میں ایک دن اور رات کا ذکر ہے، بعض روایات میں دو دن اور دو رات کا ذکر ہے۔ بعض میں تین دن اور تین رات کا ذکر ہے۔ معلوم ہوا کہ اِن اَحادیثِ مبارکہ میں حد بندی مقصود نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ چھوٹا بڑا کوئی سفر اکیلے نہ کرے یا یہ اَحکام مختلف حالات میں ہیں۔ نازک حالات میں ایک دن رات کا سفر بھی اکیلے نہ کرے۔ بعض نارمل حالات میں تین دن سے کم کا سفر اکیلے کر سکتی ہے۔

عورتوں کا جہاد:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں "میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے جہاد کی اجازت چاہی تو آپ ﷺ نے فرمایا

---

٢٨ بخاری حدیث نمبر ١٠٨٨، مسلم حدیث نمبر ١٣٣٨، ابن ماجہ حدیث نمبر ٢٨٩٨، مسند احمد جلد ٢ ص ١٣، مشکوٰۃ ص ٢٢١، مرآۃ جلد ٤ ص ٩٠، ترمذی حدیث نمبر ١١٦٩۔ ١١٧٠۔

عورتوں کا جہاد حج ہے''۔ ۲۹

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقصد یہ تھا کہ مجھے بھی میدانِ جہاد میں لے جائیں۔ مجاہدین کی مرہم پٹی و دیگر خدمات کروں گی اور اگر ضرورت پڑی تو کفار سے لڑوں گی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''عورتوں کا جہاد حج ہے''۔ اگر عورتوں میں اِستطاعت ہو تو پھر حج کریں۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہی سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کیا عورتوں پر جہاد ہے؟ تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''ہاں اُن پر وہ جہاد ہے جس میں جنگ نہیں یعنی حج وعمرہ۔'' ۳۰

---

۲۹ مشکوٰۃ ص ۲۲۱' مرآۃ جلد ۴ ص ۹۰' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۱۱' مسند احمد جلد ۶ ص ۱۷۔۶۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۳۲۶' جلد ۹ ص ۲۱' کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۱۲۷۔

۳۰ مشکوٰۃ ص ۲۲۲، مرآۃ جلد ۴ ص ۹۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۰۱' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۴۳

(اُن کے جہاد میں سفر اور تھکن اور مشقت ہے۔ اِسی مناسبت سے حج کو جہاد فرمایا گیا ہے)۔

جن اَحادیثِ مبارکہ میں عورتوں کا جہاد میں جانا ثابت ہے وہ ہنگامی حالات میں ہے۔ اگر ہنگامی حالات نازک ہوں، مرد جہاد کے لئے ناکافی ہوں اور کفار کا دباؤ بڑھ جائے۔ تو عورتوں کو بھی میدان جہاد میں جانا پڑتا ہے۔ یہ حدیث شریف عام حالات کی ہے۔

مسئلہ: یہ حکم کہ کوئی عورت ایک دن اور رات کا سفر محرم کے بغیر نہ کرے۔ اِس ممانعت کے حکم سے مہاجرہ اور کفار کی قید سے چھوٹنے والی عورت خارج ہے۔ کہ دونوں عورتیں بغیر محرم کے اکیلی ہی دارالسّلام کی طرف سفر کر سکتی ہیں بلکہ یہ سفر اُن پر واجب ہے۔

حج کرنے میں جلدی کرنا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے فرماتے ہیں ''جو حج کا اِرادہ رکھتا ہو وہ جلدی کرے''۔[۳۱]

اِس اِرشادِ مبارک کا مقصد یہ ہے کہ زندگی ناپائیدار ہے موت کسی وقت بھی آ سکتی ہے کہ موت برحق ہے۔ اِس کا وقت مقرر ہے یہ نہ ہو کہ غفلت ہو جائے اور زندگی ساتھ چھوڑ دے۔ موت کے آنے اور مال وقوّت کے چلے جانے کا ہر وقت اندیشہ وخطرہ ہے اگر ایک مرتبہ حج رہ جائے پھر پورا سال اِنتظار کرنا پڑتا ہے اور سال کس نے دیکھا ہے۔ حج کرنے کی اِستطاعت ہو جائے تو حج فی الفور واجب ہے۔ بلا وجہ دیر کرنا منع ہے۔ حج جب بھی کیا جائے' اَدا ہو جائے گا یعنی جس سال بھی کریں اَدا ہو جائے گا۔ حج کی قضاء نہیں۔ اِس کا وقت عمر بھر ہے' جب تک زندہ ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں حج بڑھاپے میں کرنا چاہئے یہ

---

[۳۱] مشکوٰۃ ص ۲۲۲' مسند احمد جلد ۱ ص ۲۱۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۳ ص ۲۴۰' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۴۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۳۲' کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۸۶' جلد ۵ ص ۲۴' مرآۃ جلد ۴ ص ۹۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۶۔

کوئی مسئلہ نہیں، حج تو اِستطاعت وتوفیق کا ہے۔ جس عمر میں بھی اِستطاعت وتوفیق ملے، حج کر لینا چاہئے۔ جوانی پر دعویٰ نہیں۔ اگرچہ جوانی کے عالَم میں طواف وسعی اور سفر آسانی سے ہوسکتا ہے مگر یہ بھی اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ مجدہٗ الکریم کے فضل وکرم کے شامل حال ہونے سے ہی ہے۔ کئی جوانی میں حج کرنے سے معذور ہوجاتے ہیں اور کئی بوڑھے بھاگ بھاگ کر اَرکانِ حج ادا کرتے ہیں اور کئی لوگ بڑھاپے میں حج کرنے کے اِنتظار میں مرجاتے تھے۔

حج وعمرہ اَکٹھا کرنا:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”حج اور عمرہ ملا کر کرو کہ دونوں غریبی اور گناہوں کو ایسے مٹا دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے اور سونے چاندی کے میل کو اور مقبول حج کا ثواب

جنت کے سوا اور کچھ نہیں''۔[۳۲]

مطلب یہ کہ ایک سفر میں حج وعمرہ دونوں کرلو۔ خواہ حج قِران کرو یا حج **تَمَتُّع**۔ حج وعمرہ ملا کر کرنے سے دل کی اور ظاہری فقیری بفضلہٖ تعالیٰ دُور ہو جاتی ہے اور گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ گناہ اور فقر دور کرنا' ربّ ذوالجلال والاکرام کا کام ہے مگر یہاں اِسے حج وعمرہ کی طرف نسبت کی گئی ہے کہ یہ اِس کا سبب ہے۔

حجِ مبرور:

حجِ مبرور' وہ حج ہے جو لڑائی جھگڑے اور گناہ و ریاء سے خالی ہو۔ نیز یہ وہ حج ہے جو حلال کمائی اور صحیح طریقے اور اِخلاص سے اَدا کیا جائے اور مرتے دم تک کوئی ایسی حرکت نہ ہو جس سے حج باطل ہو جائے یعنی مقبول حج کا بدلہ صرف دنیاوی

---

[۳۲] مشکوٰۃ ص ۲۲۲' مرآۃ جلد ۴ ص ۹۵' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۷۷' شرح السنۃ جلد ۴ ص ۵' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۷' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۸۳' صحیح ابن خزیمہ جلد ۴ ص ۱۳۰' ترمذی حدیث نمبر ۸۱۰' نسائی حدیث نمبر ۲۶۳۰' مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۳۷۔

غذا اور گناہوں کی معافی یا دوزخ سے نجات اور تخفیف عذاب نہ ہوگا بلکہ اِس کا صلہ شفاعت بھی ہوگی اور بخشش بھی۔ حاجی گھر آنے تک اللہ تبارک وتعالیٰ کی اَمان میں رہتا ہے اور اُس کو جنت ضرور ملے گی۔

جنت واجب:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''جو مسجدِ اقصیٰ سے مسجدِ حرام تک حج و عمرہ کا اِحرام باندھے اُس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اُس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے''۔[۳۳]

اِس حدیث شریف سے مراد یہ ہے کہ پہلے بیت

---

۳۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۲، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۳۰، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۹۰، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۸۳۰، جلد ۵ ص ۱۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۳۰، مرآۃ جلد ۴ ص ۹۸۔

المقدس کی زیارت کرے پھر وہاں سے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھ کر مکہ مکرمہ حاضر ہو کر حج یا عمرہ کرے۔

اِس حدیث شریف سے یہ فائدہ بھی حاصل ہوا کہ جس قدر دُور سے اِحرام باندھا جائے گا اُسی قدر زیادہ ثواب ملے گا۔ میقات سے پہلے اِحرام باندھ لینا یہاں تک کہ اپنے گھر سے ہی اِحرام باندھ کر نکلنا افضل ہے۔ بشرطیکہ اِحرام کی پابندیاں پوری کر سکے۔

بچے کی طرف سے حج:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مقام روحاء (روحاء مدینہ منورہ سے چھتیس یا چالیس میل دور مکہ مکرمہ کے راستہ پر ایک منزل ہے) میں ایک قافلہ سے ملے تو آپ ﷺ نے فرمایا: مَنِ الْقَوْمُ؟ یہ کون قوم ہے؟ قَالُوْا

اَلْمُسْلِمُوْنَ ''اُنہوں نے عرض کیا ہم مسلمان ہیں''۔ یہ لوگ آپ ﷺ کو پہنچانتے اور جانتے نہیں تھے تو اُنہوں نے فَقَالُوْا مَنْ اَنْتَ ؟''عرض کیا آپ (ﷺ) کون ہیں؟'' قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ''فرمایا: اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ)''۔ تب آپ ﷺ کی خدمت میں کسی عورت نے ایک بچہ اُٹھایا اور عرض کیا: اَلِھٰذَا حَجٌّ ؟ کیا اِس کا بھی حج ہو سکتا ہے؟ قَالَ نَعَمْ! وَلَکِ اَجْرٌ [۳۴] ''فرمایا: ہاں! اور تجھے ثواب ہے''۔

تفصیل اِس واقعہ کی اِس طرح ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ حجۃ الوداع کے لئے تشریف لے جا رہے تھے اور کسی جانب سے ایک اور قافلہ بھی حج کے لئے آ رہا تھا کہ آپ سرکار کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات ہوگئی اور محولہ بالا سوال وجواب واقع ہوئے۔ مذکورہ عورت نے عرض کیا

[۳۴] شرح السنۃ جلد ۴ ص ۱۳، مشکوٰۃ ص ۲۲۱، مسلم جلد ۱ ص ۴۳۱، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۱۰

اگر میں بچے کو اِحرام باندھ دوں اور اِسے گود میں لے کر سارے اَرکانِ حج اَدا کروں تو کیا میرے حج کے ساتھ اِس کا حج بھی ہو جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بچے کو بھی حج کا ثواب ملے گا اور تجھے حج کرنے اور کرانے کا بھی ثواب ملے گا۔ اگرچہ بچے کو حج کا تو ثواب ملے گا مگر فریضۂ حج اَدا نہ ہوگا۔ بچہ جب بالغ ہو گا' اُسے دوبارہ حج کرنا ہوگا۔ اِس سے یہ بھی فائدہ حاصل ہوا کہ بچوں کی نیکیوں کا ثواب ماں باپ کو بھی ملتا ہے۔

مسئلہ: بالغ فقیر کو کسی نے حج کرا دیا تو اَمیر ہونے کے بعد دوبارہ حج کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ: غلام نے حج کیا فریضہ حج اَدا ہو گیا' آزادی کے بعد دوبارہ حج کرنا ضروری نہیں۔

حجِ نذر اور قرضہ:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے

ہیں: ''ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی پاک مقدس بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ہمشیرہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی مگر وہ (نذر پوری کرنے سے پہلے) فوت ہوگئی۔ (اب کیا کرنا چاہئے؟) تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشاد پاک فرمایا۔ اگر تیری ہمشیرہ پر کسی کا قرضہ (واجب الادا) ہوتا تو کیا تم اُسے اَدا کرتے یا نہ کرتے؟ عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) اَدا کرتا۔ (تو رسول اللہ ﷺ نے) فرمایا اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا حق اَدا کرو۔ کیونکہ وہ حق اَدا کرنا تو زیادہ مُقَدَّم ہے''۔[۳۵]

بخاری شریف جلد ا ص ۲۴۹ کتاب الحج بَابُ الْحَجِّ وَ النُّذُوْرِ عَنِ الْمَیِّتِ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

---

۳۵ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۶ ص ۲۷۷' شرح السنۃ جلد ۷ ص ۲۸' بخاری جلد ۲ ص ۹۹۱' تیسیر الباری جلد ۸ ص ۴۷۴' عمدۃ القاری جلد ۱۲ جز ۱۳ ص ۲۱۱۔ ۲۱۰' فتح الباری جلد ۱۱ ص ۱۵۷' مسند احمد جلد ا ص ۲۴۵' دارمی جلد ۱ ص ۱۲۳۔ ۱۲۴۔

اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہے جس میں جہنیہ کی عورت کا واقعہ ہے، جس نے اپنی والدہ کی طرف سے حج کے لیے مانی ہوئی نذر کا ذکر کیا تو اُسے بھی حضور کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مذکورہ بالا جواب ہی ارشاد فرمایا۔

اسی طرح سنان بن سلمہ جُہنی کی بیوی یا اُس کی پھوپھی کا واقعہ سنن ابن ماجہ کتاب المناسک "باب میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان" میں اور بخاری شریف کتاب الاعتصام جلد۲ ص ۱۰۸۸ میں مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، ایک شخص نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے عرض کیا "کیا میں اپنے باپ کی طرف سے حج کروں؟" تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: "ہاں اپنے باپ کے لیے حج کر اگر تو اُس کی نیکی نہ بڑھا سکے۔ تو اُس کے لیے بُرائی مت کر"۔

وحید الزماں صاحب غیر مقلد نے اِس مقام پر لکھا ہے: ''باپ کا اِحسان بہت ہے آدمی کو چاہئے کہ اپنے باپ کی طرف سے اَعمال خیر کرے۔ جیسے صدقہ، حج وغیرہ۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو اِتنا ضرور ہے کہ باپ کے ساتھ بُرائی نہ کرے۔ وہ بُرائی یہ ہے کہ باپ کو گالیاں دلوائے یا بُرا کہلوائے۔ دوسرے لوگوں سے لڑ کر یا اُن کے باپ کو بُرا بھلا کہہ کر''۔ ۳۶

ابن ماجہ ص ۲۱۴ حدیث نمبر ۲۹۰۴ بَابُ اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ (میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان)

فوت شدہ والدین کی طرف سے حج کرنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جو کوئی اپنے والدین کی وفات کے بعد اُن کی طرف سے حج کرے، اللہ (تبارک وتعالیٰ) اُس کو دوزخ کی آگ سے آزاد فرما دے گا

۳۶ سنن ابن ماجہ کتاب المناسک ''باب میت کی طرف سے حج کرنے کا بیان'' حاشیہ نمبر ۲۔

اور جن کی طرف سے حج کیا گیا ہے اُن کو پورا اجر ملے گا"۔ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سب سے بہتر صلہ رحمی یہ ہے کہ اپنے وصال شدہ رشتہ داروں کی جانب سے حج کیا جائے"۔ ۳۷

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا باپ فوت ہو گیا ہے اور حج جو کہ فریضۂ اسلام ہے اُس نے ادا نہیں کیا۔ (اس بارے میں مجھے کیا حکم ہے؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تیرے باپ پر کچھ قرضہ ہوتا تو کیا تم اَدا کرتے؟ عرض کیا' ضرور اَدا کرتا۔ فرمایا! یہ (بھی) اُس پر قرض ہے اِسے اَدا کر۔" ۳۸

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' "ایک عورت رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا' میری ماں مر چکی ہے۔ کیا میں اُس

---

۳۷ شرح الصدور ص ۲۹۳' بحوالہ الجامع لشعب الایمان۔ ۳۸ شرح الصدور ص ۲۹۳' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۸۲۔

کی طرف سے حج کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں!'' ۳۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے میت کی طرف سے حج کیا تو حج کرنے والے اور جس کی طرف سے حج کیا گیا' دونوں ہی کو ثواب ملے گا۔'' ۴۰

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ ہم اپنے مُردوں کے لیے جو اِرسال کرتے ہیں اور جو صدقہ وخیرات کرتے ہیں یا حج کرتے ہیں تو کیا یہ اُن کو پہنچ جاتا ہے؟ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ہاں! ''یہ ثواب پہنچتا ہے اور جس طرح تم لوگوں کو کوئی ہدیہ لے کر خوشی ہوتی ہے اِسی طرح تمہارے اِن تحفوں سے تمہارے اُن فوت شدہ لوگوں کو بھی خوشی حاصل ہوتی ہے''۔ (تحقیق مسئلہ ایصال ثواب صفحہ ۲۳۔ من وعن)

---

۳۹ شرح الصدور ص ۲۹۳' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۸۲۔ ۴۰ شرح الصدور ص ۲۹۳' مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۸۲' کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۳۴۱۔۱۲۳۴۲۔

اِصطلاحات

قران: قران کے معنی ہیں دو چیزوں کو یکجا کرنا۔ اِصطلاحِ شریعت میں قران سے مراد حج اور عمرے کی نیّت کر کے اِحرام کا باندھنا اور حج و عمرہ کے مناسک اَدا کرنا ہے۔

تَمَتُّع: تمتع کے معنی ہیں فائدہ حاصل کرنا۔ یعنی تمتع کرنے والا عمرہ اور حج کے اِحرام کے درمیان اُن چیزوں سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے جو کہ اِحرام کی وجہ سے منع ہیں۔

اِفراد: یہ ہے کہ میقات میں داخل ہونے سے پہلے یا میقات سے صرف حج کی نیّت سے اِحرام باندھا جائے۔ اِس میں عمرہ کو ساتھ نہ ملایا جائے اِس کو حجِ اِفراد کہتے ہیں۔

قَارِنُ: جس نے عمرہ و حج کی نیّت سے اِحرام باندھا ہو۔

مُتَمَتِّعُ: جس نے تمتع کی نیّت کی ہو۔

مُفرِد : جس نے محض حج اِفراد کی نیت کی ہو۔

مِیقات: مکہ معظمہ کے گرد وہ مقامات جہاں سے حاجی اِحرام باندھ کر ہی آگے بڑھ سکتے ہیں۔

جَمعَ بَینَ الصَّلٰوتَینِ :دونمازوں کو یکجا کرنا۔میدانِ عرفات میں ظہر اور عصر کی نمازوں کو یکجا کرنا سُنّت ہے اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازوں کو جمع کرنا واجب ہے۔

منیٰ: مکہ معظمہ سے مشرق کی طرف ایک مقام ہے جہاں رَمی جمار اور قربانی کی جاتی ہے۔

صفاء و مروہ: مسجد الحرام سے مشرق کی جانب وہ جگہ جہاں حاجی سعی کرتے ہیں۔

مِیلَینِ اَخضَرَینِ: صفا اور مروہ کے درمیان وہ سبز ستون جن کے درمیان حاجی کو عام رفتار سے تیز چلنا ہوتا ہے جو دَوڑنے کے قریب قریب ہو۔

جبلِ رحمت: میدانِ عرفات کا پہاڑ جس پر چڑھ کر اِمام عید کا

خطبہ دیتا ہے۔

ضَبْ: مسجدِ خیف سے متصل ایک پہاڑی جہاں سے عرفات کو جاتے ہوئے حاجی گزرتے ہیں۔

مسجدِ نمرہ: یہاں ۹ ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نمازیں اکٹھی پڑھی جاتی ہیں۔[اِن نمازوں کے لئے یہ شرائط ہیں: (۱) عرفات میں ہو یا اِس کے نزدیک (۲) ۹ ذی الحجہ کی تاریخ ہو (۳) جماعت ہو (۴) اِمام وقت یا اُس کا نائب موجود ہو (۵) دونوں نمازوں میں حج کا اِحرام ہو (۶) عصر سے پہلے ظہر کی نماز پڑھی جائے (۷) اگر اِمام مقیم ہو تو چار رکعت پوری پڑھے اور مسافر ہو تو دو رکعت پڑھے۔ حنفیوں کے نزدیک ایسے اِمام کے پیچھے نماز نہیں ہوتی جو باوجود مقیم ہونے کے قصر کرے]۔

مسجدِ صخرہ: مسجدِ صخرہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وقوف کی جگہ ہے۔(اِس جگہ قیام کرنا بہتر

ہے۔ اگر یہاں جگہ نہ ملے تو میدانِ عرفات میں جہاں جگہ مل جائے، ٹھہر جائے۔ البتہ بطنِ عرفہ اور مسجد عرفات کے مغرب کی وادی میں قیام جائز نہیں)۔

رَمی جمار: مزدلفہ اور منیٰ کے درمیان تین مقامات ہیں، جن کو جمرۃ الاولیٰ، جمرۃ الوسطیٰ اور جمرۃ العقبہ کہا جاتا ہے۔ وہاں رَمی کی جاتی ہے۔ (یعنی کنکریاں ماری جاتی ہیں)۔

قربانی: رَمی کے بعد حاجی منیٰ میں قربانی کرتے ہیں۔

مقام مدعیٰ: مکہ مکرمہ میں مسجدِ حرام اور قبرستان کے مابین ایک مقام، جس کو مقام مدعیٰ کہتے ہیں۔

اِستلام: حجرِ اَسود کو بوسہ دینا یعنی دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں حجرِ اَسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے بیچ میں رکھ کر آرام سے بوسہ دینا اِس طرح کہ آواز پیدا نہ ہو۔

حجرِ اَسود: وہ سیاہ پتھر جو خانہ کعبہ کے جنوب مشرقی کونے میں لگا ہوا ہے۔

رُکنِ یمانی: خانہ کعبہ کا جنوب مغربی کونا۔ یہاں بھی اِستلام کرنا مستحب ہے۔ یہاں صرف دایاں ہاتھ یا دونوں ہاتھ رکن یمانی پر لگانے چاہئیں۔

شَوط: خانہ کعبہ کے گرد پھیرا لگانا شوط کہلاتا ہے یعنی حجرِ اَسود سے پھیرا شروع کر کے پھر جب حجرِ اَسود تک آنا' یہ ایک شَوط ہوگا۔

مقامِ ابراہیم (علیہ السلام): خانہ کعبہ کے مشرق کی طرف ایک پتھر رکھا ہوا ہے جس پر حضرت سیّدنا اِبراہیم علیہ السلام کے نورانی قدموں کے مبارک نشانات ہیں' اِسے مقام اِبراہیم (علیہ السلام) کہا جاتا ہے۔

حطیم: بیت اللہ شریف کی شمالی دیوار کے متصل ایک گول دیوار میں گھرا ہوا اِحاطہ حطیم کہلاتا ہے۔ طواف میں حطیم کو اَندر لینا چاہیئے۔

آفاقی: وہ مسلمان جو حج کی نیّت سے حدودِ میقات سے باہر

سے آیا ہو وہ آفاقی کہلاتا ہے۔

اہلِ حِل: وہ لوگ جو میقات کی حدود کے اندر اور حدودِ حرم سے باہر رہتے ہیں' اُن کو اہل حل کہتے ہیں۔ اِنہیں اپنے مقام ہی سے اِحرام باندھنا ہوگا۔

اہلِ حرم: مکہ مکرمہ اور حرم شریف میں بسنے والوں کو اہلِ حرم کہتے ہیں۔ اہلِ مکہ مکرمہ کے لئے اِحرام باندھنے کے لئے حرم کی ساری زمین میقات ہے۔

ہدی: وہ جانور جو ذبح کرنے کے لئے ثواب وعبادت کی نیّت سے حاجی ساتھ لے جاتے ہیں۔

حلال: جائز۔ یا اِحرام کے بغیر۔

حلق: سر منڈوانا۔

قصر: بال ترشوانا۔

حل: حدودِ حرم سے باہر کی جگہ۔

بُدنہ: قربانی کا اُونٹ یا گائے۔

تقلید: قربانی کے جانور کے گلے میں پٹہ یا قلادہ باندھنا۔

تلبید: سر یا ڈاڑھی کے بالوں میں گوند یا خطمی لگا لینا' تاکہ ایامِ حج میں کوئی بال گرنے نہ پائے۔

منحر: منیٰ میں قربانی کرنے کی جگہ۔

نسک: ایک بکری کی قربانی۔

فرق: سولہ پونڈ کے برابر یعنی تقریباً آٹھ سیر۔

رفث: جماع کرنا' بے ہودہ باتیں۔

مُحرِم: اِحرام باندھنے والا حاجی۔

نحر: قربانی

وقوف: اِس کے معنی ہیں ٹھہرنا۔ اِصطلاح شریعت میں عرفات' مزدلفہ اور منیٰ میں حاجیوں کا ہدایات کے مطابق قیام کرنا۔

ضروری ہدایات

شرائطِ صحتِ اَدا:

ادائیگی حج کے لئے درج ذیل شرائط کا پورا ہونا لازمی ہے: (۱) مسلمان ہونا' (۲) اِحرام باندھنا' (۳) جس سال حج کا اِحرام باندھا جائے' اُسی سال حج کرنا' (۴) زمانۂ حج میں حج کرنا' (۵) ہر فعل اپنے مقام پر صحیح طریق پر اَدا کرنا' (۶) صاحبِ تمیز و باہوش ہونا' (۷) اَفعالِ حج خود اَدا کرنا' (۸) اِحرام باندھنے کے بعد اِحرام اُتارنے تک اُن اَفعال سے اِجتناب کرنا جن کی ممانعت کی گئی ہے' (۹) بالغ ہونا۔

حج وعمرہ کا فرق:

(۱) عمرے کا اِحرام سب کے لئے حل سے ہے۔ اَلبتہ اگر آفاقی باہر سے بہ اِرادہ حج آئے تو اُسے اپنے میقات سے اِحرام باندھنا ہوگا۔ اہل مکہ کو حج کا اِحرام حرم پاک سے باندھنے کا حکم ہے، (۲) حج فرض ہے عمرہ فرض نہیں، (۳) حج ایک مقررہ وقت پر ہوتا ہے۔ عمرہ سال بھر ہوسکتا ہے۔ اَلبتہ ۹ ذی الحجہ سے ۱۳ ذی الحجہ تک مکروہ ہے، (۴) عمرہ میں وقوفِ عرفات، وقوفِ مزدلفہ، جمع بین الصلوٰتین اور خطبہ نہیں۔ طوافِ قدوم اور طوافِ وداع بھی نہیں، یہ تمام اَعمال حج میں ہیں، (۵) عمرہ میں طواف شروع کرتے وقت تلبیہ پڑھنا بند ہوجاتا ہے اور حج میں جمرۃ العقبہ کی رمی شروع کرتے وقت بند ہوتا ہے، (۶) اگر عمرہ فاسد کرے یا حالت جنابت میں طواف کرے تو خیرات کے طور پر ایک بکری ذبح کرنا کافی ہے لیکن حج میں نہیں۔

طواف:

خانہ کعبہ کے گرد سات پھیرے کرنے کو طواف کہتے ہیں۔ ہر پھیرے کو شوط کہتے ہیں۔ طواف حجرِ اسود سے شروع کیا جاتا ہے۔ اِس کے لئے حاجی کو چاہئے کہ حجرِ اسود کے سامنے اِس طرح کھڑا ہو کہ اُس کا داہنا کندھا حجرِ اسود کے بائیں کنارے کے مقابل اور حجرِ اسود اُس کے داہنی طرف رہے۔ اب طواف کی نیّت کرے۔

طواف کی اَقسام:

طواف کی چار قسمیں ہیں:

(۱) طوافِ قدوم: ہر آفاقی کے لئے مسنون ہے، جو حجِ افراد یا حجِ قِران کی نیّت سے مکہ معظّمہ میں داخل ہو۔ جہاں تک ہو سکے جلد از جلد طوافِ قدوم کرے۔

(۲) طوافِ زیارت: یہ حج کا رکن ہے۔ اِس کو طواف فرض، طوافِ حج اور طوافِ رکن بھی کہتے ہیں۔ ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق کے بعد سے ۱۲ ذی الحجہ تک ہوسکتا ہے۔ لیکن ۱۰ ذی الحجہ کو کرنا اَحسن ہے۔

(۳) طوافِ وداع یا صدر: بیت اللہ شریف سے رخصت ہوتے وقت کا طواف، یہ طواف کرنا، آفاقی پر واجب ہے۔

(۴) طوافِ عمرہ: عمرہ میں فرض ہے۔ اِس میں رَمَل اور اِضطباع ہے اور پھر سعی۔

طواف کی دیگر قسمیں:

اِن کے علاوہ طواف کی تین قسمیں اور بھی ہیں:

(۱) طوافِ نذر: طوافِ نذر اُس پر واجب ہے جس نے طواف کی نذر مانی ہو۔

(۲) طوافِ تحیہ: طوافِ تحیہ مسجد الحرام میں داخل ہونے کے

لئے مستحب ہے۔ لیکن اگر کوئی اور طواف کرے تو وہ اِس طواف کا قائم مقام ٹھہرے گا۔

(۳) طوافِ نفلی: نفلی طواف ہر وقت ہوسکتا ہے۔

شرائطِ طواف:

طواف کی نیّت کرنا۔ مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے گرد طواف کرنا۔ یہ ہر طواف کے لئے شرط ہے۔

طوافِ حج کے لئے خاص وقت' طواف سے پہلے اِحرام باندھنا اور وقوفِ عرفہ کرنا ضروری ہے۔

☆☆☆

☆☆

☆

عمرہ کرنے کا طریقہ

اور

مسائل عمرہ

سامان برائے عمرہ

جو حضرات عمرہ کی سعادت حاصل کرنے کے لئے حرم پاک تشریف لے جارہے ہیں' اُن کو چاہئے کہ وہ حسبِ ضرورت اپنے روزمرہ کے استعمال کے کپڑے' جرابیں (اگر استعمال کرتا ہوں تو) ویزلین (اکثر افراد کے پاؤں کی ایڑھیاں پھٹ جاتی ہیں وہاں استعمال کے لیے) اور اگر کوئی مریض ہو تو مرض کے مطابق ادویات' (MBBS ڈاکٹر کے نسخہ کے ساتھ) الارم والی گھڑی' اگر عینک استعمال کرتے ہوں تو ایک اضافی عینک' اضافی چپل (کیونکہ وہاں جوتے اکثر گم ہوجاتے ہیں) ایک مگ یا گلاس اور ۲/۱' لٹر کی پلاسٹک کی بوتل' جس میں حرم پاک سے آبِ زم زم ہوٹل میں (قیام گاہ میں) لے جاسکیں' اِن تمام

چیزوں کو ایک بڑے بیگ میں اچھی طرح پیک کرلیں اور اِس بیگ کو روانگی کے وقت جہاز میں بک کروالیں۔

اِس کے علاوہ ایک چھوٹے بیگ میں پاسپورٹ، ٹکٹ، نقدی، حفاظتی ٹیکہ لگوانے کا ڈاکٹری سرٹیفکیٹ، دوائی کا نسخہ جو کسی ایم بی بی ایس ڈاکٹر کے لیٹر پیڈ پر لکھا ہو، اِحرام کی چادریں یا تولیے، اِحرام کی بیلٹ، عمرہ کی معلوماتی کتاب، کپڑے کا ایک تھیلہ جس میں حرم پاک اور مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے وقت اپنی چپل رکھ سکیں، اچھی طرح محفوظ کرلیں اور یہ چھوٹا بیگ اپنے ساتھ جہاز میں لے جائیں۔

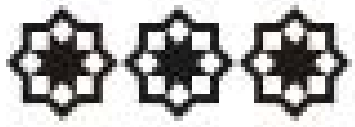

تیاری برائے عمرہ

مردوں اور خواتین جنہوں نے حج و عمرہ کرنا ہو اُنہیں اپنے معمول کے لباس میں چادر اور چپل پہن کر پیدل چلنے اور زیادہ دیر تک فرش پر بیٹھنے کی مشق کرنی چاہیے۔ کیونکہ گھر سے نکل کر عمرہ اَدا کرنے تک تقریباً بیس گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ گروپ کی صورت میں ہونے کی وجہ سے مختلف طبیعتوں اور مزاج کے اَفراد کا ساتھ ہوتا ہے۔ اِس لیے صبر و تحمل، برداشت اور ساتھیوں کے ساتھ مقررہ وقت پر کام کرنے کی بھی عادت ڈالنا چاہیے۔ اِس کے علاوہ خوفِ خدا، عشقِ مصطفیٰ ﷺ اور عاجزی کا زادِ راہ ساتھ لے کر جائیں نیز روانگی سے ایک دو دن پہلے دعوتوں کا سلسلہ موقوف کر دیں۔

آج کل چونکہ تمام خواتین وحضرات عمرہ اَدا کرنے کے لیے بذریعہ ہوائی جہاز سفر کرتے ہیں' اِس لیے ضروری ہے کہ اپنے گھر سے اچھی طرح مسواک' ٹوتھ پیسٹ اور غسل کر کے ہوائی اڈے پر چھوٹا ہاتھ والا بیگ لے کر آئیں۔ خاص طور پر اِحرام کی چادریں یا تولیے اور چپل ہاتھ والے بیگ میں رکھیں۔ اکثر حضرات بک کروانے والے سامان میں رکھ دیتے ہیں جس سے پریشانی ہوتی ہے۔

نوٹ:

مکہ شریف پہنچ کر پہلے رہائش کا اِنتظام کریں۔ تھکاوٹ کی صورت میں یا ویسے بھی کچھ دیر آرام کر کے اور کچھ کھا پی کر پورے اِطمینان سے حرم پاک میں طوافِ کعبہ معظّمہ کے لیے جائیں اِس طرح اَدائیگی عمرہ میں آسانی رہتی ہے۔

عمرہ کرنے کا طریقہ

عمرہ عمر سے بنا ہے بمعنی زندگی چونکہ یہ عبادت زندگی میں ہر وقت کی جا سکتی ہے۔ اِس لئے اِسے عمرہ کہتے ہیں اور ممکن ہے کہ عمرہ بمعنی آبادی کے ہو۔ چونکہ بیت اللہ شریف اِس عبادت کی بدولت ہر وقت آباد رہتا ہے۔ لہٰذا اِسے عمرہ کہا جاتا ہے۔ حج و عمرہ میں یہ فرق ہے کہ حج صرف ذی الحجہ کے مہینے میں ۸ تاریخ سے ۱۲ تاریخ تک کیا جاتا ہے جبکہ بڑا فرضِ حج ۹ ذی الحجہ کو اَدا کیا جاتا ہے اور عمرہ سارا سال کیا جاتا ہے۔ عمرہ اِحرام باندھ کر طواف کعبۃ اللہ کرنے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کا نام ہے۔

قرآنِ مجید میں سورۃ البقرہ کی آیت ۱۵۸ اور ۱۹۶

میں (تین مرتبہ) عمرہ کا ذکر کیا گیا ہے اور تینوں مرتبہ حج کے ساتھ عمرہ کا ذکر ہوا ہے۔

اِرشادِ خداوندی ہے: وَاَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ط.. (البقرۃ:۱۹۶) ''اور حج اور عمرہ اللہ (عزوجل) کے لئے پورا کرو''۔

عمرہ سے متعلق اَحادیثِ مبارکہ:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اِرشادِ مبارک ہے:

''بے شک رمضان المبارک کے مہینے میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے''۔ [۴۱] یعنی رمضان المبارک میں کسی بھی وقت دن یا رات میں عمرہ کیا جائے تو اُس کا ثواب حج کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں:

---

[۴۱] بخاری جلد ۱ ص ۲۳۹، مسند احمد جلد ۴ ص ۱۷۷، جلد ۶ ص ۴۰۵، دارمی جلد ۲ ص ۵۱، مسلم جلد ۱ ص ۴۰۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۳۴۶، صحیح ابن خزیمہ جلد ۴ ص ۳۶۰، درمنثور جلد ۱ ص ۵۰۸، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۸۲۔

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا فرمان عظیم ہے: ''ایک عمرہ سے لے کر دوسرے عمرہ تک جتنے گناہ ہوتے ہیں وہ سب عمرہ کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں۔'' ۴۲ (بہت بوڑھے' زندہ ماں باپ کی طرف سے یا وصال شدہ کے لئے بھی حج وعمرہ کیا جا سکتا ہے)۔

حضرت ابن رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے' عرض کیا' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) میرے والد صاحب بہت بوڑھے ہیں جو نہ تو حج وعمرہ کے لئے جانے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ ہی سوار ہونے کی تو (کریم آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے) فرمایا: ''اپنے باپ کی طرف سے حج و عمرہ کرو'' ۔ ۴۳

---

۴۲ بخاری جلد ۱ ص ۲۳۸، مسلم جلد ۱ ص ۴۳۶، ترمذی حدیث نمبر ۹۳۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۸، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۵۔ ۴۳ مسند احمد جلد ۱ ص ۲۴۴، دارمی جلد ۲ ص ۱۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۴ ص ۳۲۹، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱ ص ۲۳۱' مشکوٰۃ ص ۲۲۲' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۱۰' ترمذی حدیث نمبر ۹۳۰' نسائی حدیث نمبر ۲۶۲۱۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا حج وعمرہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے چار مرتبہ عمرہ شریف فرمایا۔ ہر مرتبہ ذی قعدہ کے مہینہ میں عمرہ شریف کیا، سوائے اُس عمرہ شریف کے جو آپ ﷺ نے حج مبارک کے ساتھ کیا تھا۔ (حج والا عمرہ ذوالحجہ میں کیا)۔

عمرہ کی نیّت:

دو رکعت نفل برائے عمرہ ادا کرنے کے بعد سلام پھیرتے ہی مرد حضرات سر کو ننگا کر دیں اور پھر عمرہ کی نیّت کریں۔ نیّت دِل کے اِرادے کا نام ہے، اپنے دل میں عمرہ کی نیّت کر لیں اور اگر زبان سے یہ اَلفاظ بھی اَدا کر لیں تو کوئی حرج نہیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْعُمْرَةَ ط فَیَسِّرْھَالِیْ وَ تَقَبَّلْھَا مِنِّیْ ط وَ اَعِنِّیْ عَلَیْھَا وَ بَارِکْ لِیْ فِیْھَا

نَوَيْتُ الْعُمْرَةَ وَاَحْرَمْتُ بِهَا لِلّٰهِ تَعَالٰی

"اے اللہ (جَلَّ جلالک) میں نے عمرہ کا اِرادہ کیا تُو اِسے میرے لئے آسان فرمادے اور مجھ سے اِسے قبول فرما۔ اِس کی اَدائیگی میں میری مدد فرما اور اِس کو میرے لئے بابرکت بنا۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک) میں نے تیرے لئے عمرہ کی نیّت سے اِحرام باندھا۔"

عمرہ کے فرائض:

(۱) عمرہ کی نیّت سے میقات کے باہر سے اِحرام باندھنا۔

(۲) تلبیہ کہنا۔

(۳) خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔

واجباتِ عمرہ:

(۱) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا۔

(۲) سر کے بال منڈوانا یا کترانا۔

جنایت:

اَحکامِ اِحرامِ حج وعمرہ کی قصداً یا سہواً خلاف ورزی کو جنایت کہتے ہیں۔اِس کی سزا کو جزا یا کفارہ کہتے ہیں۔حرم شریف کی گھاس یا درخت کاٹنا۔حرم شریف کے حیوانوں کو تکلیف دینا یعنی شکار کرنا۔جنایت دو قسم کی ہے۔(۱) غیر اِختیاری (۲) اِختیاری۔

اِحرام کی جنایت:

(۱) سلائی شدہ کپڑے پہننا' (۲) مردوں کا سر اور چہرہ چھپانا۔عورتوں کا منہ پر کپڑا لگانا۔بہرحال نامحرموں سے پردہ کرنے کے لئے کوئی طریقہ اِختیار کرنا چاہیے' (۳) ناخن کاٹنا' (۴) بال صاف کرنا' (۵) خوشبو اِستعمال کرنا' (۶) جماع کرنا' (۷) خشکی کے حیوان کا شکار کرنا' (۸) واجباتِ حج میں سے کوئی واجب ترک کرنا۔

غیر اِختیاری جنایَت:

بیماری، شدید گرمی یا سردی، زخم، پھوڑے اور جوئیں وغیرہ تکلیف دہ اور مشقت والے اَسباب ہیں۔ اِن کے علاوہ اور کوئی سبب عذر نہیں کہلاتا۔

اِختیاری جنایَت:

مذکور بالا کے علاوہ اور کسی سبب سے سرزَد ہونے والے جُرم کو اِختیاری جنایت کہتے ہیں۔ اِختیاری جنایت کی شریعت نے جو جزا مقرر کی ہے وہی اَدا کرنا واجب ہے۔

غیر اِختیاری جنایت میں اگر دَم واجب ہو تو شرعاً یہ آسانی اور سہولت ہے کہ چاہیں تو دَم دیں یا اُس کے بدلے میں چھ مسکینوں کو صدقۂ فطر کی مقدار کے برابر ہر ایک کو ایک ایک صدقہ دیں۔

دَم:

دَم سے مراد پوری ایک بکری یا ایک بھیڑ ہے جب کہ گائے یا

اُونٹ کا ساتواں حصہ' جو لازماً حدودِ حرم میں ذبح کر کے صدقہ کرنا ہے۔ ''اِس میں سے صدقہ کرنے والا اور غنی شخص نہ کھائے۔''

(بخاری جلد ا ص ۲۳۳)

(۱) حج و عمرہ کرنے والا بلا اِحرام' میقات سے گزر جائے اور واپس آنے کی بجائے حدودِ میقات سے آگے جا کر اِحرام باندھے یا مُحرِم کے کھانے پینے کی چیزوں اور مشروبات میں خوشبو غالب ہو تو دَم واجب ہو جاتا ہے۔

مُحرِم حلال پرندے کا گوشت کھا سکتا ہے:

''(حضرت) عبدالرحمان بن عثمان التیمی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' ہم (حضرت) طلحہ بن عبید اللہ (رضی اللہ عنہ) کے ساتھ تھے اور ہم اِحرام باندھے ہوئے تھے کہ اُن کے لئے پرندے لائے گئے اور حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) سو رہے تھے' ہم میں سے بعض نے وہ کھا لئے اور بعض نے اِحتیاط کی پھر جب حضرت طلحہ (رضی اللہ عنہ) جاگے تو آپ نے کھانے والوں کی

موافقت کی اور کہا ہم نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ پرندے کھائے''۔[۴۴]

حضرت جابر (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:

''شکار کا گوشت حلال ہے جب تک کہ تم نے اُسے شکار نہ کیا ہو یا تمہارے لئے شکار نہ کیا گیا ہو''۔

اِحرام اور اِس کے مسائل:

اِحرام وتحریم دونوں کے معنی' ہیں' حُرمت یا حرمت والی چیز میں داخل ہو جانا''۔ اِحرام باندھنے والے پر بعض حلال باتیں بھی حرام ہو جاتی ہیں۔

نماز کی پہلی تکبیر کو تکبیر تحریمہ اِسی لئے کہتے ہیں کہ تکبیر تحریمہ کہتے ہی مسلمان پر کھانا' پینا' بولنا' اِنسانی کلام وغیرہ حرام ہو جاتا ہے اور وہ حرمت والی چیز (نماز) میں داخل ہو جاتا ہے'

---

[۴۴] نسائی حدیث نمبر ۲۸۱۷' مشکوٰۃ ص ۲۳۷' مسلم حدیث نمبر ۶۵-۱۱۹۷۔

ایسے ہی حج وعمرہ کی نیت وتلبیہ کو اِحرام اِس لئے کہتے ہیں کہ حج و عمرہ کا اِحرام باندھتے ہی حاجی اور مُحرِم یا مُحرِمہ پر چند چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔

مُحرِم یا مُحرِمہ کیلئے جو چیزیں حرام ہیں:

کعبہ مکرمہ کو اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اہلِ ایمان کا قبلہ اور اَپنا محترم و مقدس بیت (گھر) قرار دیا ہے اِس کی حاضری اور عمرہ و حج کے کچھ لازمی آداب مقرر کیے ہیں۔ اُن میں سے ایک یہ ہے کہ حاضری دینے والے اپنے روزمرہ کے اور عام عادی لباس میں حاضر نہ ہو بلکہ اَیسے فقیرانہ لباس میں حاضری دیں جو مُردوں کے کفن سے مشابہت رکھتا ہو اور آخرت میں میدانِ حشر کی حاضری کی یاد دلاتا ہو۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زبانِ وحی ترجمان سے ملاحظہ فرمائیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) **مَا يَلْبَسُ مُحْرِمٌ** ؟[۴۵] مُحرِم کون سے کپڑے پہنے؟ فرمایا:

مُحرِم (حضرات) مندرجہ ذیل چیزیں نہ پہنیں۔

(۱) قمیص (۲) پگڑی (۳) پاجامہ (۴) ٹوپی (۵) موزے (۶) زعفران لگا ہوا کپڑا اور (۷) نہ ہی وَرس لگا ہوا (وَرس بھی ایک رنگ ہے)۔ زعفران اور وَرس سے رنگا ہوا کپڑا مرد وزن کوئی استعمال نہیں کرسکتا۔

ایک روایتِ مبارکہ میں ہے:

مُحرِمہ منہ پر نقاب نہ ڈالے اور دستانے نہ پہنے۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مُحرِمہ سر پر کپڑا ڈال سکتی ہے مگر منہ پر نقاب نہیں ڈال سکتی اگر منہ کو کپڑا لگنے کا اندیشہ ہو تو کوئی ایسا اِنتظام کرے

---

[۴۵] مسند احمد جلد ۳ ص ۵۴، صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۵۹۹، مسلم جلد ۱ ص ۳۷۲، مشکوٰۃ ص ۲۳۵، بخاری حدیث نمبر ۱۵۴۲، نسائی حدیث نمبر ۲۶۶۷، ترمذی حدیث نمبر ۸۳۳۔

کہ کپڑا منہ سے دُور رہے۔ نامحرموں سے منہ چھپانے کیلئے کوئی بھی طریقہ اپنایا جاسکتا ہے۔ پنکھے یا کسی اور چیز کی آڑ سے منہ کو چھپالینا چاہیے۔ یا پی کیپ پہن کر کپڑا اڈال لینا چاہئے تاکہ منہ چھپ جائے۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، ہم لوگ حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے ساتھ اِحرام باندھے ہوئے تھے جب قافلے ہم پر گزرتے تو ہم میں سے ہر ایک عورت اپنے سر سے چہرہ پر چادر ڈال لیتی اور جب وہ آگے بڑھ جاتے تو ہم منہ کھول لیتی تھیں۔ ۴۶

اِحرام باندھنے سے پہلے غُسل مسنون ہے:

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، اُنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دیکھا کہ

۴۶ مرآۃ جلد۴ص ۱۸۸، مشکوٰۃ ص ۲۳۶، ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۳۳، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۳۵، مسند احمد جلد۶ ص ۳۰، مرقاۃ جلد۵ص ۵۸۹۔

آپ ﷺ نے اِحرام کیلئے (سلے) کپڑے اُتارے اور غُسل (شریف) فرمایا۔[۴۷]

(اگرچہ وُضو بھی جائز ہے لیکن اِحرام باندھنے سے پہلے غُسل کرنا سُنّت ہے)۔

مسئلہ۱: اِحرام باندھنے سے پہلے غُسل کرتے ہوئے خوشبودار صابن اِستعمال کر سکتے ہیں۔ سر کو خوشبودار تیل لگا سکتے ہیں، لیکن خوشبو ایسی ہرگز نہ ہو جس کا وُجود مشک اور کستوری کی طرح باقی رہتا ہو۔

مسئلہ۲: اِحرام کی کوئی چادر اگر ناپاک ہو جائے تو وہ بدلی جا سکتی ہے۔ اِن چادروں کو اُتار کر بدلنے سے آدمی اِحرام سے باہر نہیں آتا۔

مسئلہ۳: اِحرام باندھنے سے قبل حجامت بنوانا، مونچھیں پست کروانا، ناخن کٹوانا، غیر ضروری بال صاف کرنا اور صابن خوب

---

۴۷ مشکوٰۃ ص ۲۲۳، ترمذی حدیث نمبر ۸۳۰، مرقاۃ جلد ۵ ص ۴۵۳۔

مل کر نہانا چاہیے۔

حج وعمرہ کے لئے اِحرام:

اِحرام کے معنی ہیں ''کسی چیز کو حرام کرنا''۔ جب کوئی مسلمان ''میقات'' سے یا اُس سے پہلے حج وعمرہ کی نیّت سے تلبیہ پڑھتا ہے تو اُس پر چند حلال چیزیں حرام ہو جاتی ہیں۔ اِس لئے اِس کو مجازاً اِحرام کہتے ہیں اور عام طور پر اُن چادروں کو بھی اِحرام کہا جاتا ہے جن کو حاجی یا معتمر حضرات اِحرام کی حالت میں اِستعمال کرتے ہیں۔ اِحرام باندھنے والے کو مُحرِم کہتے ہیں۔

مَردوں کے لئے:

سفید رنگ کی دو عدد چادریں جو سوتی کپڑے یا پاپلین یا کورے لٹھا سے بنائی جاتی ہیں جو پونے تین میٹر یا اڑھائی میٹر لمبائی اور سوا میٹر یا کم وبیش چوڑائی کی ہوتی ہیں یا تو لیے بغیر سلائی کے اِنہیں اِستعمال سے پہلے دھو لینا چاہیے۔ ایک تہہ بند کے طور پر

اِستعمال کرنے کے لئے اور دوسری اُوپر لینے کے لئے۔ جو حضرات تہہ بند باندھنے کے عادی نہ ہوں وہ چمڑے یا ریکسین کی پیٹی چادر کو باندھنے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں تا کہ چادر کھل نہ جائے۔ یہ پیٹی کرنسی اور دیگر کاغذات رکھنے کے بھی کام آتی ہے۔

خواتین کے لئے:

اُن کا اپنا سِلا ہوا لباس ہی اِحرام ہے۔ البتہ بالوں کو سمیٹنے کے لئے سفید یا سبز رومال' دوپٹہ یا چادر ضرور اِستعمال کریں تا کہ سر کا کوئی حصہ ننگا نہ ہو جائے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ بھی اِحتیاط رہے کہ چہرے کو کپڑا انہیں لگنا چاہئے۔ مگر نامحرم مردوں سے شرعی پردہ رکھیں اِس کے لئے جو مناسب تدبیر چاہیں' اِختیار کریں۔ ''عورتیں اِحرام کی حالت میں زیور' گلابی' کالا (سبز اور کسی بھی رنگ کا) کپڑا اور موزے (وغیرہ) پہن سکتی ہیں''۔

(بخاری جلد ا ص ۲۰۹)

اِحرام کی جائز باتیں:

(۱) انگرکھا کرتہ (چغہ) لپیٹ کر اُوپر سے اِس طرح ڈال لینا کہ سر اور منہ نہ چھپے (۲) پٹی باندھنا (۳) بغیر میل چھڑائے نہانا (۴) پانی میں غوطہ لگانا (۵) کپڑے دھونا (۶) مسواک کرنا (۷) کسی چیز کے سائے میں بیٹھنا یا چھتری لگانا (۸) چار ماشے کی ایک نگ والی انگوٹھی پہننا (۹) ٹوٹے ہوئے ناخن کو جدا کرنا (۱۰) سر یا بدن پر اِس طرح کھجلی کرنا کہ کوئی بال نہ ٹوٹے (۱۱) اِحرام سے پہلے جو خوشبو لگائی ہو اُس کا لگا رہنا (۱۲) سر یا ناک پر اپنا یا دوسرے کا ہاتھ رکھنا (۱۳) کپڑے سے کان چھپانا (۱۴) ٹھوڑی کے نیچے ڈاڑھی شریف پر کپڑا آنا (۱۵) آئینہ دیکھنا۔ (اِن مسائل میں مرد و عورت برابر ہیں)

(۱۶)۔ اِحرام کی حالت میں اپنے سر یا بدن یا اپنے جسم کے کپڑوں سے جوں مارنا یا جدا کر کے پھینک دینا منع ہے۔ لیکن

موذی جانور کا مارنا جائز ہے مثلاً سانپ، بچھو، کھٹمل، پسو، بھڑ وغیرہ۔

اِحرام کی حالت میں حرام وممنوع کام:

(۱) مَردوں کو سلا ہوا کپڑا پہننا۔ (۲) سر یا منہ کو کسی کپڑے سے ڈھانپنا۔ (۳) بدن یا کپڑوں کو خوشبو لگانا۔ (۴) کوئی خوشبودار چیز کھانا جیسے زعفران، لونگ، الائچی، خوشبو والا پان وغیرہ (۵) خوشبودار چیز اپنے پاس رکھنا، صابن اِستعمال کرنا۔ (۶) بالوں یا جسم وغیرہ کو تیل لگانا۔ (۷) وسمہ یا مہندی وغیرہ کا خضاب لگانا۔ (۸) اپنا یا دوسرے کا ناخن کاٹنا، بدن کے کسی حصّے کے بال توڑنا یا اُکھاڑنا۔ (۹) شکار کرنا یا شکاری کی مدد کرنا۔ (۱۰) ٹڈی مارنا، اپنے جسم یا کپڑے کی جوئیں مارنا، جوئیں مارنے کی غرض سے سر یا ڈاڑھی شریف کو کسی دوائی یا خوشبودار صابن سے دھونا۔ (۱۱) بیوی سے جماع اور بوس وکنار کرنا۔ جماع وشہوت والی باتیں کرنا بھی ممنوع ہیں۔ (۱۲) کسی

سے دنیاوی جھگڑا کرنا۔(۱۳) عمامہ شریف باندھنا' مرد کے لئے دستانے' جرابیں یا موزے پہننا۔(۱۴) کسی کا سر مونڈنا اگرچہ اُس کا اِحرام نہ ہو۔

اِحرام کے مکروہات:

(۱) بدن کا میل چھڑانا' (۲) بال یا جسم صابن وغیرہ یا خوشبو کی چیز سے دھونا' (۳) کنگھی کرنا' (۴) سر کے بال اِس طرح کھجلانا کہ جوں کے گرنے کا اَندیشہ ہو' (۵) خوشبو کی دھونی دیا ہوا کپڑا کہ اَبھی خوشبو دے رہا ہو پہننا اور اَوڑھنا' (۶) قصداً خوشبو رکھنا۔ اگرچہ خوشبودار پھل یا پتہ ہو' جیسے لیموں' نارنگی' پودینہ' عطر دانہ وغیرہ (۷) عطر فروش کی دکان پر اِس غرض سے بیٹھنا کہ دماغ معطّر ہو' (۸) غلافِ کعبہ کے اَندر اِس طرح داخل ہونا کہ غلافِ شریف سر یا منہ سے لگے' (۹) ناک یا منہ کا کوئی حصّہ کپڑے سے چھپانا' (۱۰) بے سِلا کپڑا رفو کیا یا پیوند لگا پہننا'

(۱۱) تکیہ پر سر رکھ کر اُوندھا لیٹنا' (۱۲) چادر اَوڑھ کر اُس کے آنچلوں کو گرہ دے دینا' (۱۳) تہبند کے دونوں کناروں کو گرہ دینا' (۱۴) اِحرام کی حالت میں پھولوں کا ہار ڈالنا۔

نوٹ: جو باتیں اِحرام میں ناجائز ہیں وہ اگر کسی عذر سے یا بھول کر ہوں تو گناہ نہیں مگر جو جرمانہ مقرر ہے وہ دینا آئے گا۔ اگرچہ بے مقصد ہوں یا سہواً یا جبراً یا سوتے میں ہوں۔

مسائل:

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں اگر اِحتلام ہو جائے تو اِس سے اِحرام میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کپڑا دھو لے اور شرعی طریقہ پر غُسل کرے۔ اگر چادر بدلنے کی ضرورت ہو تو دوسری چادر اِستعمال کرے۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں جوتا یا سلیپر اَیسا ہے کہ پاؤں کے اُوپر والی اُٹھی ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لیتا ہے تو اُس کا پہننا ناجائز ہے۔

مسئلہ: ایسا جوتا پہننا جو پاؤں کی اُبھری ہوئی ہڈی کو ڈھانپ لے اُسے ایک دن ایک رات پہننے سے دَم واجب ہو جائے گا اِس سے کم عرصہ میں صدقہ یعنی دو کلو گیہوں اور اگر ایک گھنٹہ سے کم پہنا تو ایک مٹھی گندم صدقہ کرے۔

خصوصی توجہ! باوثوق ذرائع اور تجربے سے معلوم ہوا ہے کہ بعض ہوائی جہاز والے عازمین حج کو ہاتھ منہ پونچھ کر تروتازہ ہونے کے لئے خوشبودار ٹشو پیپر دیتے ہیں اور لوگ لاعلمی میں اُس سے ہاتھ منہ پونچھ لیتے ہیں۔ خیال رہے کہ اِحرام کی حالت میں اِس طرح کے خوشبودار کپڑے اور ٹشو پیپر سے اگر پورا منہ یا ہاتھ پونچھا جائے تو دَم لازم ہو جائے گا۔

نوٹ: اِحرام کی نیت کے بعد اِحرام کھلنے تک سر ڈھانپ کر نماز پڑھنا منع ہے۔ بعض لوگ حالتِ اِحرام کی نمازوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں حالانکہ اِن بے چاروں کو علم نہیں کہ یہ صرف اِحرام کی حالت کے لئے ہے نہ کہ

ہر نماز کے لئے۔

تلبیہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِحرام باندھنے کے بعد ذُوالْحُلَیْفَہْ (بئر علی) میں دو رکعت نفل پڑھے پھر تلبیہ پڑھا۔ ۴۸

اَلفاظِ تلبیہ یہ ہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں' میں نے رسول اللہ ﷺ کو (ذیل میں لکھے ہوئے کلمات کے ساتھ) تلبیہ پڑھتے ہوئے سنا:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَ

۴۸ مسلم جلد ۱ ص ۳۷۶، مشکوٰۃ ص ۲۲۳، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۳۰، دارمی جلد ۲ ص ۷۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۲ ص ۳۸، مسند احمد جلد ۲ ص ۲۹، بخاری جلد ۱ ص ۲۰۵۔

اَلْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ [۴۹]

''حاضر ہوں اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) میں حاضر ہوں، حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، حاضر ہوں، یقیناً حمد و نعمت تیری ہے اور ملک تیرا ہے تیرا کوئی شریک نہیں''۔

بعد ازیں جب آپ ﷺ اُونٹنی مبارک پر سوار ہوئے اور اپنا نورانی پاؤں مبارک رِکاب (شریف) میں داخل فرمایا اور آپ ﷺ کی اُونٹنی مبارک آپ ﷺ کو لے کر سیدھی ہوئی (یعنی اُٹھی) تو آپ ﷺ نے ذوالحلیفہ (جو مدینہ شریف والوں کے لئے میقات ہے) کی مسجد کے پاس سے با آواز بلند تلبیہ کہا۔ [۵۰]

تلبیہ با آواز بلند:

حضرت خلاد بن سائب (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے، وہ

---

۴۹ بخاری جلد ۱ ص ۲۱۶، مشکوٰۃ ص ۲۲۳، مسند احمد جلد ۱ ص ۲۶۷، دار قطنی جلد ۲ ص ۲۲۵، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۲۹، موطاء امام مالک ص ۳۳۹، در منثور جلد ۱ ص ۲۱۹۔

۵۰ بخاری جلد ۱ ص ۲۰۹۔

اپنے والد سے بیان کرتے ہیں' کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا'' میرے پاس (حضرت) جبرائیلِ (امین علیہ السلام) آئے۔ مجھے اللہ (عزوجل) کا حکم پہنچایا کہ میں اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم دوں کہ وہ تلبیہ اُونچی آواز سے پڑھیں''۔ (بخاری جلد ا ص ۲۰۹)

حدیث شریف میں اَصحاب سے مراد ساری اُمت کے مرد ہیں۔ عورتوں کو اونچی آواز سے تلبیہ کہنا منع ہے۔ وہ اتنی پست آواز سے کہیں کہ صرف خود ہی اپنی آواز سُن سکیں اور مرد بھی اِتنی اُونچی آواز نہ کریں کہ مشقت میں پڑ جائیں وہ بھی درمیانی اُونچی آواز سے کہیں۔ یہ بلند آواز سُنّت ہے جس کا ثواب زیادہ ہے اگر پست آواز سے کہیں گے تو گنہگار نہیں البتہ ثواب کم ہو جائے گا۔

(مرآۃ جلد ۴ ص ۱۰۵)

مسئلہ: ہر نئے حالات پیش آنے پر تلبیہ کہنا مستحب ہے۔ مثلاً جب سوار ہو' سواری سے اُترے' سواری کا رُخ موڑے' اُونچی جگہ پر چڑھے' اُونچی جگہ سے اُترے' نشیب میں آئے۔ فجر طلوع

ہو سوتے ہوئے آنکھ کھلے۔ اسی طرح فرض ونوافل نمازوں کے بعد، کسی سے ملاقات کے وقت، ان تمام مواقع پر تلبیہ کہنا چاہئے، جتنا زیادہ کہے افضل ہے۔

مسئلہ: بلندی یا اونچائی پر چڑھتے وقت تلبیہ کے ساتھ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَرُ) ملانا مستحب ہے۔ نشیبی جگہ پر اترتے وقت تلبیہ کے ساتھ تسبیح (سُبْحَانَ اللّٰہِ) ملانا مستحب ہے۔

مسئلہ: اگر چند آدمی ساتھ ہوں تو کوئی ایک دوسرے کے تلبیہ پر تلبیہ نہ کہے۔ اس سے دل منتشر اور پریشان ہو جاتے ہیں۔ ہر شخص اپنے طور پر تلبیہ پڑھے یعنی جماعتی طور پر کسی دوسرے شخص کی آواز پر آواز ملائے بغیر ہر شخص اکیلا اپنی آواز سے تلبیہ کہے کہ سُنّت یہی ہے۔ لیکن یہ رواج ہو گیا ہے کہ ایک آدمی تلبیہ کہتا ہے اور بہت سارے لوگ اُس کی تکرار کرتے ہیں، چونکہ مسلم اُمّہ کی اکثریت اس میں مبتلا ہے لہذا اس پر نکیر اور تکرار نہ کیا جائے، فساد کا اندیشہ ہے اس لئے کسی پر نکتہ چینی نہ کی جائے۔

پتھر، درخت، ڈھیلے تلبیہ کہتے ہیں:

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب کوئی مسلمان تلبیہ کہتا ہے تو اِنتہائے زمین تک دائیں بائیں کے تمام پتھر، درخت اور ڈھیلے وغیرہ تلبیہ کہتے ہیں۔ ۵۱

مسئلہ: اِحرام کے دو نفل پڑھنے کے بعد ایک دفعہ تلبیہ پڑھنا فرض ہے اور ایک سے زائد مرتبہ پڑھنا یعنی تین مرتبہ تکرار کرنا سُنّت ہے۔ خیال رہے تلبیہ زبان سے کہنا شرط ہے۔ پس اگر دل میں کہا اور زبان سے نہیں تو تلبیہ اَدا نہ ہوگا۔

مسئلہ: اِس بات کا خاص طور پر خیال رہے کہ نیّت اور تلبیہ کے بغیر اِحرام نہیں ہوتا۔

مسئلہ: تلبیہ پڑھنے کے بعد نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود شریف پڑھیں اور دُعا کریں۔

---

۵۱ مشکوٰۃ ص ۲۲۳، مرآۃ جلد ۴ ص ۱۰۶، ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۲۱۔

حضرت عمارہ بن خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد (حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ) سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب تلبیہ سے فارغ ہوتے تو (تعلیم اُمت کے لئے): سَأَلَ اللهَ رِضْوَانَهُ وَالْجَنَّةَ وَاسْتَفَاذَ بِرَحْمَتِهِ مِنَ النَّارِ ۵۲ "اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے اُس کی رضا اور جنت مانگتے اور اُس کی رحمت کے وسیلہ سے آگ سے پناہ مانگتے"۔ دُعائیہ کلمات کے طور پر اِس طرح پڑھ سکتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ غَضَبِکَ وَالنَّارِ "اے اللہ (جل جلالک) میں تجھ سے تیری رضا مندی اور جنت مانگتا ہوں اور تیری ناراضگی سے اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں"۔ مستحب ہے کہ دُرود شریف اور دُعا کو آہستہ پڑھا جائے۔ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ کے

---

۵۲ مشکوٰۃ ص ۲۲۳، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۳۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۴۶، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۲۴، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۹۹، دار قطنی جلد ۲ ص ۲۳۸، در منثور جلد ۱ ص ۲۱۹۔

الفاظ ادا فرمانے کے بعد دُعا آہستہ آواز سے فرماتے تھے۔ اِسی لئے علماء فرماتے ہیں حج وعمرہ کرنے والے خوش نصیب حضرات تلبیہ کہہ کر آہستہ آواز سے دُرود شریف پڑھیں پھر دُعائیں کریں اور ہر بار تین مرتبہ تلبیہ کہیں اور مسلسل کہیں۔ درمیان میں کوئی دنیاوی بات نہ ہو۔ بلکہ تلبیہ کہنے والوں کو سلام بھی نہ کہیں کہ یہ مکروہ ہے۔ (مرآۃ جلد۴ص۱۰۷)

مسئلہ: اگر کسی نے تلبیہ کہنے والے کو سلام کیا تو تلبیہ کہنے کے بعد جواب دے۔

مسئلہ: گونگا شخص منہ سے تلبیہ نہیں کہہ سکتا اِس لئے اُسے چاہئے تلبیہ کے اَلفاظ دِل میں پڑھے اور ہونٹوں کو جنبش دے۔

مسئلہ: اِحرام کے لئے نیّت شرط ہے۔ اگر بغیر نیّت لبیک کہا اِحرام نہ ہوا۔ یونہی تنہا نیّت بھی کافی نہیں جب تک لبیک نہ کہے۔

مسئلہ: اِحرام باندھنے سے پہلے مسواک کریں اور وضو کریں اور اگر نہا سکیں تو وُضو ہی کافی ہے۔

مسئلہ: بچے بھی نہائیں اور سبھی مرد وعورت اور بچے باطہارت اِحرام باندھیں۔

مسئلہ: مرد چاہیں تو سر منڈوالیں اِس طرح اِحرام کی حالت میں بالوں کی حفاظت سے نجات ملے گی۔

مسئلہ: اِحرام باندھا تو اُس کے سلے ہوئے کپڑے اُتار لیں۔ چادر اور تہبند باندھیں اور اُن تمام باتوں سے بچیں جو مُحرِم کے لئے ناجائز ہیں۔

مسئلہ: مرد سلے کپڑے اور موزے اُتار دیں۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں اپنا یا کسی دوسرے کا ہاتھ کپڑے کے بغیر اپنے سر یا ناک پر رکھنا' اپنے سر پر دیگ' لگن' چارپائی یا خوانچہ وغیرہ اُٹھانا جائز ہے۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں خوشبودار منجن' ٹوتھ پیسٹ اور پاؤڈر اِستعمال نہ کریں۔ حدیث شریف میں ہے کامل حاجی وہ ہے جس کے بال بکھرے ہوں اور بدن اور کپڑے میلے ہوں۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں خوشبودار صابن کے ایک بار اِستعمال سے صدقہ اور بار بار اِستعمال سے دَم واجب ہو جاتا ہے۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں کپڑے وغیرہ سے منہ پونچھنا جائز نہیں ہے کہ چہرے کو کپڑا لگتا ہے ہاتھ سے چہرہ پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ مرد کو سر اور چہرہ کے علاوہ اور عورت کو صرف چہرہ کے علاوہ جسم کے باقی حصوں کو کپڑوں سے پونچھنا جائز ہے۔

مسئلہ: اِحرام کی حالت میں خشکی کے جانور کا شکار کرنا منع ہے۔ لیکن مرغی، بکری، گائے، اُونٹ، اِحرام کی حالت میں حرم اور غیر حرم میں ذبح کر سکتے ہیں اور اُن کا گوشت بھی کھا سکتے ہیں۔

کیا اِحرام والا اِحرام کے اُوپر چادر اَوڑھ سکتا ہے؟

فضیلۃ شیخ، مفتی اِسلام حضرت اِمام احمد رضا خاں قادری رحمہ اللہ تعالیٰ سے ایک شخص محمد عمر نے پٹنہ عظیم آباد برصغیر پاک و ہند سے ۱۳ رمضان المبارک ۱۳۲۱ھ میں سوال کیا۔

سوال: ایک شخص عازمِ بیت اللہ شریف ہے اور اُس کو ایک عارضہ یہ ہے کہ قضائے حاجت کے بعد قطرات سرخ ایک گھنٹہ سے زائد برابر آیا کرتے ہیں۔ جب قطرات بند ہوں تب استنجا کر کے کپڑا پہنتا ہے تو ایسا شخص بغیر لنگوٹ نہیں رہ سکتا۔ اِحرام کیونکر باندھے۔ کیونکہ اِحرام کا کپڑا تو روز ناپاک ہوا کرے گا اور سببِ پیری اور بیماری کے غُسل سے بھی مجبور ہے تو کیا غُسل کے بدلے میں صرف تیمّم کر لے؟ موسم سرما میں چادرِ اِحرام کے علاوہ کوئی کمبل وغیرہ اُوپر سے اَوڑھ سکتا ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو سردی سے بچنے اور محفوظ رہنے کی کیا صورت ہے؟

جواب: اِحرام میں لنگوٹ باندھنا مطلقاً جائز ہے۔ جبکہ سلا ہوا نہ ہو کہ سلے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت ہے یا سر اور منہ چھپانے سے اور اَن سلے لنگوٹ میں دونوں باتیں نہیں اور ایسی ضرورتِ شدیدہ کی حالت میں اگر لنگوٹ ناجائز بھی ہوتا تو

اجازت دی جاتی ہے۔ اُمّ المؤمنین (حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا) نے سفرِ حج میں اپنے حاملانِ محمل کریم (یعنی کجاوہ اُٹھانے والوں) کو ایک ضرورتِ خاصہ کے سبب تہہ بند کے نیچے جانگیا پہننے کی اجازت دی۔ (کمافی صحیح البخاری)

کمبل یا بانات (ایک قسم کا اُونی دبیز اور گرم کپڑا جو ہر رنگ کا ہوتا ہے) یا اُونی چادر وغیرہ بے سلے کپڑے اگرچہ دو چار ہوں اَوڑھنے کی اجازت ہے۔ بلکہ سوتے وقت اُوپر سے روئی کا اَنگرکھا (ایک قسم کی مردانہ پوشاک جو خاص برصغیر کی ایجاد ہے) چغہ لبادہ چہرہ چھوڑ کر بدن پر ڈال لینا یا نیچے بچھا لینا بھی ممنوع نہیں بلکہ بیداری میں بھی اُنہیں کندھوں پر ڈال سکتا ہے۔ جبکہ آستین میں ہاتھ نہ ڈالے نہ بند باندھے اور نہ ہی اور کسی ذریعے سے بندش کرے۔ بایں ہمہ (یعنی اِن سب باتوں کے ساتھ) ضعیف کمزور کو ایک تدبیر اور ملحوظ رہے تو اَنسب (یعنی

زیادہ مناسب) ہے، تمتع کرے کہ تنہا حج کرنے سے افضل بھی ہے اور اِحرام کی مدت بھی کم ہوگی یعنی محاذات "یلملم" سے کہ سمندر میں عدن سے آگے آئے گی (اور آج کل پاکستان سے لوگ ہوائی جہاز کے ذریعے ہی جاتے ہیں تو ہوائی جہاز میں داخل ہونے سے پہلے ائیر پورٹ پر ہی عمرے کا اِحرام باندھیں۔ مکہ مکرمہ پہنچتے ہی طواف وسعی سے عمرہ بجالا کر اِحرام کھول دیں۔ اب بلا تکلف ۸ ذی الحجہ تک بلا اِحرام مکہ مکرمہ میں قیام کرسکتا ہے، جو چاہے پہنے، اوڑھے، سر پر عمامہ باندھے۔ ۸ ذی الحجہ کو پھر حج کا اِحرام باندھے۔ منیٰ جائے، عرفات اور مزدلفہ سے پلٹ کر دسویں تاریخ جب پھر منیٰ آئے گا اور جمرۂ عقبہ کی رَمی کر کے قربانی جو اِس پر بوجہ تمتع واجب تھی، بجالائے۔ اِس کے بعد سر منڈوائے یا بال کتروائے، اِس کے بعد اِحرام کھول دے۔ (مگر حاجی کو اپنی بیوی اُس وقت تک حلال نہ ہوگی جب تک کہ طوافِ

زیارت نہ کرے) جو کچھ اِحرام نے حرام کیا تھا (اِحرام کھلنے کے بعد) سب حلال ہوگیا تو یہ اِحرام پورے تین دن بھی نہ رہا۔ جنابت سے طہارت کے لئے تو آپ ہی تیمّم کرے گا جبکہ نہانے پر قادر نہ ہو اور اِحرام کے وقت جو غُسل مسنون ہے اُس پر قدرت نہ ہو تو اُس کے عوض تیمّم مشروع نہیں کہ وہ غُسل نظافت (یعنی پاکیزگی یا صفائی) کے لئے ہے نہ کہ طہارت کے لئے کہ طہارت تو حاصل ہے اور تیمّم سے طہارت ہوتی ہے نہ کہ نظافت بلکہ بدن پر (مٹی کا) غبار لگنا خلافِ نظافت ہے تو ایسا شخص اُس غُسل کے عوض کچھ نہ کرے۔

(فتاوٰی رضویہ شریف جلد ۴ ص ۶۶۶۔۶۶۷، چھاپہ سنی دارالاشاعت علویہ رضویہ ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد)

عورتوں کے لئے اَحکام:

(۱) عورتیں اِحرام باندھنے سے قبل ناخن کاٹیں، غیر

ضروری بال صاف کریں۔

(۲) حیض ونفاس کی حالت میں بھی اِحرام باندھنے کے لئے غُسل کریں۔ اگر غُسل نقصان کرے تو وُضو کر کے قبلہ رو بیٹھ کر نیّت کر کے تلبیہ پڑھیں۔ اِحرام کے لئے نماز نہ پڑھیں۔ اِحرام باندھنے کے بعد اگر عورت ایّام سے ہو جائے تو اِحرام ختم نہیں ہوتا' اِحرام قائم رہتا ہے۔ اِحرام سے اُسی وقت نکلے گی جب سارے ارکانِ عمرہ ادا کر کے مقرر حد تک بال کٹوا لے۔

(۳) خواتین اِحرام کی حالت میں وُضو کرتے وقت اپنے سر کے رومال کو سر سے پیچھے سرکا کر سر کے چوتھائی حصہ کو ننگا کر کے مسح کریں اگر رومال کے اُوپر سے مسح کریں گی تو وضو نہ ہوگا۔

(۴) عورتیں غُسل سے قبل نیل پالش اُتار لیں۔

(۵) عورتیں اِحرام کے وقت سر پر کپڑا باندھ لیتی ہیں اور اُس کو عورتوں کا اِحرام مشہور کر رکھا ہے' یہ غلط ہے۔ اصل میں یہ

سر کے بالوں کی حفاظت کے لئے باندھا جاتا ہے تاکہ سر کی اَوڑھنی کے سرکنے سے بال نہ ٹوٹیں۔

(۶) پاکی کے غُسل کے لئے سر سے رومال اُتار کر غُسل کریں اور بالوں کو پورے طور پر دھوئیں تاکہ جڑوں میں بھی پانی پہنچ جائے اور تمام بدن کو دھوئیں لیکن خوشبو والا صابن اِستعمال نہ کریں۔

(۷) طواف کے اِختتام پر اگر مقامِ ابراہیم پر مَردوں کی کثرت ہو تو دو رکعت واجب الطّواف وہاں نہ پڑھیں بلکہ مردوں کے ہجوم سے الگ حرم میں کسی دوسری جگہ پڑھیں۔

(۸) اگر عمرہ کا اِحرام باندھنے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے تو حائضہ عورت مکہ مکرمہ پہنچ کر اپنی رہائش گاہ میں قیام کرے مسجد حرام میں نہ جائے۔(ایسے ہی اِن ایّامِ خاص کی حالت میں مسجد نبوی شریف میں یا کسی بھی مسجد میں نہ جائے)

اِس عرصہ میں تلبیہ، تکبیر، تہلیل اور تسبیحات پڑھتی رہے جب ایامِ خاص سے فارغ ہو جائے تو غسل کرے اور باوضو حرم شریف جا کر عمرہ کے اَفعال اَدا کرے۔

(۹) اگر طواف کے دوران حیض سے ہو جائے تو طواف بند کر دے اور مسجد سے باہر آ جائے اور چونکہ سعی، طواف کے تابع ہے اِس لئے سعی بھی نہ کرے۔

(۱۰) اِحرام کی حالت میں سر چھپانا، سر پر بستر یا بقچہ اُٹھانا۔ غلافِ کعبہ کے اندر یوں داخل ہونا کے سر پر رہے منہ پر نہ آئے۔ دستانے، موزے، سلے کپڑے پہننا جائز ہے۔

(۱۱) اگر اِحرام کی حالت میں شلوار ناپاک ہو جائے تو دوسری شلوار پہنیں۔

(نوٹ) حیض اور نفاس والی عورتیں غُسل کر کے حج اور عمرہ کے لئے اِحرام باندھیں۔ وہ طوافِ خانہ کعبہ اور صفا و مروہ

کی سعی نہ کریں اور نہ ہی نمازیں پڑھیں البتہ اَفعالِ حج پورے کریں یعنی منیٰ، میدانِ عرفات اور مزدلفہ جائیں، قربانی کریں، شیطان کو کنکریاں ماریں۔ (موطا امام مالک ص ۲۵۲)۔

اِحرام باندھنے کے بعد دو نفل پڑھنا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ (اِحرام باندھنے کے) بعد میں دو رکعت نفل پڑھتے تھے"۔ ۵۳

اِحرام کے لئے جو دو نفل پڑھے جاتے ہیں۔ اُن کی پہلی رکعت میں قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ ○ اور دوسری رکعت میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ ○ پڑھیں۔ نیز اِحرام کے دو نفل سر ڈھانپ کر پڑھیں۔ اِس لئے کہ ابھی اِحرام کی پابندیاں شروع نہیں ہوئیں (حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ غسل اور

---

۵۳ بخاری جلد ۱ ص ۲۱۲، مشکوٰۃ ص ۲۲۳، مرآۃ ۴ ص ۱۹۵، مسلم جلد ۱ ص ۳۷۴، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۳۰۔

تبدیلیٔ لباس غالباً آستانہ عالیہ مقدسہ مبارکہ میں ہی فرمالیتے تھے۔) نفل پڑھ کر مردوں کے لئے سر ننگا کر دینا لازمی ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ سر ننگا کرنا صرف اِحرام کے اَحکام میں ہے۔ عام حالت میں نہ تو ننگے سر پھرنا چاہیے اور نہ ہی ننگے سر نماز پڑھنی چاہیے۔[۵۴]

اِحرام کی حالت وکیفیت اپنانے اور اِختیار کرنے کے حکم وتعلیم کا مقصد ومدّعا یہ ہے کہ تمام عالم اِسلام امیر وغریب کے اِمتیازات مٹا کر خدائے وحدہٗ لا شریک جَلَّ جلالہ اور حضور خاتم النبیین ﷺ کی خوشنودی کے لئے ایک ہی رنگ ڈھنگ میں رنگے جائیں تاکہ نہ کسی کو اَمیری کا گھمنڈ آئے اور نہ ہی کسی کو غربت کا اِحساس ہو اور سبھی ایک جیسے ہوں۔

---

۵۴ اس سلسلہ میں تفصیل جاننے کے لئے مدیر اعلیٰ ''ماہنامہ سیدھا راستہ'' کی کتاب ''مجھے نماز سے پیار ہے'' کا مطالعہ فرمائیں۔ ملنے کا پتا: جامع مسجد نگینہ A-977، بلاک B-III، گجر پورہ (چائنہ) سکیم لاہور۔

مسجدِ حرام میں داخل ہونا

مسجدِ حرام میں داخل ہوتے وقت دایاں قدم رکھنے کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ ذُنُوْبِىْ وَافْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

"اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع اور دُرود و سلام ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اے میرے اللہ (عزوجل) میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے"۔

کعبۃ اللہ پر پہلی نظر:

حرم شریف میں باب السلام یا باب الفتح یا کسی بھی باب سے داخل ہوں تو نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ کعبۃ اللہ کی عظمت و جلالت کا دھیان کرتے اور لبیک کہتے ہوئے داخل ہوں، تو جونہی کعبۃ اللہ پر نظر پڑے وہیں رُک جائیں اور اپنی

نظریں جمادیں اور دُرود شریف پڑھتے ہوئے آنکھ جھپکے بغیر اپنے لئے مستجاب الدعوات ہونے کی دُعا کریں۔ (یعنی یہ دُعا کریں کہ یا اللہ جل جلالہ میں تیری جناب میں جو دُعا کیا کروں تو اُسے درجۂ قبولیت عطا فرما دیا کر۔) یہ مقبولیت کی گھڑی ہوتی ہے۔ جو کچھ مانگنا ہے اپنے مہربان پروردگار سے اپنے پیارے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے مانگئے۔ دُعا سے فارغ ہونے کے بعد خانہ کعبہ کی طرف بڑھیں۔ مقامِ ابراہیم کے سامنے بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے۔ بیت اللہ شریف کے دروازے کے بائیں جانب بیت اللہ شریف کا جو کونہ ہے وہاں حجرِ اَسود نصب ہے۔ جسے بوسہ دے کر یا چھو کر یا دُور سے اِستلام کر کے طواف کا ہر چکر شروع کیا جاتا ہے۔ یہاں پہنچ کر لبیک آخری مرتبہ کہہ کر ختم کر دیں۔ حجرِ اَسود کے سامنے اِس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حجرِ اَسود دائیں جانب ہو جائے پھر طواف کی نیت کریں۔ اِس کے بعد حجرِ اَسود کے سامنے ہو کر پہلے تکبیر بعد میں اِستلام کر کے طواف شروع کریں۔

اِستلامِ حجرِ اَسود کا طریقہ اور حجرِ اَسود کے فضائل

مسجدِ حرام میں خانہ کعبہ کو دیکھنے کے بعد جب دُعائیں کریں اور دُعاؤں سے فارغ ہونے کے بعد حجرِ اَسود کی طرف چلیں تو حجرِ اَسود کو چومنے کا جو طریقہ بھی نصیب ہو وہ اِختیار کریں۔

حجرِ اَسود چومنے کے طریقے:

حجرِ اَسود چومنے کے چار طریقے ہیں:

(۱) حجرِ اَسود کو ہونٹوں سے چومنا۔

(۲) اُسے ہاتھ سے چھو کر ہاتھ چومنا۔

(۳) چھڑی لگا کر چھڑی کو چوم لینا۔

(۴) حجرِ اَسود کی طرف دونوں ہاتھوں سے اِستلام کرنا۔

حجرِ اَسود:

اِمام بخاری رحمہ اللہ تعالیٰ نے بخاری شریف کی ''کتاب المناسک'' میں باب باندھا ہے ''بَابٌ مَاذُکِرَ فِی الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ'' باب حجرِ اَسود کا بیان۔ a

a حجرِ اَسود کعبۃ اللہ کا رکن ہے۔ بیت اللہ شریف کے مشرقی کونے میں ہے۔ اِس کو رُکنِ اَسود کہا جاتا ہے۔ وہ زمین سے قدِ آدم کے برابر اونچائی پر ہے۔

حجرِ اَسود سے چمٹنا:

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حجرِ اَسود کو بوسہ دیا اور (حجرِ اَسود سے خطاب کرتے ہوئے) فرمایا: میں نے (حضرت) ابوالقاسم (حضور نبی کریم رؤف ورحیم) صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا'' ۵۵

۵۵ نسائی جلد۲ ص۳۲۔

اِستلام رُکنِ یمانی اور رُکنِ اَسود:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''ہم نے رُکنِ یمانی اور رُکنِ اَسود کا اِستلام سہولت یا دشواری میں کبھی نہ چھوڑا' جب سے میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اُنہیں اِستلام کرتے دیکھا'' ۔۵۶

رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجرِ اَسود کو ہونٹ مبارک لگا کر چوما جبکہ رُکنِ یمانی کو دایاں ہاتھ لگانا ثابت ہے۔ البتہ حضرت اِمام بیہقی رحمہ اللہ تعالیٰ اور حضرت اِمام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے بسند صحیح ہونٹ لگا کر بوسہ دینے کی روایت بھی نقل کی ہے۔ بہر حال چومنے میں اِختلاف ہے۔ اِنہی سے دوسری روایت میں اِس طرح ہے' حضرت نافع علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا: ''وہ حجرِ اَسود کو ہاتھ لگا کر اِستلام کرتے تھے پھر اپنے ہاتھ کو چوم لیتے

۵۶ مشکوٰۃ ص ۲۲۸' مسلم حدیث نمبر ۱۲۶۸ نسائی جلد ۲ ص ۳۸' بخاری حدیث نمبر ۱۶۰۶

تھے اور فرمایا: جب سے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کرتے دیکھا' تب سے کبھی نہ چھوڑا''۔ ۵۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دو گوشوں (یمانیوں) کے سوا کسی اور چیز کو چومتے نہ دیکھا''۔ ۵۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اُونٹ پر طواف کیا اور رُکنِ اَسود کو چھڑی سے چومتے تھے''۔ ۵۹

حجرِ اَسود کو چومنے کے لئے کوشش کرنا:

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما دو رکنوں (رکن اَسود

---

۵۷ مشکوٰۃ ص ۲۲۸' نسائی جلد ۲ ص ۳۸' مسلم حدیث نمبر ۱۲۶۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۷۶۔ ۵۸ بخاری جلد ۱ ص ۲۱۸' مشکوٰۃ ص ۲۲۷' مرآۃ جلد ۶ ص ۱۲۹' نسائی جلد ۲ ص ۳۸' ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۴۔ ۵۹ شرح السنۃ جلد ۶ ص ۱۷' مشکوٰۃ ص ۲۲۷' بخاری جلد ۱ ص ۲۱۸' مسلم حدیث نمبر (۲۳۶-۱۲۷۲)' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۴۸۔

اور رُکنِ یمانی) میں اِس قدر بھیڑ میں گھستے کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی کو اِس قدر وہاں گھستے نہیں دیکھا۔ (حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) فرماتے ہیں' اگر میں ایسا کرتا ہوں تو درست ہے کیونکہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''اِن کا چھوٹا گناہوں کا کفارہ ہے''۔ (صغیرہ گناہوں کا کفارہ نہ کہ حقوق العباد کا۔)[۶۰]

دو یاقوت:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا: آپ ﷺ نے فرمایا: ''رکنِ اَسود اور مقامِ ابراہیم جنت

---

[۶۰] مشکوٰۃ ص ۲۲۷' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۸۹' نسائی حدیث نمبر ۲۹۱۹' ترمذی جلد ۱ ص ۱۹۰' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۷۵۷' شرح السنہ جلد ۴ ص ۶۸' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۸۰۔

کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں جن کی روشنی اللہ (تبارک و تعالیٰ) نے چھپالی ہے اگر اِن کی روشنی کو نہ چھپاتا تو مشرق و مغرب کے درمیان کو روشن کر دیتے"۔[۶۱]

اِن دونوں یاقوتوں کو دنیا میں بھیجنے سے پہلے اِن کا اصلی نور چھپالیا گیا تاکہ جنت پر اِیمان بالغیب رہے۔ حجرِ اَسود اور مقامِ ابراہیم دونوں ہی جنت کے جواہرات میں سے ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اگر اِن کی نورانیت کو نہ چھپاتا تو اِن کی جگمگاہٹ سورج کو خیرہ کر دیتی۔

حجرِ اَسود چومنے کا اِشتیاق:

۱۔ حضرت زبیر بن عربی تابعی رحمہ اللہ تعالیٰ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' یمن کے رہنے والے ایک شخص نے حضرت

---

۶۱ مشکوٰۃ ص ۲۲۷' مرآۃ جلد ۴ ص ۱۳۳' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۱۳' ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۷' کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۷۴۱' مستدرک حاکم جلد ۱ حدیث نمبر ۴۵۶' جمع الجوامع للسیوطی حدیث نمبر ۵۵۷۰۔

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حجرِ اسود کو چومنے سے متعلق پوچھا تو فرمایا: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَلِمُہٗ وَ یُقَبِّلُہٗ ''میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو حجرِ اسود چھوتے اور چومتے دیکھا'' وہ شخص بولا اگر لوگ مجھ پر ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اِجْعَلْ اَرَأَیْتَ بِالْیَمَنِ ''اگر مگر'' یمن میں رکھو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَسْتَلِمُہٗ وَ یُقَبِّلُہٗ ۶۲ ''میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو حجرِ اسود کو چھوتے اور چومتے دیکھا''۔

۲۔ حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ''میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہیں۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں ایک چھڑی ہے۔ آپ ﷺ چھڑی سے حجرِ

۶۲ نسائی جلد ۲ ص ۳۸۔

اَسود کو چھوتے ہیں اور پھر چھڑی کو چوم لیتے ہیں'' ۔۶۳

۳۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اُونٹ پر بیت اللہ شریف کا طواف کیا (دورانِ طواف) جب بھی رکنِ اَسود پر آتے تو اپنے ہاتھ کی کسی چیز سے اُس کی طرف اشارہ فرما دیتے اور تکبیر کہہ دیتے'' ۔۶۴

حجرِ اَسود سیاہ کیوں ہے؟

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: '' حجرِ اَسود جنت کا پتھر ہے'' ۔۶۵ ''حجرِ اَسود جنت سے آیا ہے اور وہ دُودھ سے زیادہ سفید تھا' اُسے آدمیوں کے گناہوں نے سیاہ کر دیا'' ۔۶۶

---

۶۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۷' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۴۹' مسلم حدیث نمبر ۱۲۷۵۔ ۶۴ مشکوٰۃ ص ۲۲۷' نسائی جلد ۲ ص ۳۸۔ ۶۵ نسائی جلد ۲ ص ۳۶۔ ۶۶ مشکوٰۃ ص ۲۲۷' ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۷' صحیح ابن خزیمہ حدیث نمبر ۲۷۳۳' جلد ۴ ص ۲۲۰' بخاری حدیث نمبر ۱۶۱۳' ترمذی حدیث نمبر ۲۱۸' تفہیم البخاری جلد ۲ ص ۶۳۳' نسائی حدیث نمبر ۲۹۵۵۔

یعنی یہ پتھر شفاف آئینہ یا سیاہی چوس کاغذ کی طرح ہے جیسے شفاف آئینہ گرد و غبار سے میلا اور سیاہی چوس کاغذ کالی سیاہی سے لکھے ہوئے گیلے حروف پر لگنے سے سیاہ ہو جاتا ہے ایسے ہی یہ لوگوں اور گنہگاروں کے ہاتھ لگنے سے سیاہ ہوتا چلا گیا۔ جس طرح سنگِ اَسود گناہوں سے سیاہ ہو گیا ہے اَیسے ہی گناہوں سے دِل بھی میلا ہو جاتا ہے۔ بدکاروں اور بُرے لوگوں کی صحبت سے اَچھے بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا بُروں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

سنگِ اَسود کتنا مہربان، شفیق اور عظمت والا پتھر ہے کہ گناہوں کو جذب کرتا رہتا ہے اور لوگوں سے نفرت نہیں کرتا۔ بلکہ کل قیامت کے دن لوگوں کی شفاعت کرے گا۔ (تفصیل اگلے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں)۔

حضرت عابس بن ربیعہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا، حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ وہ حجرِ

اَسود کے پاس آئے' اُسے چوما پھر فرمایا: ''میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ ضرر دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے اگر میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو نہ دیکھا ہوتا کہ آپ ﷺ تجھے چومتے ہیں تو میں تمہیں کبھی بوسہ نہ دیتا'' ۔[۶۷]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مکالمہ:

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ: ''میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ ضرر دے سکتا ہے اور نہ نفع پہنچا سکتا ہے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''اے امیر المؤمنین! یہ ضرر بھی دیتا ہے اور نفع بھی دیتا ہے''۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا: یہ کیسے؟

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: ''یہ قرآنِ مجید سے ثابت ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: وَ اِذْ

---

[۶۷] بخاری جلد ا ص ۲۱۷' تیسیر الباری جلد ۲ ص ۴۸۷' تفہیم البخاری جلد ۳ ص ۶۳۳' مشکوٰۃ ص ۲۲۸۔۲۲۷' عمدۃ القاری جلد ۵ ص ۲۳۹' ترمذی جلد ا ص ۱۷۴' ابن ماجہ ص ۲۱۷' نسائی جلد ۲ ص ۳۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۷۷۳' مسند احمد جلد ا ص ۵۴۔

اَخَذَ رَبُّکَ مِنْۢ بَنِیْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّیَّتَهُمْ وَ اَشْهَدَهُمْ عَلٰٓی اَنْفُسِهِمْ ۚ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ ؕ قَالُوْا بَلٰی ۚ ..... (الاعراف:۱۷۲) ''جب آپ (ﷺ) کے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے (حضرت) آدم (علیہ السلام) کو پیدا فرمایا اور اُن کی پشت سے اُن کی ساری اَولاد نکالی اور اُن سے توحید کا اِقرار کرایا کہ کیا میں تمہارا رَب نہیں ہوں؟ سب نے جواب دیا کیوں نہیں!۔۔۔۔ اور اُسے ایک کاغذ پر لکھ دیا۔ اِس پتھر کی دو آنکھیں اور ایک زبان ہے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُسے فرمایا کہ وہ اپنا منہ کھولے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اُس کے منہ میں وہ کاغذ ڈال دیا اور اُسے فرمایا جو کوئی تیرے سامنے سے اِستلام کرتے ہوئے گزرے اُس کے لئے قیامت کے دن گواہی دینا۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا ہے کہ قیامت کے دن حجرِ اَسود لایا جائے گا۔ اُس کی زبان ظاہر ہوگی جس کسی نے

اُس کے سامنے توحید کا اِقرار کیا ہوگا' اُس کے لئے یہ گواہی دے گا۔ اے امیر المومنین! یہ نفع ونقصان دیتا ہے۔

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن رضی اللہ عنہ! میں اُس قوم سے پناہ چاہتا ہوں' جہاں تم نہ ہو'' ۔۶۸

حجرِ اَسود کو بوسہ دینے کی یہ حکمت بھی ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ پتھر جنت سے لایا گیا ہے' اِس کو بوسہ دینے میں جنت کی شے دیکھ کر خوشی کا اِظہار مقصود ہے۔ نیز نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حجرِ اَسود زمین میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی برکت ہے۔'' وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَ رَسُوْلُہٗ

(تفہیم البخاری جلد۲ص ۶۳۳ تا ۶۳۴)

''حاکم کی روایت میں اِتنا زیادہ ہے کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے امیر المؤمنین یہ بگاڑ اور فائدہ کر سکتا ہے۔ قیامت کے دن اِس کی آنکھیں ہوں گی اور

۶۸ عمدۃ القاری جلد۵ جز۹ص ۲۴۰' مستدرک حاکم جلد۱ص ۶۲۸۔

زبان اور ہونٹ اور وہ گواہی دے گا۔" (تیسیر الباری جلد۲ ص ۴۸۷)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجرِ اَسود کے بارے میں فرمایا: "اللہ کی قسم! اللہ (تبارک وتعالیٰ) قیامت کے دن اِسے اَیسے اُٹھائے گا کہ اِس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھتا ہوگا اور ایک زبان ہوگی جس سے بولتا ہو گا۔ حق سے چومنے والے کی گواہی دے گا"۔ ۶۹

وحید الزماں غیر مقلد کے فرقے کے لوگ (جو ابنِ تیمیہ صاحب کے مقلدین ہیں) یہ کہتے تھکتے نہیں کہ کوئی کسی کو نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اُن کے یہ کہنے کا مقصد اُن لوگوں کی تحریروں سے واضح ہوتا ہے کہ قبروں والے کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ یہ باتیں غور وفکر کی نعمت سے محروم ہونے کی دلیل ہیں۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے چیزوں میں نفع بھی رکھا

۶۹ مشکوٰۃ ص ۲۲۷، ترمذی جلد۱ ص ۱۹۰، ابن ماجہ ص ۲۱۷، مرآۃ جلد۴ ص ۱۳۳۔

ہے اور نقصان بھی۔ کہنا یہ چاہئے کہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے سوا کوئی نفع ونقصان کا خالق و مالک نہیں۔ لیکن جن چیزوں میں اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے نفع رکھا ہے، وہ نفع دیتی ہیں اور جن چیزوں میں نقصان رکھا ہے، وہ نقصان دیتی ہیں۔ بعض لوگ بس ایسے ہی جلد بازی میں کہہ دیتے ہیں کہ کوئی کسی کو نفع ونقصان نہیں دے سکتا۔ علم اور دین، غور وفکر سے حاصل ہوتا ہے۔ اندھے پن سے سوائے جہالت کے کچھ پلے نہیں پڑتا۔

اَشیاء کا بولنا:

حدیث شریف بالکل ظاہر ہے۔ کسی تاویل وتوجیہہ کی ضرورت نہیں۔ قیامت کے دن ہمارے تمام نیک اعمال وغیرہ کی شکلیں ہوں گی اور سب کلام کریں گے بلکہ اعضاء انسانی بھی بولیں گے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) سورۂ یٰسین میں ارشاد فرماتا ہے: وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَ تَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا

يَكْسِبُوْنَ ○ ۷ے ''اُن کے ہاتھ ہم سے باتیں کریں گے اور اُن کے پاؤں اُن کے کیے کی گواہی دیں گے''۔

جو رَب اِن چیزوں کو گویائی بخش سکتا ہے وہ سنگِ اَسود کو بھی گویائی اور آنکھیں بخش سکتا ہے۔ بھیڑیئے اور بیل کے بولنے کا ذکر بھی اَحادیثِ مبارکہ میں موجود ہے۔ اے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی محولہ بالا حدیثِ شریف سے چند مسائل معلوم ہوئے:

(۱) حجرِ اَسود حاجیوں کی شفاعت کرے گا۔

(۲) حجرِ اَسود بحکمِ اِلٰہی نافع ہے۔

(۳) سنگِ اَسود کا چومنا مفید ہے قیامت کے دن کام آئے گا

(۴) کروڑوں لوگ (مرد، خواتین) حجرِ اَسود کو چومتے ہیں اور یہ سب کو جانتا پہچانتا ہے۔

(۵) حجرِ اَسود دِلوں کے اِخلاص بھی جانتا ہے اور نفاق کو بھی

۷ے یٰسین: ۶۵۔ اے بخاری جلد ۱ ص ۵۲۱۔

کہ کون اِخلاص سے چومتا ہے اور کون نفاق سے۔

(۶) حجرِ اَسود حاجیوں کے اَچھے بُرے اَنجام کو بھی جانتا ہے کہ کون ایمان پر مرا اور کون کفر پر۔ تب ہی تو وہ مخلص مومن کی شفاعت کرے گا۔ مرتد اور منافق کی شفاعت نہیں کرے گا۔

جب عطائے ربانی سے ایک پتھر کے علم اور نفع کا یہ حال ہے تو رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ جن کو ربِ کائنات نے سیّد الخلق بنایا ہے، شافعِ روزِ جزا فرمایا ہے، شفاعتِ کبریٰ کا تاج عطا فرمایا ہے، اُن کے علم کا کیا پوچھنا؟

حجرِ اَسود بابرکت نورانی پتھر:

سنگِ اَسود کو کفارِ قرامطہ اُٹھا کر لے گئے تھے۔ اُنہوں نے جاتے ہوئے مکہ مکرمہ میں اِتنا قتل وخون کیا تھا کہ حرم شریف اور چاہ زمزم لاشوں سے بھر گیا تھا۔ وہ لوگ حجرِ اَسود سے کہنے لگے تو ہی شرک کا سرچشمہ ہے۔ اللہ (جل جلالہ) کے سوا تو کب تک بنا رہے گا؟۔ پچیس سال تک یہ اُن کے قبضے میں رہا۔ پھر

مکہ مکرمہ والوں نے بہت سا مال دے کر سنگِ اَسود مانگا تو وہ لوگ کہنے لگے وہ پتھر دوسرے پتھروں سے مخلوط ہو گیا ہے آؤ پہچان کر لے جاؤ۔ مکہ مکرمہ کے علماء نے کہا کہ جس پتھر پر آگ اثر نہ کرے وہ سنگِ اَسود ہے کیونکہ جنتی چیز پر آگ اثر نہیں کرتی۔ چنانچہ پتھروں کو آگ میں ڈالا گیا۔ ڈالے گئے تمام پتھر آگ سے تپ گئے مگر حجرِ اَسود گرم بھی نہ ہوا۔ اِس علامت سے واپس لائے۔ جب کفارِ قرامطہ اِس پتھر کو لے کر گئے تھے تو اِس پتھر کے بوجھ سے کئی اونٹ دب کر مر گئے تھے مگر واپسی کے وقت ایک دُبلا اُونٹ اِسے مکہ مکرمہ لے آیا۔ غرض کہ حجرِ اَسود عجیب نورانی بابرکت پتھر ہے۔[۲]

حجرِ اَسود چومتے وقت رونا:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجرِ اَسود

---

[۲] مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۰۸۔

کی طرف منہ (مبارک) کیا' پھر اپنے ہونٹ (مبارک) اُس پر رکھے اور بڑی دیر تک روتے رہے پھر ایک طرف دیکھا تو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی رو رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اے عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنک)! اِس جگہ آنسو بہانا چاہئیں''۔ ۳؎

طوافِ خانہ کعبہ حجرِ اَسود سے شروع ہو کر حجرِ اَسود پر ختم ہوتا ہے۔ حجرِ اَسود خانہ کعبہ کے ایک کونے میں نصب ہے۔

وہاں پہنچنے سے تھوڑا پہلے تلبیہ پڑھنا بند کر دیں اور موقع ملے تو حجرِ اَسود کو بوسہ دیں اگر ہجوم ہو تو دُور ہی سے سبز لائٹ کی سمت پر کھڑے ہو کر کانوں تک دونوں ہاتھ اُٹھا کر پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ''اللہ (عزوجل) کے نام سے شروع کرتا ہوں جو سب سے بڑا ہے اور تمام تعریفیں اللہ (عزوجل)

۳؎ ابن ماجہ ص ۲۱۷۔

کے لئے ہیں اور دُرود و سلام ہو رسول اللہ ﷺ پر"۔ پھر دونوں ہاتھ گرا دیں اور بیت اللہ کا طواف شروع کر دیں۔

مرد حضرات اُوپر والی چادر کو اپنے دائیں کندھے کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیں۔ اِس سے دایاں کندھا ننگا ہو جائے گا۔ خواتین اُسی طرح رہیں گی اور طوافِ عمرہ کی نیت یوں کریں۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَیْتِکَ الْحَرَامِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ۔

"اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تیرے مقدس گھر کا طواف کرنے کی نیت کرتا/کرتی ہوں۔ اِس طواف کے سات چکر تیری رضا کے لیے اختیار کرتا/کرتی ہوں۔ اِس کو میرے لئے آسان فرما اور میری طرف سے قبول فرما۔" اگر عمرہ کا طواف ہے تو نیت کے ساتھ طوافِ عمرہ بھی کہہ لیں اگر صرف طواف ہے تو طوافِ نفل کی نیت کریں۔

اِضطباع:

اِضطباع یہ ہے کہ مُحرِم کا اوپر والی چادر کو دائیں کندھے کے نیچے سے (بغل میں سے) نکال کر بائیں کندھے پر ڈالنا اور دائیں کندھے کو ننگا رکھنا۔ یہ صرف حج وعمرہ والے طواف میں ہے۔

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں ''نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حالتِ اِضطباع میں طواف فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی بدن مبارک پر ایک سبز چادر (مبارک) تھی''۔[۴]

نوٹ: بعض عوام الناس یہ کرتے ہیں کہ اِحرام باندھتے ہی اَوڑھنے والی چادر کو داہنی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈال لیتے ہیں۔ یہ خلافِ سُنّت ہے۔ بلکہ سُنّت یہ ہے کہ اِس طرح چادر اَوڑھنا' طواف کے وقت ہے۔ اِس کو اِضطباع کہتے

---

[۴] مشکوٰۃ ص ۲۲۸، مرآۃ جلد ۴ ص ۱۳۶' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۸۳' ترمذی حدیث نمبر ۸۵۹' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۴' مسند احمد جلد ۴ ص ۲۲۳۔

ہیں۔ طواف کے علاوہ طواف سے پہلے اور طواف کے بعد اضطباع مسنون نہیں۔ صفا و مروہ کی سعی کے وقت بھی اضطباع نہیں۔

رَمَل:

ایک طواف میں سات چکر ہوتے ہیں، پہلے تین چکروں میں سینہ تان کر اکڑتے ہوئے بہادری دکھاتے ہوئے چلنا اور چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھا کر تیز چلنا (اس چلنے کو رمل کہتے ہیں)۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ: ''جب حج و عمرہ کا طواف فرماتے تو پہلے تین چکروں میں تیز چلتے (رمل فرماتے) اور چار چکروں میں درمیانی چال چلتے''۔ ۷۵

رَمل کا سبب:

۱۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے

---

۷۵ شرح السنۃ جلد۴ ص۶۲، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص۹۰۔۸۳، مشکوٰۃ ص ۲۲۶، مرآۃ جلد۴ ص۱۲۷، نسائی جلد۲ ص۳۷۔

روایت ہے، فرماتے ہیں، جب رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ مکرمہ میں آئے تو مشرکین نے کہا، اِن لوگوں کو بخار نے ناتواں کر دیا اور اِنہوں نے مدینہ منورہ جا کر بڑی خرابی اُٹھائی۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے یہ خبر اپنے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی۔ ''تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو رمل کرنے کا حکم فرمایا اور دونوں رکنوں یعنی رُکنِ یمانی اور حجرِ اَسود کے بیچ میں اپنی معمول کی چال چلنے کا۔ مشرک اُس وقت حطیم کی طرف تھے (تو وہ مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجرِ اَسود کے درمیان نہیں دیکھتے تھے) اُنہوں نے کہا یہ تو پہلے سے بھی زور آور ہیں''۔ ۶ے

۲۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم نے **جعرانہ** سے عمرہ کیا تو: ''بیت اللہ

۶ے نسائی جلد۲ ص ۳۸۔

شریف کا تین بار رَمَل فرمایا اور اپنی چادروں کو اپنی بغلوں کے نیچے سے لیا پھر انہیں اپنے بائیں کندھے پر ڈالا'' ۔ے

طواف کیسے شروع کریں؟

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں: ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو مسجدِ (حرام) میں داخل ہوئے اور حجرِ اسود کو چوما پھر (باب کعبۃ اللہ کی طرف) دائیں جانب چلے' تین پھیروں میں ذرا دوڑ کر چلے' کندھے ہلاتے ہوئے (یعنی رَمَل فرمایا) پھر معمول کی چال میں چار چکر لگائے بعد ازیں مقام ابراہیم (علیہ السلام) پر آئے تو پڑھا: **وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاهِيْمَ**... الخ پھر دو رکعتیں (طواف کی) پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ ﷺ اور خانہ کعبہ کے درمیان تھا پھر آپ ﷺ دو رکعتیں پڑھ کر' بیت اللہ شریف کے پاس آئے اور حجرِ اسود کو

ے مشکوٰۃ ص ۲۲۸' ابوداؤد حدیث نمبر ۱۸۸۴' مسند احمد جلد ۱ ص ۳۰۶۔

چوما پھر صفا کی طرف چلے''۔۸ے

بیت اللہ شریف کے طواف میں کیا پڑھیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو شخص بیت اللہ شریف کے سات چکر لگائے (طواف کرے) وہ کوئی بات نہ کرے سوائے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُلِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ۹ے کے تو اُس کے دس گناہ مٹا دیئے جائیں گے اور اُس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور اُس کے دس درجے بلند ہوں گے اور اگر اِس حالت میں باتیں کرے' تو رحمت میں اُس کے دونوں پاؤں سے ایسے پھسل جائے گی جیسے پانی میں یا کیچڑ میں

۸ے نسائی جلد۲ ص ۳۷' ترمذی جلد۱ ص ۱۷۴۔ ۹ے مرآۃ جلد۴ ص ۱۳۹' مشکوٰۃ ص ۲۲۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۷' الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۱۹۱' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص ۱۱۰' تلخیص الحبیر جلد۲ ص ۲۲۸' کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۹۹۶۔

پاؤں پھسل جاتا ہے"۔

صاحبِ مرقاۃ نے لکھا ہے "جب حضرت آدم علیہ السلام نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو آپ سے فرشتوں نے مصافحہ کرنے کے بعد عرض کیا کہ ہم دو ہزار سال سے یہاں طواف کر رہے ہیں۔ آپ نے پوچھا تم طواف میں کیا پڑھتے ہو وہ بولے: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ تو آپ نے فرمایا: وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۸۰ اس پر زیادہ کیا کریں"۔

طواف کی مکمل دُعائیں اور نیّت

واضح رہے کہ طواف کی جو دُعائیں آگے آ رہی ہیں، وہ طواف میں ضروری اور لازمی نہیں ہیں اگر کسی کو یہ دُعائیں نہ آتی ہوں تو کوئی فکر کی بات نہیں۔ اُس کے طواف میں کوئی خلل نہ آئے گا، لیکن اگر کوئی یہ دُعائیں کرنا چاہے تو اُس کے واسطے لکھی جا رہی

۸۰ مرآۃ جلد ۴ ص ۱۳۹ حاشیہ نمبر ۳، مرقاۃ جلد ۵ ص ۵۰۸۔

ہیں، کوئی عربی میں دُعا نہ کر سکے تو اُردو میں کر لے۔ اِس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے اور اُس کے طواف میں کوئی خلل نہ آئے گا۔ طواف کی نیت کرنے سے پہلے حجرِ اَسود کے سامنے بالکل اِسی طرح کھڑے ہوں جس کو تفصیل سے صفحہ نمبر ۱۵۲ پر بتایا گیا ہے۔

نیّت:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

''اللہ (عزوجل) کے نام سے (شروع) جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔''

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِيْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فَيَسِّرْهُ لِیْ وَتَقَبَّلْهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّوَجَلَّ

''اے اللہ (عزوجل) میں نیت کرتا ہوں طواف کرنے کی تیرے مقدس گھر کا پس تو اِسے آسان فرما دے مجھ پر اور اُنہیں میری طرف سے قبول فرما۔ اِن سات چکروں کو (طواف) جو محض تجھ یکتا (عزوجل) کی خوشنودی کے لئے، (اختیار کرتا ہوں)''

اب حجرِ اَسود کے سامنے آجایئے اور موقع ملے تو حجرِ اَسود کو بوسہ دیں اور بھیڑ یا ہجوم زیادہ ہو تو دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔''

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ اور خانہ کعبہ کا پہلا چکر شروع کریں اور یہ دُعا پڑھیں۔

پہلا چکر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِيْمَانًا م بِكَ وَتَصْدِيْقًا م بِكَلِمَاتِكَ وَوَفَآءً م بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ وَحَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ الدَّآئِمَةَ فِي الدِّيْنِ وَالدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ط وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ ط

''اللہ (عزوجل) پاک ہے اور سب تعریفیں اللہ (عزوجل) ہی کے لئے ہیں اور اللہ (عزوجل) کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ (عزوجل) سب سے بڑا ہے اور (گناہوں سے بچنے کی) طاقت اور (عبادت کی طرف راغب ہونے کی) قوت اللہ (عزوجل) ہی کی طرف سے ہے، جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ اور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی رحمت اور سلام (نازل ہو) اللہ (عزوجل) کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر، اے اللہ (عزوجل) تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے اَحکام کو مانتے ہوئے اور تجھ سے کئے ہوئے

عہد کو پورا کرتے ہوئے اور تیرے حبیب (حضرت) محمد (ﷺ) کی سُنّتِ (مبارکہ) کی پیروی کرتے ہوئے (میں طواف شروع کرتا ہوں) اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں (گناہوں سے) معافی کا اور (ہر بلا سے) سلامتی کا اور (ہر تکلیف سے) دائمی حفاظت کا' دین اور دنیا اور آخرت میں اور جنت کے متمتع ہونے اور دوزخ سے نجات پانے کا"۔

رُکنِ یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور اِس سے آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا' اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے

اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیں ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (ﷻ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ اور دوسرے چکر کی دُعا شروع کریں۔

دوسرا چکر

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْاَمْنَ اَمْنُكَ وَالْعَبْدَ عَبْدُكَ وَاَنَا

عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَهٰذَا مَقَامُ الْعَآئِذِ بِکَ مِنَ النَّارِ ط فَحَرِّمْ لُحُوْمَنَا وَبَشَرَتَنَا عَلَى النَّارِ ط اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ اِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَكَرِّهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ ط اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَکَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ ط اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ ط ○

"یا اللہ (جَلَّ جلالک)! بے شک یہ گھر تیرا ہے اور حرم تیرا حرم ہے اور (یہاں کا) امن وامان تیرا ہی دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور میں بھی تیرا ہی بندہ ہوں اور تیرے ہی بندے کا بیٹا ہوں اور یہ دوزخ کی آگ سے تیری پناہ پکڑنے والوں کی جگہ ہے سو تو ہمارے گوشت اور کھال کو دوزخ پر حرام کر دے۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! ہمارے لئے ایمان کو محبوب بنا دے اور ہمارے دِلوں میں اِس کو آراستہ فرما دے اور ہمارے لئے کفر، بدکاری اور نافرمانی کو ناپسند بنا دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کر

لے، اے اللہ (جَلَّ جلالک)! جس دن تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کر کے اُٹھائے مجھے اپنے عذاب سے بچانا اے اللہ (جَلَّ جلالک)! مجھے بغیر حساب کے جنت عطا فرما"۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَاعَزِیْزُ یَاغَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے"۔

محولہ بالا دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیں ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا

اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔''

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ آگے بڑھئے اور تیسرے چکر کی دُعا شروع کریں۔

تیسرا چکر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشَّکِّ وَالشِّرْکِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ وَالْمُنْقَلَبِ فِی الْمَالِ وَالْاَھْلِ وَالْوَلَدِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

اَعُوْذُبِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط

"اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تیری پناہ چاہتا ہوں (تیرے اَحکام میں) شک سے اور (تیری ذات وصفات میں) شرک سے اور اِختلاف ونِفاق سے اور بُرے اَخلاق سے اور بُرے حال اور بُرے انجام سے مال میں اور اہل وعیال میں۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے تیری رضا مندی اور جنت کی بھیک مانگتا ہوں۔ اور تیری پناہ چاہتا ہوں تیرے غضب سے اور دوزخ سے۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے"۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط يَا

عَزِیْزُ یَاغَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ آگے بڑھیں اور چوتھے چکر کی دُعا شروع کریں۔

چوتھا چکر

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ حَجًّا مَّبْرُوْرًا وَّسَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُوْلًا وَّتِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ یَا عَالِمُ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ یَآ اَللّٰہُ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ وَّالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالْفَوْزَ بِالْجَنَّۃِ وَالنَّجَاۃَ مِنَ النَّارِ ط رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِکْ لِیْ فِیْمَآ اَعْطَیْتَنِیْ وَاخْلُفْ عَلٰی کُلِّ غَآئِبَۃٍ لِّیْ مِنْکَ بِخَیْرٍ ط

”اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میرے اِس حج کو حجِ مقبول اور کامیاب کوشش اور گناہوں کی مغفرت کا ذریعہ بنادے اور مقبول نیک عمل اور بے نقصان تجارت۔ اے دِلوں کے حال

کو جاننے والے اے اللہ (جَلَّ جلالک)! مجھے (گناہوں کی) اندھیریوں سے (ایمان وعمل صالح کی) روشنی کی طرف نکال۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری رحمت (کے حاصل ہونے) کے لازمی ذریعوں کا اور اُن اَسباب کا جو تیری مغفرت کو (میرے لئے) لازمی بنا دیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا اور ہر نیکی سے فائدہ اُٹھانے کا' اور جنت سے بہرہ ور ہونے کا، اور دوزخ سے نجات پانے کا اور اے میرے پروردگار تو نے جو کچھ مجھے رزق دیا ہے اُس پر قناعت بھی عطا فرما اور جو نعمتیں تو نے مجھے عطا فرمائی ہیں اُن میں برکت بھی دے اور میری ہر غائب چیز پر تو میرا قائم مقام بن جا (اور حفاظت فرما)''۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا

عَزِیْزُ یَاغَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ اور آگے بڑھیں اور پانچویں چکر کی دُعا شروع کریں۔

پانچواں چکر

اَللّٰھُمَّ اَظِلَّنِیْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِکَ یَوْمَ لَاظِلَّ اِلَّا ظِلُّ عَرْشِکَ وَلَا بَاقِیَ اِلَّا وَجْھَکَ وَاسْقِنِیْ مِنْ حَوْضِ نَبِیِّکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرْبَۃً ھَنِیْئَۃً مَّرِیْئَۃً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَھَآ اَبَدًا ط اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَئَلَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَااسْتَعَاذَکَ مِنْہُ نَبِیُّکَ سَیِّدُنَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ الْجَنَّۃَ وَنَعِیْمَھَا وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ النَّارِ وَمَا یُقَرِّبُنِیْٓ اِلَیْھَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ ط

”اے اللہ (جَلَّ جلالک)! جس روز سوائے تیرے

عرش کے سایہ کے کہیں سایہ نہ ہوگا اور تیری ذات پاک کے سوا کوئی باقی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ کے نیچے جگہ دینا اور اپنے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حوضِ (کوثر) سے مجھے ایسا خوشگوار اور خوش ذائقہ گھونٹ پلانا کہ اُس کے بعد کبھی ہمیں پیاس نہ لگے۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے اُن چیزوں کی بھلائی مانگتا ہوں جن کو تیرے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تجھ سے طلب کیا اور اُن چیزوں کی بُرائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی کریم سیّدنا محمد ﷺ نے پناہ مانگی۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے جنت اور اُس کی نعمتوں اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل (کی توفیق) کا جو مجھے جنت سے قریب کر دے، سوال کرتا ہوں اور میں دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اُس قول یا فعل یا عمل سے جو مجھے دوزخ سے قریب کر دے"۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیں ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ اور آگے بڑھیں اور چھٹے چکر کی دُعا شروع کریں۔

چھٹا چکر

اَللّٰھُمَّ اِنَّ لَکَ عَلَیَّ حُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ وَحُقُوْقًا کَثِیْرَۃً فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَلْقِکَ اَللّٰھُمَّ مَا کَانَ لَکَ مِنْھَا فَاغْفِرْہُ لِیْ وَمَا کَانَ لِخَلْقِکَ فَتَحَمَّلْہُ عَنِّیْ وَاَغْنِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَبِطَاعَتِکَ عَنْ مَّعْصِیَتِکَ وَبِفَضْلِکَ عَنْ مَّنْ سِوَاکَ یَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَۃِ ط اَللّٰھُمَّ اِنَّ بَیْتَکَ عَظِیْمٌ وَّوَجْھَکَ کَرِیْمٌ وَّاَنْتَ یَآاَللّٰہُ حَلِیْمٌ کَرِیْمٌ عَظِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ.

”اے اللہ (جَلَّ جلالک)! مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں، اُن معاملات میں جو میرے اور تیرے درمیان ہیں

اور بہت سے حقوق ہیں' اُن معاملات میں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں۔ اے اللہ (جَلَّ جلالک)! اُن میں سے جن کا تعلق صرف تیری ذات سے ہو اُن (کی کوتاہی) کی مجھے معافی دے اور جن کا تعلق مخلوق سے (بھی) ہو اُن (کی فروگذاشت کی معافی) کا تو ذمہ دار بن جا۔ اے اللہ (ﷻ) مجھے (رزق) حلال عطا فرما کر حرام سے بچا اور فرمانبرداری کی توفیق عطا فرما کر نافرمانی سے بچا اور اپنے فضل سے بہرہ مند فرما کر اپنے سوا دوسروں سے مجھے مستغنی کر دے' اے وسیع مغفرت والے' اے اللہ (جَلَّ جلالک)! بے شک تیرا گھر بڑی عظمت والا اور بڑی عزت والا ہے اور تو اے اللہ (جَلَّ جلالک)! بڑا باوقار ہے' بڑے کرم والا ہے اور بڑی عظمت والا ہے' معافی کو پسند کرتا ہے' سو میری خطاؤں کو بھی معاف فرما دے"۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔"

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیں ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے (شروع) اللہ (تبارک وتعالیٰ) سب سے بڑا ہے اور سب تعریفیں اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہی کے لئے ہیں۔"

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔ اور آگے پڑھیں اور ساتویں چکر کی دُعا شروع کریں۔

ساتواں چکر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا کَامِلًا وَّیَقِیْنًا صَادِقًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّلِسَانًا ذَاکِرًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَیِّبًا وَّتَوْبَةً نَّصُوْحًا وَّتَوْبَةً قَبْلَ الْمَوْتِ وَرَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَمَغْفِرَةً وَّرَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَفْوَ عِنْدَا لْحِسَابِ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِکَ یَاعَزِیْزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ط

”اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے مانگتا ہوں کامل اِیمان اور سچا یقین اور کشادہ رزق اور عاجزی کرنے والا دِل اور (تیرا) ذکر کرنے والی زبان اور حلال اور پاک روزی اور سچے دل کی توبہ اور موت سے پہلے کی توبہ اور موت کے وقت

کا آرام اور مرنے کے بعد مغفرت اور رحمت اور حساب کے وقت معافی اور جنت کا حصول اور دوزخ سے نجات (یہ سب کچھ) تیری رحمت کے وسیلہ سے (میں مانگتا ہوں)۔ اے بڑی عزت والے اے بڑی مغفرت والے اے پروردگار! میرے علم میں اضافہ کر اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما دے"۔

رکن یمانی پر پہنچ کر یہ دُعا ختم کر دیں اور آگے بڑھتے ہوئے یہ دُعا پڑھیں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ ط یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ ط یَارَبَّ الْعَالَمِیْنَ ط

اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ جنت میں داخل فرما اے بڑی عزت والے اے بڑی بخشش والے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔

محولہ بالا عربی دُعا پڑھنے کے بعد حجرِ اَسود پر پہنچ کر اگر ممکن ہو تو بوسہ دیجئے ورنہ دُور ہی سے دونوں ہتھیلیوں سے اِستلام (کا اِشارہ) کریں اور

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ط

پڑھتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو چوم لیں۔

سات چکر پورے کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر اِستلام حجرِ اَسود کریں۔ یہ اِستلام سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اِس کے بعد خانہ کعبہ کا وہ طواف مکمل ہو گیا جو عمرہ کی نیّت سے شروع کیا تھا۔ اب دونوں کندھے ڈھانپ لیں اور دو رکعت واجب طواف پڑھیں اس کے بعد نواں (۹) اِستلام کریں اور سعی شروع کریں۔

عمرہ کرنے کے بعد ملتزم کے پاس آجایئے۔ حجرِ اسود اور خانہ کعبہ کی چوکھٹ کے درمیان جو جگہ ہے اُسے ملتزم کہتے ہیں یہاں چمٹ کر رو رو کر دُعائیں کی جاتی ہیں یہ دُعاؤں کی قبولیت کا مقام ہے۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ نے اِس کے ساتھ

چمٹ کر دُعائیں مانگی تھیں۔

یہاں کھڑے ہو کر دُعائیں خوب رو رو کر کیجئے جو بھی دل میں آئے مانگئے جس زبان میں جی چاہے مانگئے اور یہ سمجھ کر مانگئے کہ ربِّ کریم کے گھر پر پہنچ گیا ہوں اور اُس کی چوکھٹ سے لگا کھڑا ہوں اور وہ میرے حال کو دیکھ رہا ہے اور یہ دُعا دل کے حضور سے معنی سمجھ کر پڑھیں۔

طواف کی برکتیں اور فضیلت:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا، وہ گناہوں سے ایسے پاک صاف ہو کر نکلا جیسا کہ آج ہی کے دن اُس کی ماں نے اُس کو جنم دیا ہے''۔[۸۱]

---

[۸۱] ترمذی جلد ۱ ص ۱۷۵، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۹۳، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۹۹۵۔

طواف کرنے والے کے گناہ مٹتے ہیں:

حضرت عبید بن عمیر رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''جو شخص اِس بیت اللہ شریف کا ایک ہفتہ نہایت حفاظت اور اِحتیاط سے طواف کرے تو وہ غلام آزاد کرنے کی طرح ہوگا اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے بھی سنا کہ طواف کرنے والا ایک قدم نہیں رکھتا اور دوسرا قدم نہیں اُٹھاتا مگر اللہ (عزوجل) اُن کی برکت سے ایک گناہ مٹا دیتا ہے اور اُس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے''۔ ۸۲

طواف مثلِ نماز:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

---

۸۲ شرح السنۃ جلد۴ ص ۷۷، مشکوٰۃ ص ۲۲۷، ترمذی جلد۱ ص ۱۹۰، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر ۴۸۹، مسند احمد جلد۲ ص ۹۵، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ ص ۳۹۲، کنز العمال حدیث نمبر ۱۱۹۹۵۔

ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: "بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی طرح ہے بجز اس کے کہ تم اس میں بات کر سکتے ہو تو جو طواف میں کلام کرے تو اچھا ہی کلام کرے"۔ ۸۳ طواف بھی نماز کی طرح بہترین عبادت ہے۔ طواف میں اگرچہ اچھا دنیاوی کلام جائز ہے مگر غیبت' جھوٹ وغیرہ سے بچنا چاہیے۔ طواف کو نماز سے صرف عبادت ہونے میں تشبیہ دی گئی ہے۔ مستحب یہ ہے کہ آدمی دورانِ طواف کلام نہ کرے بجز مجبوری کے اور وہ بھی کوئی علمی بات ہو یا ذکرِ الٰہی اور عبادتِ الٰہیہ سے متعلق مسئلہ یا کوئی تکلیف یا پریشانی وغیرہ کا اظہار۔

دو رُکنوں کے درمیان کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن سائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو دو

۸۳ مشکوٰۃ ص ۲۲۷' مرآۃ جلد ۴ ص ۱۳۲' ترمذی جلد ۱ ص ۱۹۰' الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۱۹۱' کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۰۰۳۔

رُکنوں (یعنی رُکنِ یمانی اور رُکنِ اَسود) کے درمیان یہ دُعا فرماتے ہوئے سنا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ ۸۴

''اے ہمارے رب، ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور ہمیں آخرت کے عذاب سے بچالے'' (یہ دُعا اور اِس طرح کی تمام دُعائیں اُمّت کی تعلیم کے لئے ہیں)۔ یعنی رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ طواف کی حالت میں جب رکن یمانی اور رکن اَسود کے درمیان ہوتے تو محولہ بالا جامع دُعا کرتے تھے۔ کیونکہ اِس جگہ ستر فرشتے مقرر ہیں جو طواف کرنے والے کی دُعاؤں پر آمین کہتے ہیں اور وہاں فاصلہ بھی اتنا ہی ہے کہ یہ مختصر دُعا ہی پڑھی جاسکتی ہے۔

---

۸۴ مرآۃ جلد۴ ص۱۳۴، شرح السنۃ جلد۴ ص۷۷، مسند احمد جلد۳ ص۴۱۱، مستدرک حاکم جلد۱ حدیث نمبر۴۵۵، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص۸۹، مجمع الزوائد جلد۲ ص۲۹۰، الترغیب والترہیب جلد۲ ص۴۵۱۔

دوسری روایت جس کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ اُس میں اِس طرح ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''رُکنِ یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں' تو جو کوئی کہتا ہے:-

''اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَالُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ قَالُوْا آمِیْنَ'' ۸۵

''اِلٰہی میں تجھ سے معافی اور دین ودنیا کی عافیت مانگتا ہوں۔ اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے۔ تو فرشتے کہتے ہیں۔ آمین!''۔

دنیا کی بھلائی' اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی اِطاعت اور نبی کریم

---

۸۵ مرآۃ جلد۴ ص ۱۳۸' ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۹۵۷' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص ۱۲۸' الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۱۹۲۔

رؤف ورحیم ﷺ کی اِتباع میں ہے۔ آخرت کی کامیابی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا قرب اور اللہ (ﷻ) کا دیدار ہے جبکہ حجاب یا عذابِ نار ہے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) اپنے قرب و دیدار کی نعمتیں نصیب فرمائے اور حجاب سے بچائے۔ آمین!

واجباتِ طواف:

(۱) طہارت = حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر سے پاک ہونا' باوضو ہونا۔

(۲) جسم کا جو جو حصہ چھپانا فرض ہے اُس کو چھپانا۔

(۳) دائیں طرف سے طواف شروع کرنا' دروازے کی طرف چلنا۔

(۴) حطیم کو شامل کر کے طواف کرنا۔

(۵) ہر طواف (یعنی سات چکروں کے بعد) دو رکعت نماز واجب طواف پڑھنا۔

محرمات طواف:

طواف کرنے والوں کیلئے مندرجہ ذیل باتیں حرام ہیں:

(۱) حدثِ اکبر یعنی جنابت، حدثِ اصغر یعنی بے وضو یا حیض ونفاس کی حالت میں طواف کرنا۔

(۲) طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا۔

(۳) حجرِ اسود کے علاوہ کسی اور جگہ سے طواف شروع کرنا۔

(۴) بیت اللہ شریف کی طرف سینہ کرکے طواف کا کچھ بھی حصہ ادا کرنا۔ (لیکن جب حجرِ اسود کے سامنے پہنچے تو ٹھہرنے کی حالت میں حجرِ اسود کی طرف منہ کرنا جائز ہے)۔

(۵) طواف میں جو چیزیں واجب ہیں اُن میں سے کسی کو ترک کرنا۔

مکروہات طواف:

(۱) دورانِ طواف موبائل فون سننا، فضول، بے

ضرورت اور بے فائدہ بات چیت کرنا۔ (۲) خرید وفروخت کرنا یا خرید وفروخت کے متعلق گفتگو کرنا۔ (۳) بلند آواز سے ذکر یا دُعا کرنا۔ (۴) ناپاک کپڑوں میں طواف کرنا۔ (۵) جس طواف میں رَمَل اور اِضطباع سُنّت ہے اُس طواف میں رمل اور اضطباع کو بلا عذر ترک کرنا۔ (۶) حجرِ اَسود کا اِستلام نہ کرنا۔ (۷) حجرِ اَسود کے بالمقابل آئے بغیر ہاتھ اُٹھانا۔ (۸) طواف کے چکروں میں زیادہ فاصل کرنا یعنی وقفہ کرنا' طواف کے علاوہ کسی اور کام میں مشغول ہونا۔ (۹) طواف کرتے ہوئے ارکانِ بیت اللہ شریف (یعنی رکن عراقی' رکن یمانی وغیرہ) پر یا کسی اور جگہ دُعا کے لئے کھڑا ہونا۔ (۱۰) دوران طواف کھانا کھانا۔ (۱۱) دو یا زیادہ طواف کو اکٹھا کرنا اور اُن کے بیچ میں دوگانہ واجب الطّواف نہ پڑھنا۔ (۱۲) خطبہ کے وقت طواف شروع کرنا۔ (۱۴) دونوں ہاتھ طواف کی نیّت کے وقت' بلا تکبیر اُٹھانا۔ (۱۵) طواف کی حالت میں دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھانا یا نماز کی طرح ہاتھ

باندھنا۔ (۱۶) پیشاب یا اجابت کے تقاضے یا ریح کے غلبہ کے وقت طواف کرنا۔ (۱۷) بھوک یا غصہ کی حالت میں طواف کرنا۔ (۱۸) بلا عذر جوتے پہن کر طواف کرنا۔ (۱۹) حجرِ اسود اور رکنِ یمانی کے علاوہ کسی اور جگہ استلام کرنا۔

مسائلِ طواف:

(۱) حجرِ اسود سے مقامِ ابراہیم کی طرف چلتے ہوئے طواف شروع ہوتا ہے۔

(۲) حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک ایک چکر شمار ہوتا ہے اور سات چکروں کے بعد ایک طواف پورا ہوتا ہے۔

(۳) نیت فرض ہے نیت کے بغیر طواف نہیں۔

(۴) طواف کے پھیروں میں شک ہوا کہ کتنے ہوئے تو اگر فرض یا واجب ہے تو نئے سرے سے پھیرے کرے اور اگر ساتھ چلنے والے کسی عادل نے بتا دیا کہ اتنے پھیرے ہوئے تو اس کے قول پر عمل کر لینا بہتر ہے۔

(۵) مریض، بوڑھے اور کمزور کو طواف کرایا اور ساتھ ہی اپنے طواف کی بھی نیت کر لی تو دونوں کے طواف ہو گئے۔ اگرچہ دونوں کے دو (مختلف) قسموں کے طواف ہوں (فرض یا واجب)۔

(۶) طواف کرتے کرتے نماز جنازہ یا نماز فرض شروع ہو جائے تو فرض نماز یا نماز جنازہ سے فارغ ہو کر بقیہ طواف کے جتنے پھیرے رہ گئے تھے صرف انہیں مکمل کر لے طواف پورا ہو جائے گا۔ نئے سرے سے شروع کرنے کی ضرورت نہیں۔ طواف کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے اور تین یا تین سے کم پھیرے لگائیں ہوں تو وضو کرنے کے بعد از سر نو طواف کرے۔ اگر چار یا چار سے زائد پھیرے لگائے ہوں تو پھر وہاں یعنی آگے سے شروع کرے از سر نو کی ضرورت نہیں۔

(۷) رمل صرف پہلے تین پھیروں میں سنت ہے اگر پہلے

میں نہ کیا تو باقی دوسرے اور تیسرے میں کرے۔ اگر پہلے تین میں نہ کیا تو باقی چار میں نہ کرے۔

(۸) رَمَل اُس طواف میں سُنّت ہے جس میں صفا و مروہ کی سعی کرنی ہو۔

(۹) طواف کے ساتوں پھیروں میں اِضطباع سُنّت ہے۔

(۱۰) اِضطباع اُسی طواف میں ہے جس میں سعی ہو۔

(۱۱) دورانِ طواف عورتوں کو دیکھنے اور بُری نگاہ کرنے سے خصوصی طور پر پرہیز کرے۔

(۱۲) عمرہ کرنے والے کا تلبیہ پڑھنا' طواف شروع کرتے وقت ختم ہو جاتا ہے' اِس لئے اَب تلبیہ نہ پڑھے۔

(۱۳) حجرِ اَسود کا اِستلام کرے تو ایک بات اچھی طرح نوٹ کرے اور یاد رکھے کہ اِستلام کرتے وقت ہجوم کے دھکوں کی وجہ سے لوگ اپنی جگہ سے آگے پیچھے ہو جاتے ہیں۔ اُس وقت چہرہ اور سینہ بیت اللہ شریف کی

طرف ہونے کی صورت میں بیت اللہ شریف کے دروازے کی طرف نہ بڑھے ورنہ ایسی حالت میں سمجھا جائے گا کہ طواف کی اتنی مقدار بیت اللہ شریف کی طرف سینہ اور چہرہ کر کے کیا گیا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو پچھلے پاؤں لوٹے کہ بایاں کندھا بیت اللہ شریف ہی کی طرف رہے اور اتنے حصہ کا اعادہ کرے۔ ہجوم میں اس طرح اعادہ کرنا مشکل ہو تو ایسی حالت میں طواف کے اس خاص چکر کو دوبارہ کرے ورنہ جزا لازم ہو جائے گی۔ اسی لئے یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ ہجوم کے وقت حجرِ اسود کو بوسہ نہ دیں بلکہ دور ہی سے اشارہ سے استلام کریں۔

(۱۴) لوگ حجرِ اسود کو خوشبو لگاتے رہتے ہیں۔ اگر کسی شخص نے احرام کی حالت میں حجرِ اسود کو بوسہ دیا اور اس کے منہ اور ہاتھ کو بہت سی خوشبو لگ گئی تو دم واجب ہوگا اور اگر تھوڑی لگی تو صدقہ یعنی پونے دو کلو گیہوں خیرات کرنا

واجب ہوگا۔ اِس لئے اِحرام کی حالت میں اِس کو نہ تو ہاتھ لگائے اور نہ ہی بوسہ دے بلکہ ہاتھوں سے اِشارہ کرکے ہاتھوں کو بوسہ دے لے۔

(۱۵) طواف کرتے وقت خوب دھیان رہے کہ بیت اللہ شریف پر تجلیاتِ ربانی کا نزول ہورہا ہے اور اِس سے وہ تجلیات ہماری طرف آرہی ہیں۔ جتنا اچھا اور توجہ سے طواف کرے گا' تجلیات زیادہ سے زیادہ فائض ہوں گی۔

(۱۶) حطیم کے باہر سے طواف کرنا' واجباتِ طواف میں سے ہے اور طواف کے دوران حطیم کے بیچ سے گزرنا ناجائز ہے۔ اَیسا ہونے کی صورت میں اُس خاص چکر کو دوبارہ ادا کرنا لازم ہے' ورنہ جزا لازم ہوگی۔

(۱۷) طواف میں چھوٹے قدم رکھنا مستحب ہے اور طواف کے چکروں میں زیادہ فاصلہ کرنا خواہ ایک دفعہ اَیسا کرے یا

کئی دفعہ کرے' مکروہ ہے۔ فاصلہ سے مراد طواف کے سات چکروں کے درمیان وقفہ کرنا' کسی اور کام میں مشغول ہو جانا ہے۔

(۱۸) مستحب ہے کہ ہر کام جو خشوع اور عاجزی کے منافی ہو' اُس کو ترک کر دے' مثلاً بلا ضرورت اِدھر اُدھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دیکھنا۔ کولہے یا گدی وغیرہ پر ہاتھ رکھنا' منہ پر ہاتھ رکھنا' ایک ہاتھ کی اُنگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں داخل کرنا وغیرہ۔ اِس کے علاوہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سے لوگ طواف میں ایک دوسرے کے پیچھے دوڑتے بھاگتے ہیں۔ یہ بات طواف کے آداب کے خلاف ہے۔ طواف میں اِطمینان و سکون اور وقار سے چلنا چاہئے۔

(۱۹) چاہئے کہ طواف کے دوران اپنی نگاہ کو اپنے چلنے کی جگہ کے علاوہ اِدھر اُدھر نہ گزارے جیسا کہ نماز کی حالت میں

اپنے سجدہ کی جگہ سے آگے نظر نہیں گزاری جاتی۔ طواف کی دُعاؤں کے ساتھ ساتھ دُرود شریف پڑھنا۔ کیونکہ دُرود شریف افضل عبادت ہے۔ بیت اللہ شریف کے اَرکان کے نزدیک دُرود شریف پڑھنا اور بھی افضل ہے۔

(۲۰) طواف کے دوران نہ تو دُعا کی طرح ہاتھ اُٹھائے جائیں اور نہ ہی نماز کی طرح ہاتھ باندھے۔

(۲۱) طواف میں اَذکار اور دُعاؤں کا آہستہ پڑھنا مستحب ہے۔ اِس طرح پڑھے کہ دوسروں کے پڑھنے میں خلل نہ پڑے لیکن اگر زور سے پڑھنے کی وجہ سے دوسروں کو پریشانی اور خلل واقع ہو تو آہستہ پڑھنا واجب ہو جائے گا۔ اِس سے معلوم ہوا کہ مُعلِّموں کا بلند آواز سے پکارنا جو لوگوں کو دُعا پڑھانے کے لئے ہوتا ہے اچھا نہیں ہے۔

(۲۲) طواف میں دُعا پڑھنا تلاوتِ قرآن سے افضل ہے۔

(۲۳) طواف کے چکروں میں ہر چکر کے اجزاء کا لگاتار ہونا

سُنّتِ مؤکدہ ہے، اِس لئے طواف کرتے ہوئے کسی عذر کے بغیر کہیں نہ ٹھہرے۔ اَرکانِ بیت اللہ شریف پر یا مطاف کی کسی اور جگہ پر دُعا کے لئے کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ اِس لئے کہ یہ طواف کے اَجزاء کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔

(۲۴) رکنِ یمانی پر پہنچے تو اُس کو دونوں ہاتھوں سے یا صرف داہنے ہاتھ سے چھونا مستحب ہے۔ لیکن خیال رہے کہ پاؤں اپنی جگہ پر رہیں اور سینہ اور قدم بیت اللہ شریف کی طرف نہ ہو۔ اِس کو بوسہ دینا یا صرف بائیں ہاتھ سے چھونا خلاف سُنّت ہے اگر ہاتھ لگانے کا موقع نہ مل سکے تو اُس کی طرف اشارہ نہ کرے اَیسے ہی گزر جائے اور یہی بہتر ہے، عام لوگ رکن یمانی کو ہاتھ لگاتے وقت آدابِ طواف کا خیال نہیں کرتے۔

(۲۵) حجرِ اَسود کے سامنے اِستلام کے وقت ہر بار تکبیر کہنا مطلقاً

سُنّت ہے یعنی شروع میں بھی اور ہر چکر میں بھی، پس ہر بار یہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

(۲۶) خیال رہے کہ شروع طواف اور ختم طواف ملا کر حجرِ اسود کا آٹھ مرتبہ اِستلام ہوتا ہے۔ اوّل طواف شروع کرتے وقت اور آٹھواں (آخری چکر کے بعد) پہلی اور آٹھویں مرتبہ بالاتفاق سُنّتِ مؤکّدہ ہے۔ باقی میں بعض کے نزدیک سُنّت ہے اور بعض کے نزدیک مستحب ہے۔ اِستلام نہ کرنا مکروہاتِ طواف میں سے ہے۔ اِس لئے کراہت سے بچتے ہوئے ہر چکر پر اِستلام کرے۔

(۲۷) شدید گرمی اور بارش کی حالت میں طواف کرنے کی زیادہ فضیلت ہے۔ بعض اہل ذوق اِن اوقات کا اِنتظار کرتے ہیں۔ بعض ہر نماز کے بعد کرتے ہیں۔ بعض مجمع کو پسند کرتے ہیں کہ معلوم نہیں کس کی برکت سے ہمارا طواف

اور ہماری دُعائیں قبول ہو جائیں۔ رحمتِ الٰہی کسی کی طرف متوجہ ہو اور ہم بامراد اور کامیاب ہو جائیں۔

(۲۸) **یوں تو بیت اللہ شریف کو دیکھنا ایک عبادت ہے، لیکن طواف میں چلنے کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا محرماتِ طواف میں سے ہے یعنی عملاً حرام ہے اور منع ہے۔** اکثر لوگ اِس بات کی طرف توجہ نہیں کرتے اور طواف میں جہاں چاہتے ہیں، بیت اللہ کی طرف منہ کر لیتے ہیں بلکہ اکثر ناواقف لوگ طواف کرتے ہوئے بیت اللہ شریف کو دیکھتے ہوئے اور اُس کی طرف ہاتھ سے اِشارہ کرتے ہوئے چلتے ہیں۔ بیت اللہ شریف کی طرف منہ کرنا صرف حجرِ اَسود کے اِستلام کے وقت جائز ہے۔

(۲۹) بعض لوگ دورانِ طواف غلافِ کعبۃ اللہ سے لپٹ کر اُس کو بوسہ دینے لگتے ہیں۔ اوّل تو یہ طواف کے تمام

اَجزاء کے لگاتار ہونے کے خلاف ہے۔ دوسرے یہ کہ ایسا کرنے سے سینہ بیت اللہ شریف کی طرف ہو جائے گا اور جیسا کہ پیچھے لکھا جا چکا ہے' یہ حرام ہے' اِس سے پرہیز کریں۔

(۳۰) دورانِ طواف بیت اللہ شریف کی طرف پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے' جو حرام کے زُمرہ میں آتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو اِس خاص حصہ کا اِعادہ واجب ہے' لیکن بہتر ہے کہ پورے چکر کو دوبارہ کرے۔ اِعادہ نہ کرنے کی صورت میں جزا لازم ہو جائے گی۔

(۳۱) اگر طواف' رَمَل کے ساتھ شروع کیا اور ایک دو چکروں کے بعد اِتنا ہجوم ہو گیا کہ رَمَل نہیں کر سکتا تو رَمَل کو موقوف کرے اور طواف پورا کرے۔

(۳۲) اکثر لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ طواف اُس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک کتابوں میں لکھی ہوئی ہر چکر کی

الگ الگ دُعائیں نہ پڑھی جائیں۔ یہ خیال غلط ہے۔ طواف کے لئے نیّت شرط ہے۔ اِس کے بعد بالکل خاموش رہنا اور کچھ نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔

(۳۳) طوافِ کعبۃ اللہ کے لئے حیض ونفاس سے پاک ہونا اور باوُضو ہونا واجب ہے۔

(۳۴) عورتیں زیب وزینت سے آراستہ ہو کر طواف نہ کریں۔

(۳۵) اگر عورتیں حجرِ اَسود کو نہ چھو سکیں اور نہ ہی بوسہ دے سکیں تو اِس صورت میں اُن کا مَردوں کے ساتھ مزاحمت کرنا جائز نہیں بلکہ اُن کے لئے مناسب ہے کہ مَردوں کے پیچھے طواف کرتی رہیں اِس سے انشاءاللہ بھیڑ کی صورت میں قربِ کعبۃ اللہ کی نسبت زیادہ اَجروثواب ملے گا۔

(۳۶) عورتوں کو رمَل اور اِضطباع کا حکم نہیں ہے۔

(۳۷) دورانِ سعی صفا و مروہ سبز روشنیوں اور ستونوں کے

درمیان عورتوں کو دوڑنے کا حکم نہیں۔ اُنہیں عام معمول کی رفتار کے مطابق ہی چلنے کا حکم ہے۔

(۳۸) اگر عورت طوافِ خانہ کعبہ کے بعد حائضہ ہو جائے تو بایں حالت سعی نہیں کر سکتی۔

(۳۹) عدّت والی عورت ایامِ عدت میں حج وعمرہ کے لئے نہ جائے کیونکہ اِس حالت میں عمرہ کے لئے جانا حرام ہے۔

مسئلہ: طواف کے بعد اگر سعی نہ ہو تو پھر نماز طواف سے پہلے ملتزم پر حاضری دینا سُنّت ہے۔ اگر طواف کے بعد صفا و مروہ کی سعی ہو تو پھر نماز طواف کے بعد ملتزم پر حاضری دیں۔

مسئلہ: اگر طواف کرنے والے کو کوئی دُعا یاد نہ ہو تو ہر چکر میں دُرود شریف ہی پڑھے۔

واقعہ:

''روض الفائق'' میں ہے حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں کعبۃ اللہ کا طواف کر رہا تھا میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ہر قدم پر دُرود شریف ہی پڑھتا ہے اور کوئی دُعا تسبیح و تہلیل وغیرہ نہیں پڑھتا۔ میں نے اُس سے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ اُس نے پوچھا آپ کون ہیں؟ میں نے کہا کہ میں سفیان ثوری ہوں۔ اُس نے کہا اگر آپ زمانے کے یکتا نہ ہوتے تو میں نہ بتاتا اور اپنا راز نہ کھولتا۔ پھر اُس نے کہا میں اور میرے والد صاحب حج کو جا رہے تھے۔ ایک جگہ پہنچ کر میرا باپ بیمار ہو گیا۔ میں علاج معالجہ کا اہتمام کرتا رہا مگر اَجل نے وقت مقررہ پر آلیا اور وہ اِنتقال کر گئے ہیں میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ پڑھا۔ یکا یک میرے والد صاحب کا منہ کالا ہو گیا۔ میں بڑا رنجیدہ ہوا اور کپڑے سے اُن کا منہ ڈھانپ دیا۔ کچھ دیر بعد بیٹھے بیٹھے غم میں ڈوبے میری آنکھ لگ گئی۔ میں نے

خواب میں دیکھا کہ ایک صاحب جن سے زیادہ حسین میں نے کسی کو نہیں دیکھا۔ اِنتہائی صاف ستھرا لباس زیب تن کئے ہوئے' خوشبو سے مُعطّر' ایسی خوشبو زندگی میں میں نے کبھی نہ پائی' نہ سونگھی۔ وہ آئے اور میرے والد صاحب کے چہرہ سے کپڑا ہٹایا اور اُن کے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اُن کا چہرہ سفید ہو گیا وہ واپس جانے لگے تو میں نے اُن کے دامنِ مبارک کو تھام کر عرض کیا۔ آپ پر اللہ (ﷻ) رحم فرمائے' آپ کون ہیں کہ آپ کی وجہ سے اللہ (ﷻ) نے میرے والد پر رحم فرمایا؟ وہ فرمانے لگے تو مجھے نہیں پہچانتا۔ میں صاحبِ قرآن' اللہ (ﷻ) کا رسول ﷺ ہوں۔ یہ تیرا باپ بڑا گنہگار تھا۔ لیکن مجھ پر کثرت سے دُرود شریف بھیجتا تھا۔ جب اِس پر یہ مصیبت نازل ہوئی تو میں اِس کی فریاد کو پہنچا اور میں ہر اُس شخص کی فریاد کو پہنچتا ہوں جو مجھ پر کثرت سے دُرود شریف بھیجے۔ اِس پر نوجوان نے کہا' میں خانہ کعبہ کے طواف کے ہر چکر میں ہر قدم پر اِس لئے دُرود

شریف پڑھ رہا ہوں کہ اِس کی برکات بے شمار ہیں۔ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے اِس پر کوئی فتویٰ نہیں لگایا۔

دو رکعت نماز واجب الطّواف کہاں پڑھیں؟

حضرت مطلب بن ابووداعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، میں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا: "جب سات چکروں سے فارغ ہوئے تو مطاف کے کنارے آئے اور دو رکعتیں پڑھیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی آڑ نہ تھی۔ ۸۶ (سامنے سے طواف والے گزر رہے تھے)۔

مَطاف:

مَطاف اُسے کہتے ہیں جہاں لوگ طواف کرتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَطَافَ بِالْبَیْتِ سَبْعًا وَّ صَلّٰی خَلْفَ الْمَقَامِ رَکْعَتَیْنِ

۸۶ نسائی جلد ۲ ص ۳۹۔

وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ قَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ''۔

''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ تشریف لائے اور بیت اللہ شریف کا سات بار طواف فرمایا اور مقامِ ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں اور صفا و مروہ کی سعی کی پھر فرمایا تمہارے لئے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زندگی بہترین نمونہ ہے''۔

مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر تشریف آوری:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے بیت اللہ شریف کے سات چکر مکمل کر لئے تو پھر آپ ﷺ مقامِ ابراہیم پر تشریف لائے اور یہ آیتِ مبارک تلاوت فرمائی۔ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ○ (البقرۃ ۱۲۵:) ''یعنی مقامِ ابراہیم کے سامنے نماز کی جگہ بناؤ''۔

دو رکعت نماز واجب الطّواف:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں، جب نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم مقامِ ابراہیم پر پہنچے تو محولہ بالا آیتِ مبارک پڑھی پھر دو رکعت نماز واجب الطّواف اَدا فرمائی۔ یہ دو رکعتیں اِس طرح اَدا فرمائیں کہ مقام اِبراہیم کو اپنے اور بیت اللہ شریف کے درمیان کیا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دو رکعتوں میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کی تلاوت فرمائی۔ [یعنی پہلی رکعت میں سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں سورۃ الفاتحہ کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھی۔ چونکہ اِس جگہ پہلے بُت پرستی ہوتی تھی، اِس لئے پہلی رکعت میں شرک سے بیزاری کا اِظہار اور دوسری رکعت میں توحیدِ الٰہی کا اِعلان فرمایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم آہستہ قرأت میں بھی بعض اَلفاظ اُونچی آواز سے پڑھ دیتے تھے۔ اِس لئے لوگوں کو پتا چل جاتا تھا کہ پہلی رکعت میں فلاں سورت پڑھی گئی اور دوسری

رکعت میں فلاں۔ (یہ آپ صلی اللہ علیک وسلم کے خصائص میں سے ہے)۔ (مرآۃ جلد۲ص۱۱۰ حاشیہ۳)] پھر آپ ﷺ حجرِ اسود کے پاس آئے اُس کو بوسہ دیا پھر صفا کی طرف تشریف لے گئے۔

مسئلہ: اگر وقتِ کراہت ہو تو یہ وقت نکل جانے کے بعد دو رکعت نماز واجب الطّواف پڑھیں۔ یاد رہے سورج کے طلوع و غروب اور زوال کے اَوقات مکروہ ہیں' اِن وقتوں میں دو رکعت واجب الطّواف نماز نہ پڑھیں۔ یہ نماز اِضطباع کی حالت میں بھی نہ پڑھیں بلکہ دونوں کندھے اِحرام کی چادر سے چھپالیں۔

مسئلہ: اگر مقامِ ابراہیم کے سامنے جہاں اکثر اور لوگ بھی نفل ادا کرتے ہیں' ہجوم زیادہ ہو تو مسجد کے صحن میں یا مسجد الحرام میں کسی جگہ بھی یہ نماز اَدا کی جاسکتی ہے۔

مقام مُلتزَم پر حاضری:

حجرِ اَسود اور بیت اللہ شریف کے دروازہ کے درمیانی حصہ کا نام ملتزم ہے۔ یہ قبولیتِ دُعا کا مقام ہے۔ یہاں آ کر

دیوارِ کعبۃ اللہ سے لپٹ جائیں۔ کبھی دایاں اور کبھی بایاں رخسار دیوار سے لگائیں اور دونوں ہاتھ سر سے اُوپر سیدھے اُٹھا کر دیوار سے لگائیں۔

طواف کے بعد ملتزم سے چمٹنا اور دُعا کرنا:

خانہ کعبہ کی دیوار کا قریباً دو گز کا وہ حصہ جو حجرِ اَسود اور بابِ کعبۃ اللہ کے درمیان ہے وہ ملتزم کہلاتا ہے۔ حج کے مسنون اَعمال میں سے یہ بھی ہے کہ اگر موقع ملے تو طواف کے بعد اِس ملتزم سے چمٹ کر دُعا کی جائے۔ مندرجہ ذیل حدیث شریف سے معلوم ہوگا کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حجۃ الوداع میں ایسا ہی کیا تھا۔

"حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ اپنے والد حضرت شعیب علیہ الرحمہ سے روایت کرتے ہیں اُنہوں نے بیان کیا کہ میں اپنے دادا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

ساتھ طواف کر رہا تھا' میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ بیت اللہ سے چمٹ رہے ہیں' تو میں نے اپنے دادا (حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ) سے عرض کیا کہ ہم کو وہاں لے چلئے اُن لوگوں کے ساتھ ہم بھی اُن کی طرح بیت اللہ سے چمٹ جائیں۔ اُنہوں نے فرمایا کہ: میں اللہ جَلَّ جلالہ کی پناہ مانگتا ہوں مردود شیطان سے۔ (مطلب غالباً یہ تھا کہ اگر میں طواف کے درمیان اِن لوگوں کی طرح ملتزم کی خاص جگہ کا لحاظ کئے بغیر بیت اللہ کی کسی دیوار سے چمٹ جاؤں تو یہ خلافِ سُنّت اور غلط کام ہوگا اور اِس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) راضی نہ ہوگا بلکہ شیطان راضی ہوگا' میں اِس مردود سے اللہ جَلَّ جلالہ کی پناہ مانگتا ہوں حضرت شعیب علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ پھر جب میرے دادا طواف سے فارغ ہوگئے تو دیوارِ کعبہ کے خاص اِس حصّہ پر آئے جو بابِ کعبہ اور حجرِ اَسود کے درمیان ہے۔ (جس کو ملتزم کہتے ہیں) تو مجھ سے فرمایا: خدا کی قسم! یہی وہ جگہ ہے جس سے رسولِ کریم رؤف

ورحیم ﷺ چمٹ گئے تھے۔ (سنن بیہقی)

اور سنن ابی داؤد کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ ملتزم سے اس طرح چمٹ گئے کہ اپنا سینہ اور اپنا چہرہ اُس سے لگا دیا اور ہاتھ بھی پوری طرح پھیلا کے اُس پر رکھ دیئے اور فرمایا کہ میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا۔

تشریح: اِس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ ملتزم سے چمٹنے والا یہ عمل طواف کے بعد ہونا چاہئے اور اِس کی خاص جگہ ملتزم ہی ہے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے دیوانوں کو اِس میں جو کیفیت نصیب ہوتی ہے وہ بس اُنہی کا حصہ ہے اور حج کی خاص الخاص کیفیات میں سے ہے۔

☆☆☆

آبِ زم زم اور پینے کا طریقہ

طوافِ خانہ کعبہ کے بعد پانی کی طلب ایک اِنسانی تقاضا ہے اِس لئے نماز واجب الطّواف سے فارغ ہو کر جس طرح آسان اور ممکن ہو خوب پیٹ بھر کر آبِ زم زم پیئیں یہ پانی پیاس بجھاتا ہے۔ غذا کا کام دیتا ہے اور سوائے موت کے ہر بیماری کے لئے شفا ہے۔

حدیث شریف نمبر ۱:

حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ

عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اِتنے میں ایک شخص آیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُس سے فرمایا: کہاں سے آیا ہے؟ وہ بولا زم زم کے پاس سے۔ فرمایا کیا تم نے آبِ زم زم پیا جیسا کہ چاہئے؟ اُس نے کہا وہ کس طرح؟ فرمایا جب تو زم زم کا پانی پیئے تو کعبۃ اللہ کی طرف منہ کر اور بسم اللہ (شریف) کہہ اور تین بار سانس لے اور سیر ہو کر پی۔ جب پانی پی کر فارغ ہو تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ کیونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا ہے: ”ہمارے اور منافقوں کے درمیان پہچان یہ ہے کہ وہ سیر ہو کر آبِ زم زم نہیں پیتے“۔ (اور ہم خوب سیر ہو کر پیتے ہیں)[۸۷]

مسئلہ: آبِ زم زم اور وضو کا بچا ہوا پانی حسبِ طلب کھڑے ہو کر پینا چاہیے۔

---

۸۷ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ص۱۴۷، دار قطنی جلد۲ص۲۸۸، در منثور جلد۳ ص۲۲۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ص۱۲۴، مستدرک حاکم جلد۱ص۴۷۲، کنز العمال حدیث نمبر۳۴۲۷۸، حصن حصین عربی ص۸۸۔ ۸۹۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں، میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ سے سنا ہے: ''آبِ زم زم اُس فائدے کے لئے جس کے واسطے پیا جائے''۔ ۸۸؎ اگر شفاء کے لئے پیا جائے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) شفاء عطا فرمائے گا، اگر کھانے کی نیت سے پیٹ بھر کر پیا تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) پیٹ بھر دے گا۔ اگر پیاس بجھانے کے لئے پیئے تو اللہ (تبارک وتعالیٰ) پیاس دُور فرمائے گا۔ ۸۹؎ (بہرحال جس نیت سے پیا جائے وہی فائدہ حاصل ہوگا۔ خواہ دنیا کا فائدہ ہو یا آخرت کا)

حدیث شریف نمبر۳:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت

۸۸، ۸۹؎ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ص۲۰۲۔۱۴۸، حصن حصین ص۸۸، مسند احمد جلد۳ص۳۵۷، مستدرک حاکم جلد۱ص۴۷۳، دار قطنی جلد۲ص۲۸۹، در منثور جلد۳ص۲۲۱، الترغیب والترہیب جلد۲ص۲۱۰، تلخیص الحبیر جلد۲ص۲۶۸۔

ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا:
''روئے زمین پر بہترین پانی' آبِ زم زم ہے۔ جس میں کھانے کی غذائیت (بھی) ہے اور بیماری کے لئے شفاء (بھی)''۔ ۹۰

حدیث شریف نمبر ۴:

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شریف میں بھی ایسا ہی اِرشادِ محبوبِ باری تعالیٰ ﷺ ہے کہ اِس میں کھانے کی غذائیت اور مرض کی شفاء بھی ہے۔ ۹۱

حدیث شریف نمبر ۵:

حضرت سوید بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک رحمہ اللہ تعالیٰ کو مکہ مکرمہ

---

۹۰ المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۱۱ ص ۹۸، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۸۶، در منثور جلد ۷ ص ۲۲۱، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۰۹، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۸۸۹۔
۹۱ الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۰۹، مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۲۸۶، مسند بزار جلد ۱ ص ۲۸۹، کشف الخفا للعجلونی جلد ۱ ص ۵۳۱۔

میں دیکھا وہ (چاہ) آبِ زم زم کے پاس آئے۔ اُنہوں نے اِس میں سے پانی پیا اور قبلہ رُو کھڑے ہو کر کہا۔ ''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) ہم سے حضرت ابن ابی الموالی علیہ الرحمہ نے حدیث بیان کی اُنہوں نے حضرت محمد بن المنکدر علیہ الرحمہ سے حدیثِ پاک بیان کی اُنہوں نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''آبِ زم زم جس مقصد کے لئے پیا جائے اُس کے لئے (مفید) ہے اور میں یہ آبِ زم زم قیامت کے دن کی پیاس کے لئے پیتا ہوں''۔ اِس کے بعد اُنہوں نے آبِ زم زم نوش فرمایا''۔ ۹۲

آبِ زم زم پینے کے بعد کی دُعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جب آبِ زم زم نوش فرماتے تو اِن الفاظ سے دُعا کرتے: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

۹۲ الترغیب والترہیب جلد۲ ص۲۱۰۔

اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَآءٍ ۹۳ "اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) میں تجھ سے نفع دینے والا علم، وسیع رزق اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں"۔

مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دُعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ۹۴

"اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے شروع اور دُرود و سلام ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر۔ اے میرے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میرے گناہوں کو معاف فرما اور میرے لئے اپنی رحمتوں کے دروازے کھول دے"۔

اَب حجرِ اَسود کا نواں (۹) اِستلام کر کے صفا و مروہ کی

---

۹۳ دار قطنی جلد ۲ ص ۲۸۸، حصن حصین ص ۸۸، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۲۔ ۹۴ مشکوٰۃ ص ۷۰، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۷، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۲۔

سعی کے لئے مسجدِ حرام سے نکلتے ہوئے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور حسبِ دستور مسجد سے نکلتے وقت' یہ دُعا پڑھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ وَرَحْمَتِکَ ۹۵

''اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نام سے شروع اور دُرود و سلام ہو' رسول اللہ (ﷺ) پر۔ اے میرے اللہ (جل جلالک) میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا ہوں''۔ پڑھتے ہوئے بایاں پاؤں باہر نکالیں۔

---

۹۵ مشکوٰۃ ص ۶۸، مسند احمد جلد ۳ ص ۳۹۷، ابن ماجہ حدیث نمبر ۷۷۲، مسلم حدیث نمبر ۴۹۴، مجمع الزوائد جلد ۱۰ ص ۱۵۹۔

سعی

صفا و مروہ کے درمیان سعی:

سعی کے لغوی معنی ہیں دوڑنا اور اِصطلاحِ شرع میں ایک خاص طریقہ سے صفا و مروہ کے درمیان چل کر (صفا سے مروَہ تک اور مروَہ سے صفا تک) سات پھیرے لگانے کو سعی کہتے ہیں۔ (ایک پھیرا صفا سے مروہ اور دوسرا مروَہ سے صفا تک مکمل ہوتا ہے۔ اِسی طرح سات پھیرے آخری پھیرا صفا سے مروَہ کی طرف)۔ اِس کا مسنون طریقہ یہ ہے ''طواف کے بعد صفا و مروَہ کی سعی کے لئے حجرِ اَسود کا نواں (۹) اِستلام کر کے بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰہِ الْحَمْدُ اور دُرود شریف

پڑھتے ہوئے باب الصفا کے راستے صفا کی طرف چلیں۔

حدیث شریف:

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دو رکعت نماز طواف پڑھنے اور اِستلام حجرِ اسود کے بعد صفا پہاڑی کی طرف تشریف لے گئے۔ جب صفا سے قریب ہوئے تو آپ ﷺ نے پڑھا: اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ اَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهٖ "بے شک صفا و مروہ اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی نشانیوں میں سے ہیں ہم اِس سے اِبتداء کریں گے جس سے اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے اِبتداء کی"۔

چنانچہ آپ ﷺ نے صفا سے سعی شروع فرمائی اُس پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف کو دیکھا۔ اپنا رُخِ انور کعبۃ اللہ کی طرف فرمایا اور اللہ وحدہٗ لاشریک کی وحدانیت اور کبریائی

بیان فرمائی یعنی اَللّٰہُ اَکْبَر کہا (عمرہ و حج کرنے والوں کو بھی ایسا ہی کرنا چاہئے اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا چاہئے) پھر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَ لَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ ط ○ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ اَنْجَزَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ پھر اِن اَذکار کے درمیان دُعا فرمائی اور تین بار یہی فرمایا۔ (اولاً ذِکرِ الٰہی پھر دُعا پھر ذکر الٰہی یہ ایک بار ہوا۔ اِس طرح تین دفعہ عمل کیا۔ حاجی صاحبان بھی اِسی پر عمل کریں۔ ویسے اگر کم مرتبہ بھی کریں تو کوئی حرج نہیں بہر حال کم از کم ایک دفعہ تو ذکر و تکبیر اور دُعا کرنی چاہیے۔

نیّت:

دُعائیں پڑھنے کے بعد دل میں سعی کی نیت کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ السَّعْیَ بَیْنَ الصَّفَا وَ

اَلْمَرْوَةِ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰہِ تَعَالٰی فَیَسِّرْہُ لِیْ وَ تَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم جب مروہ کی طرف چلے یہاں تک کہ بطنِ وادی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف سیدھے ہوگئے۔ (چونکہ اس جگہ حضرت بی بی ہاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دوڑی تھیں اس لئے اس جگہ حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعی فرمائی۔ اس مقبول بی بی کی نقل اُتارنا سُنّت ہے۔ اس جگہ کو آج کل مَیْلَیْنِ اَخْضَرَیْنِ کہتے ہیں۔ پھر دوڑے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم شریف سیدھے چڑھے تو معمول کی چال چلے حتیٰ کہ مروہ پہاڑی پر پہنچے پھر مروہ پہاڑی پر وہی ذکر اَذکار کئے جو صفا پہاڑی پر کئے تھے۔[۹۶] (اسی طرح سات پھیرے پورے فرمائے)۔

---

[۹۶] مرآۃ جلد ۴ ص ۱۱۱۔۱۱۰۔

واجباتِ سعی:

(۱) سعی کا ایسے طواف کے بعد ہونا جو جنابت وحیض و نفاس (حدثِ اکبر) سے پاک ہو' (۲) سعی کے سات چکر پورے کرنا (سعی کے پہلے چار چکر (رکن) فرض ہیں اور بعد کے تین چکر واجب ہیں)' (۳) اگر کوئی عذر نہ ہو تو سعی میں پیدل چلنا' (۴) عمرہ کی سعی کا اِحرام کی حالت میں ہونا' (۵) صفا اور مروہ کے درمیان پورا فاصلہ طے کرنا' (۶) ترتیب یعنی صفا سے شروع اور مروہ پر ختم کرنا۔

مکروہاتِ سعی:

(۱) سعی کرتے وقت اِس طرح بات چیت کرنا جس سے حضورِ قلب نہ رہ سکے یا اَذکار اور دُعائیں پڑھنے کے مانع ہو یا تسلسل ترک ہو جائے' (۲) سعی کے مختار وقت میں بلا عذر تاخیر کرنا' (۳) ستر عورت ترک کرنا یعنی جسم کا جو جو حصہ چھپانا

فرض ہے اُس کو نہ چھپانا۔ (یاد رہے کہ طواف میں یہ واجب ہے اور سعی میں سُنّت ہے)۔ (۴) سعی سبز ستونوں کے درمیان تیزی سے نہ چلنا' (۵) سعی کے پھیروں میں بلا عذر زیادہ وقفہ (تفریق) کرنا' کیونکہ یہ مُوالات (پے در پے) ہونے کے خلاف ہے اور مُوالاتِ سُنّت ہے۔

مسئلہ: دورانِ سعی کلمہ توحید یعنی چوتھا کلمہ بار بار پڑھیں۔

مسئلہ: سعی کرتے وقت صفا اور مروہ پہاڑیوں پر کھڑے ذکرِ الٰہی' دُعا اور دُرود شریف کا وِرد کرنا چاہئے۔ ہتھیلیوں کو قبلہ شریف کی طرف کرنا' ہاتھ لہرانا یا کانوں تک تین بار ہاتھ کر کے چھوڑ دینا غلط ہے۔

اِس طواف اور سعی کے بعد حج تمتع اور عمرہ کرنے والے سر منڈوا کر یا بال کتروا کر اِحرام کھول دیں اِن کا عمرہ ادا ہو گیا۔ عورتیں اُنگلی کے صرف ایک پورے کے برابر بال کاٹیں یا محرم سے کٹوائیں یا عورت' عورت کے کاٹ دے۔

مسئلہ: بعدازیں مستحب ہے کہ دو نفل مسجد الحرام میں کسی جگہ پڑھ لیں۔

مسئلہ: دورانِ سعی نماز پنجگانہ کی جماعت اور نماز جنازہ میں شامل ہونا' قضائے حاجت اور وضو کے لئے وقفہ کر لینا جائز ہے نیز کھانے پینے کے لئے تھوڑا سا وقفہ کرنا بھی جائز ہے۔

مسئلہ: کمزور' بوڑھے' مریض اور حاملہ عورتیں ٹھہر ٹھہر کر سعی کر سکتے ہیں۔ یعنی صفا سے مروہ یا درمیان میں کہیں آرام کے لئے رُک سکتے ہیں۔

مسئلہ: حج تمتع والے عمرہ کے بعد احرام کھول لیں گے پھر آٹھ ذی الحجہ کو حج کا اِحرام باندھیں گے اور حج کے جملہ اَفعال ادا کریں گے۔

حلق یا قصر:

سر کے بال منڈوانے کو حلق اور کتروانے کو قصر کہتے ہیں۔

تمام علماء کا اِس پر اتفاق ہے کہ حج وعمرہ سے فارغ ہونے پر مَردوں کو سر منڈوانا یا بال کتروانا دونوں طرح جائز ہے۔ مگر سر منڈوانا افضل ہے۔ عورتوں کے لئے سر منڈوانا حرام ہے۔ مَردوں کے لئے سر کے چوتھائی بال کٹوانا یا منڈوانا ضروری ہے مگر پورا سر منڈوانا سُنّت ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے حج وعمرہ کے سوا کبھی سر نہ منڈوایا۔ گنجا شخص بھی اِحرام کھولتے وقت سر پر اُسترا پھروائے اور جو روزانہ عمرہ کرے وہ بھی اپنے سر پر ہر دفعہ استرا پھیر لیا کرے یا پھروالیا کرے۔

اَحادیثِ مبارکہ ملاحظہ فرمائیں!

۱۔ حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' وہ اپنی دادی سے حدیث بیان کرتے ہیں' اُنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے والوں کو تین مرتبہ دُعا دی اور کتروانے والوں کو ایک بار۔ ۹۷

۲۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں فرمایا: ''اے اللہ (جَلَّ جلالک)! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما۔ عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کتروانے والوں پر بھی' فرمایا: اے اللہ (جَلَّ جلالک)! سر منڈوانے والوں پر رحم فرما' عرض کیا یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم) کتروانے والوں

۹۷ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ ص۱۰۳۔

پر بھی تو فرمایا: کترانے والوں پر بھی۔'' ۹۸

۳۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو سر منڈوانے سے منع فرمایا ہے۔ ۹۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، عورتوں کے لئے سر منڈوانا نہیں بلکہ (ایک اُنگلی کے پورے کے برابر) بال کتروانا ہے۔ ۱۰۰

مسائلِ حلق یا قصر:

(۱) جس مرد کے سر کے بال اُنگلی کے پورے سے کم

---

۹۸ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص۱۰۳، بخاری جلد۱ص۲۳۳، مسند احمد جلد۲ص ۱۳۱۔۷۹، شرح السنۃ جلد۴ص۱۲۰، موطا امام مالک ص۴۱۹، قرطبی جلد۱ جز۲ص ۳۸۱۔۹۹ مشکوٰۃ ص۲۳۳۔۱۰۰ السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۲ص۱۰۴، مشکوٰۃ ص ۲۳۳، دارمی جلد۲ص۶۴، دار قطنی جلد۲ص۲۷۱، تلخیص الحبیر جلد۲ص۲۶۱، در منثور جلد ۶ص۸۲، کنز العمال حدیث نمبر۱۲۲۲۱، المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ص۲۵۰۔

ہوں اُس کے لئے حلق کروانا واجب ہے' اُس کے بغیر حلال نہیں ہوگا۔ (۲) چوتھائی سر کا حلق یا قصر مکروہِ تحریمی ہے' اگر چہ حلال ہونے کے لئے کافی ہے۔ بہت سے عمرہ کرنے والے ایسا کرتے ہیں کہ ایک عمرہ کر کے سر کا چوتھائی حصہ منڈوا دیا' پھر دوسرا عمرہ کر کے دوسرا چوتھائی منڈوا دیا' اِس طرح چار عمرے کر کے چار مرتبہ حلق پورا کرتے ہیں' یہ صورت مکروہ ہے' (۳) متعدد بار عمرہ کرنے والوں کے لئے بہتر ہے کہ پہلی دفعہ حلق یا قصر کرے' دوسری دفعہ جبکہ سر پر بال نہ ہوں اُسترا پھیرے۔ اِس طرح ہر بار حلق کا ثواب ملتا رہے گا' (۴)۔ اگر گنجا ہے اور اُس کے سر پر بال بالکل نہیں ہیں یا سر پر زخم ہیں تو سر پر صرف اُسترا پھیرنا واجب ہے۔ اگر زخموں کی وجہ سے اُسترا نہ بھی چلا سکے تو یہ واجب ساقط ہو جائے گا' (۵)۔ حلق یا قصر صرف حدودِ حرم میں کرایا جائے۔ حدودِ حرم سے باہر کرایا تو دَم واجب ہوگا۔ (۶) جب کسی محرم مرد

پر صرف حلق یا قصر کروانا باقی ہو یعنی حلق یا قصر سے پہلے جو کام کرنے تھے وہ پورا کر چکا ہو تو ایسا محرم مرد اپنے بال خود بھی حلق یا قصر کر سکتا ہے اور اپنے جیسے کسی دوسرے محرم سے بھی حلق یا قصر کروا سکتا ہے۔ (۷) مستحب ہے کہ حلق یا قصر کراتے وقت تکبیر کہے اور دُعا مانگے۔ (۸) عمرہ پر عمرہ کا اِحرام باندھنا بعض لوگ ایک عمرہ کے طواف اور سعی کرنے کے بعد حلق یا قصر کئے بغیر دوسرے عمرے کا اِحرام باندھ لیتے ہیں اور بعض لوگ اِتنا معمولی سا قصر کرتے ہیں جس سے اِحرام سے ہی نہیں نکلتے اور اِس پر دوسرے عمرہ کا اِحرام باندھ لیتے ہیں۔ اِس سے اِحرام پر اِحرام باندھنا لازم آجاتا ہے جو ممنوع ہے اور اِس سے دَم لازم ہوتا ہے۔

نقشہ ترتیبِ ادائیگی افعال حج

اَگلے صفحات پر دیئے ہوئے نقشے کے ذریعے نہایت
اِختصار سے بتایا گیا ہے کہ ایک حاجی کو گھر سے روانہ ہو کر اِختتام
حج تک کیا کچھ
اور کس ترتیب سے کرنا ہوگا۔

(۱)	(۲)
گھر سے روانگی	حدودِ میقات پر پہنچ کر غسل یا وضو کر کے احرام باندھنا
(۳)	(۴)
باوضو شہر مکہ مکرمہ میں داخل ہونا اور مسجدِ حرام میں حاضری	استلامِ حجرِ اسود کے بعد طواف یعنی خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگانا
(۵)	(۶)
طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نفل واجب الطّواف اَدا کرنا	طواف کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا بعد ازیں مسجدِ حرام میں دو رکعت نماز پڑھنا
(۷)	(۸)
۸ ذی الحجہ کو صبح سویرے منیٰ جانا	منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور فجر اَدا کرنا

(۹)	(۱۰)
۹ ذی الحجہ کو میدانِ عرفات میں جانا	میدانِ عرفات میں زوال سے لے کر ۱۰ ذی الحجہ طلوعِ صبح صادق سے پہلے تک کسی وقت بھی وقوف کرنا
(۱۱)	(۱۲)
۹ ذی الحجہ کو غروب آفتاب کے بعد رات کے کسی حصہ میں مزدلفہ پہنچنا اور مغرب اور عشاء اکٹھی پڑھنا نیز کنکریاں اکٹھی کرنا	۱۰ ذی الحجہ کو مزدلفہ سے بعد نمازِ فجر منیٰ واپس آنا، جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا
(۱۳)	(۱۴)
ترتیب کے ساتھ ۱۰ ذی الحجہ کو بڑے شیطان کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، سر منڈوانا اور عام کپڑوں میں طوافِ زیارت کے لئے خانہ کعبہ جانا	۱۰، ۱۱ اور ۱۲ ذی الحجہ میں سے کسی دن طوافِ زیارت کر لینا

(۱۵)	(۱۶)
۱۱، ۱۲ ذی الحجہ کو منیٰ میں قیام کرنا اور ان دنوں میں تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا	اگر ۱۲ ذی الحجہ کو غروبِ آفتاب سے پہلے حدودِ منیٰ سے نہ نکل سکیں تو پھر ۱۳ ذی الحجہ کو کنکریاں مار کر مکہ مکرمہ روانہ ہونا
(۱۷)	(۱۸)
ہر فرض اور واجب کا اُس کے مقام اور وقت پر اَدا کرنا	۱۲ یا ۱۳ ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ واپس آ کر طوافِ وداع کرنا اور آبِ زمزم پی کر مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا

☆☆☆

☆☆

☆

حج بیت اللہ شریف
کرنے کا طریقہ

حج کا طریقہ

حجاج کرام کو حج کرنے سے پہلے اِس بات کا علم ہونا چاہئے کہ حج کی کتنی اَقسام ہیں تا کہ اُنہیں حج کی ادائیگی میں کوئی دِقت پیش نہ آئے۔

حج کی اَقسام:

حج کی تین اَقسام ہیں:

۱۔ حج قِران ۲۔ حج تمتع اور ۳۔ حج اِفراد۔

حج قِران:

یہ ہے کہ میقات سے حج اور عمرہ دونوں کی اکٹھی نیت سے اِحرام باندھا جائے۔ مکہ مکرمہ حاضر ہو کر بیت اللہ شریف

میں پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور اِحرام نہ کھولا جائے پھر اِسی اِحرام سے حج اَدا کیا جائے۔ ایسے حج کو حج قِران کہتے ہیں۔ اِمام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے ہاں حج قِران افضل ہے۔

نیّت: اِس کی نیّت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَۃَ فَیَسِّرْھُمَا لِیْ وَتَقَبَّلْھُمَا مِنِّیْ

"یا اللہ (جَلَّ جلالک) میں حج وعمرہ دونوں کا اِرادہ کرتا ہوں۔ اِن دونوں کو میرے لئے آسان فرما اور اِن دونوں کو میری طرف سے قبول فرما"۔

میں نے اِن کا اِحرام خالص تیری رضا کے لئے باندھا۔ ایسا حج کرنے والے کو قارن کہتے ہیں۔

حج تمتّع:

یہ وہ حج ہے کہ حج کے مہینوں میں میقات سے یا

میقات (کی حدود) سے پہلے اِحرام باندھا جائے حج تمتع میں اوّل صرف عمرہ کی نیت کی جاتی ہے کہ ''اے اللہ (تبارک وتعالیٰ) میں عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں اِس کو میرے لئے آسان فرما اور قبول فرما اور میں نے خالص تیری رضا کے لئے عمرہ کی نیت سے اِحرام باندھا''۔ اور مکہ مکرمہ حاضر ہو کر پہلے عمرہ اَدا کیا جائے۔ تمام آدابِ عمرہ بجالانے کے بعد بال کٹوا کر یا منڈوا کر اِحرام کھول دیا جائے۔ پھر ایام حج شروع ہونے سے پہلے یا ۸ ذی الحجہ کو حج کے لئے مکہ مکرمہ کی حدود میں ہی اِحرام باندھ لیا جائے' اِس کا نام حج تمتع ہے۔ ایسا حج کرنے والے کو متمتع کہا جاتا ہے۔ حج تمتع کا طریقہ آسان ترین طریقہ ہے۔

حج اِفراد:

یہ ہے کہ میقات میں داخل ہونے سے قبل یا میقات سے' صرف حج کی نیت سے اِحرام باندھا جائے اِس میں عمرہ کو ساتھ نہ ملایا جائے' اِس کو حج اِفراد کہتے ہیں۔ ایسا حج کرنے والا

''مفرد'' کہلاتا ہے۔ اِس کی نیت اِس طرح ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ

''یا اللہ جل جلالک! میں حج کا اِرادہ کرتا ہوں اِسے میرے لئے آسان فرما اور قبول بھی فرما''۔

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے' فرماتی ہیں' ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع کے سال نکلے تو ہم میں بعض وہ تھے جنہوں نے صرف عمرہ کا اِحرام باندھا اور بعض وہ تھے جنہوں نے صرف حج کا اِحرام باندھا اور رسول اللہ ﷺ نے بھی حج کا اِحرام باندھا۔ لیکن جنہوں نے حج کا اِحرام باندھا تھا یا حج وعمرہ جمع کیا تھا اُنہوں نے دسویں تاریخ تک اِحرام نہ کھولا۔ [۱۰۱] اِس حدیث میں حج قِران' حج تمتع اور حج اِفراد کا ذکر ہے۔

---

[۱۰۱] بخاری جلد ۱ ص ۲۱۲، مسلم جلد ۱ ص ۳۸۷، مشکوٰۃ ص ۲۲۳، شرح السنۃ جلد ۴ ص ۳۷، موطا امام مالک باب افراد الحج ص ۳۴۴۔

حج بدل:

حج بدل اللہ کریم کا ایک اِنعام ہے جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے اہلِ ایمان کو عطا فرمایا گیا ہے۔ حج بدل (فرض حج) کسی دوسرے کی طرف سے اَدا کے لئے چند شرائط ہیں جن کا جاننا ضروری ہے۔ (۱) جس کی طرف سے حج بدل کیا جارہا ہو اُس نے پہلے حج نہ کیا ہو۔ اور اُس پر حج فرض ہو۔ (۲) اَیسا شخص فوت ہو چکا ہو اور حج کے بارے میں وصیّت کر گیا ہو۔ (۳) وصیّت نہ کی ہو مگر اُس کے لواحقین کسی کو حج کروا دیں لیکن فوت شدہ پر حج فرض ہو۔ (۴) حج بدل کے لئے وہ شخص جا سکتا ہے جو پہلے اپنا فرض حج کر چکا ہو۔ (۵) اَیسا مریض جس پر حج فرض ہو مگر ایسی مرض میں مبتلا ہو کہ صحت یابی کی اُمید نہ ہو۔ (۶) اَیسا اَمیر اپاہج جو کسی کے سہارے بھی حج نہ کر سکتا ہو۔

اَیسے والدین یا عزیز رشتہ جن پر فوت ہونے سے پہلے حج فرض نہیں تھا' اَب اُن کے بچے یا عزیز اُن کی طرف سے کسی کو حج کروانا چاہتے ہیں تو یہ نفلی حج ہوگا۔ اِسے حج بدل نہیں کہہ سکتے۔ اَلبتہ اَیسے حج کا اُن کو ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔ اَیسے ہی فوت شدہ کے لئے عمرہ' طواف' نوافل اور دیگر نفلی عبادات اَدا کی جا سکتی ہیں۔

میقات:

کچھ عرصہ پہلے بہت سے ملکوں کے حجاج کرام کئی کئی مہینے اور کئی کئی ہفتے کا بڑی اور بحری سفر کر کے مکہ مکرمہ پہنچتے تھے۔ ظاہر ہے کہ اِتنی طویل مدّت تک اِحرام کی پابندیوں کو نبھانا اکثر لوگوں کے لئے بہت مشکل ہے۔ اِس لئے مختلف راستوں سے آنے والے حجاج کرام کے لئے مکہ مکرمہ کے قریب مختلف سمتوں میں کچھ مقامات مقرر کر دیئے گئے ہیں اور حکم دیا گیا ہے کہ حج و عمرہ کے لئے آنے والے جب اِن میں سے کسی مقام پر

پہنچیں تو بیت اللہ شریف اور مکہ مکرمہ کے اَدب میں، وہیں سے اِحرام بند ہو جائیں۔

حج وعمرہ کی اَدائیگی سے پیشتر یہ جاننا ضروری ہے کہ اِحرام کہاں سے باندھنا ہے اور وہ حدود کس کے لئے کہاں سے شروع ہوتی ہیں؟ **میقات** وہ جگہ کہلاتی ہے جہاں سے حج وعمرہ کرنے والے کے لئے، بغیر اِحرام کے، آگے بڑھنا حرام ہے۔

حدیث شریف نمبر ۱:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مختلف ملکوں اور شہروں سے آنے والوں کے لئے **میقات** مقرر فرمائے ہیں: (۱) اہلِ مدینہ شریف (اور علاوہ ازیں خیبر، تبوک، یا شمالی جنوب سے آنے والوں) کے لئے ذُوالحُلَیفَہ ہے [۱۰۲] یہ مدینہ

---

[۱۰۲] اس مقام کو ابیارِ علی کرم اللہ وجہہ الکریم بھی کہتے ہیں۔ بذریعہ ہوائی جہاز آنے والے اپنے علاقوں سے ہی اِحرام باندھیں گے اور بس یا ٹیکسی یا ذاتی کار سے آنے والے حضرات ذوالحلیفہ سے اِحرام باندھیں گے۔

منورہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے صرف پانچ، چھ میل پر پڑتا ہے۔ یہاں سے مکہ مکرمہ تقریباً ۴۰۰ کلومیٹر دُور واقع ہے۔

(۲) اہلِ شام کے لئے جُحْفَہ۔ یہ موجودہ رابغ کے قریب ایک بستی تھی۔ اب اس نام کی کوئی بستی نہیں ہے، لیکن یہ معلوم ہے کہ اس کا محل وقوع رابغ کے قریب تھا۔ جو مکہ مکرمہ سے قریباً ۱۵۰ کلومیٹر مغرب کی جانب ساحل کے قریب ہے۔ (۳) اہلِ نجد کے لئے قَرْنُ الْمَنَازِلْ ہے۔ یہ مکہ مکرمہ سے تقریباً ۵۵، ۵۰ کلومیٹر مشرق میں نجد جانے والے راستہ پر ایک پہاڑی ہے۔

(۴) اہلِ یمن (اور علاوہ ازیں پاکستان، بنگلہ دیش اور دیگر ممالک سے آنے والوں) کے لئے یَلَمْلَم ہے۔[۱۰۳] یہ یمن کی طرف سے آنے والوں کے لئے میقات ہے۔ یہ تہامہ کی پہاڑیوں میں سے ایک معروف پہاڑی ہے، جو مکہ مکرمہ سے

---

[۱۰۳] شرح السنۃ جلد۴ ص۲۲، بخاری جلد۱ ص۲۰۶، موطا امام مالک ص۳۳۸، مسلم جلد۱ ص۳۷۴، مشکوٰۃ ص۲۲۱، ابوداؤد جلد۱ ص۲۵۰، نسائی جلد۲ ص۶، دار قطنی جلد۲ ص۲۳۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص۲۹۔۲۸، مجمع الزوائد جلد۳ ص۲۱۶۔

تقریباً ۶۵ کلومیٹر جنوب مشرق میں یمن سے مکہ مکرمہ آنے والے راستے پر پڑتی ہے۔ یہ میقات محولہ بالا ملکوں کے باشندوں کے لئے بھی ہیں اور اُن کے لئے بھی جو اُن کے باشندے نہ ہوں، مگر اُن پر سے (یا اِس جانب سے) گزرے جو حج اور عمرہ کا اِرادہ کرتا ہو۔ اگر مذکورہ بالا میقاتوں کے اَندر رہنے والا باشندہ ہو تو اُس کا اِحرام اپنے گھر سے ہی ہے اور اِسی طرح اہلِ مکہ شریف مکہ مکرمہ سے ہی اِحرام باندھیں۔[۱۰۴] فقہائے اُمت کا اِس پر اِتفاق اور اِجماع ہے کہ جو شخص حج وعمرہ کے لئے اِن مقامات میں سے کسی مقام کی طرف سے آئے، اُس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اِحرام باندھ کر اِس مقام سے آگے بڑھے۔

(۵)۔ مغرب کی طرف سے آنے والے حضرات اگر بحری راستہ سے آرہے ہیں اور ینبوع کی بندرگاہ پر اُتریں تو رابغ سے، ورنہ جدہ سے پہلے جو پڑاؤ آئے اُس سے عمرہ یا حج کا اِحرام باندھیں۔

(۶)۔ ریاض، دھران یا دمام کی طرف سے آنے والے حضرات

---

[۱۰۴] ایضاً۔

جو اپنی کار یا گاڑی میں مکہ مکرمہ عمرہ یا حج کرنے کے لئے آئیں وہ سہل جو طائف گزرنے کے بعد واقع ہے' وہاں سے اِحرام باندھیں گے اور اگر ہوائی جہاز سے جدہ آرہے ہوں تو ریاض یا دھران کے ہوائی اڈوں سے اِحرام باندھیں گے۔

حدیث شریف نمبر۲:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اہلِ عراق کے لئے اِحرام گاہ ذات عرق ہے۔ ۱۰۵ مکہ مکرمہ سے شمال مشرق میں عراق جانے والے راستہ پر واقع ہے۔ مکہ مکرمہ سے مسافت تقریباً ۸۰ کلومیٹر ہے۔ اگرچہ عراق اور شام' عہدِ فاروقی میں فتح ہوئے لیکن حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو چونکہ بعطائے الٰہی علم تھا کہ یہ علاقے فتح ہوں گے اور یہاں سے حجاج آیا کریں گے۔ اِس

---

۱۰۵ ابوداؤد جلد۱ ص ۲۵۰، نسائی جلد۲ ص ۶، دار قطنی جلد۲ ص ۲۳۶۔

لئے اُن کے میقات مقرر کردیئے۔ مگر اُن پر عمل دورِ فاروقی سے شروع ہوا۔ جن روایات میں ہے کہ عراق اور شام کے میقاتوں کو امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے مقرر کیا وہاں عملی تقرُّر مراد ہے۔ (''اگر کوئی شخص دو میقاتوں میں سے گزرے تو اُس پر آخری میقات سے اِحرام باندھنا فرض ہے نہ کہ پہلے میقات سے''۔ احناف)۔

مسئلہ: جو مسلمان اپنے ملک سے پہلے مدینہ منورہ جاتے ہیں اُن کے لئے اِحرام باندھنا ضروری نہیں وہ معمول کے لباس میں ہی مدینہ منورہ پہنچیں اور جب مدینہ منورہ سے مکہ پاک کا سفر (یعنی سفرِ عمرہ) کریں تو آبیارِ علی رضی اللہ عنہ (یعنی ذوالحلیفہ) سے اِحرام باندھ لیں۔

حج اور حج کے فرائض:

(۱) اِحرام باندھنا (حج کی نیت دِل میں کرنا اور تین بار تلبیہ پڑھنا۔ (۲) وقوفِ عرفات (۹ ذی الحجہ کو زوالِ آفتاب

کے بعد سے ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پیشتر تک کسی وقت عرفات میں ٹھہرنا)۔ وقوفِ عرفات' میدانِ عرفات میں ہی ہونا۔ (۳) طوافِ زیارت ۔۱۰' ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ سے مکہ مکرمہ حاضر ہوکر خانہ کعبہ کا طواف کرنا۔ (یہ فرض' قربانی کرنے کے بعد سر منڈوا کر یا بال کتروا کر ادا کیا جاتا ہے)۔ (۴) نیت۔ (۵) ترتیب۔ (۶) ہر فرض کا اپنے وقت پر ہونا۔

اِن تمام فرائض میں سے ایک فرض بھی چھوٹ گیا تو حج نہیں ہوگا اور اِس کی تلافی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں ہوگی۔ اِن فرائض کو ترتیب سے ادا کرنا۔ پہلے اِحرام پھر وقوف عرفات اور پھر طوافِ زیارت۔ ہر فرض کو اپنے وقت پر ادا کرنا اور ہر فرض ورُکن کو اُس کے مقام پر ادا کرنا۔

حج کے واجبات:

حج کے واجبات یہ ہیں: (۱) مغرب اور عشاء کی

نمازیں مزدلفہ میں آکر عشاء کے وقت میں اکٹھی پڑھنا' (۲) مزدلفہ میں نویں اور دسویں ذی الحجہ کی درمیانی شب کو صبح صادق کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک قیام کرنا' یعنی وقوف مزدلفہ۔ (۳) رَمی جمار (جمرات یعنی شیطان کو دسویں' گیارہویں اور بارہویں ذی الحجہ کو تین دن سات سات کنکریاں مارنا۔ جمرۂ عقبہ کی رَمی کا پہلے دن منڈ (حلق) یا بال کتروانے (قصر) سے پہلے ہونا' ہر دن کی رَمی کا اُسی دن ہونا' ۱۰ ذی الحجہ کو ترتیب سے اَعمال کرنا بھی واجب ہے یعنی پہلے جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مارنا پھر قربانی پھر حلق اور ان کے بعد طوافِ زیارت کرنا۔ (۴) حج تمتع اور حج قِران والے کا قربانی کرنا۔ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ گیا' خواہ وہ بھولے سے رہ گیا یا دانستہ طور پر چھوڑا تو دَم (یعنی بکرا یا دنبہ ذبح کرنا) لازم ہوجاتا ہے۔ اَلبتہ حج اَدا ہوجائے گا' (۵) سر کے بال منڈوانا یا کتروانا' (۶) حج تمتع والے کا قربانی کرنا اور اِس قربانی کا حرم

اور ایّام نحر میں ہونا' (۷) میقات سے باہر رہنے والوں یعنی آفاقی کا طوافِ وداع کرنا یعنی طوافِ رخصت کرنا' اگر عورت حیض ونفاس کی وجہ سے یہ طواف نہ کر سکے تو اُس پر واجب نہیں' (۸) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا' (۹) میقات سے بغیر اِحرام کے نہ گزرنا۔

ایّام حج:

۸ ذی الحجہ۔ حج کا پہلا دن

۸ ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ کے دن' حج کے ایّام کہلاتے ہیں۔ اِن ہی دنوں اِسلام کا اَہم رکن اَدا کیا جاتا ہے۔ ۸ ذی الحجہ کو منیٰ روانگی ہوتی ہے۔ منیٰ جانے کی تیاری رات ہی کو کر لینی چاہئے۔

۸ ذی الحجہ کو صبح سویرے سُنّت کے مطابق غُسل کریں تو اَفضل ہے' ورنہ وضو کریں اور اِس غُسل یا وضو میں اِحرام کی نیّت کریں۔ اِحرام کی چادریں باندھ لیں اگر مکروہ وقت نہ ہو تو سر ڈھانپ کر دو رکعت نفل پڑھیں اِس کے بعد جائے نماز پر ہی

اپنا سر ننگا کرلیں۔

اگر ہو سکے تو اِحرام باندھ کر طواف کریں، نمازِ طواف پڑھیں اور دو نفل اِحرام کے ادا کریں پھر دل میں حج کی نیت کریں۔ نیت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ الْحَجَّ فَیَسِّرْہُ لِیْ وَتَقَبَّلْہُ مِنِّیْ وَاَعِنِّیْ عَلَیْہِ وَبَارِکْ لِیْ فِیْہِ نَوَیْتُ الْحَجَّ وَاَحْرَمْتُ بِہٖ لِلّٰہِ تَعَالٰی

"اے میرے اللہ (جَلَّ جلالک) میں حج کی نیت کرتا ہوں اور اِس کے ساتھ تیری رضا کے لئے اِحرام باندھا تو میرے لئے حج کو آسان فرما دے اور مجھ سے قبول فرما لے اور اِس میں میری مدد فرما اور اِس میں میرے لئے برکت ڈال، میں نے نیت کی حج کی اور اِحرام باندھا اِس کے ساتھ اللہ (جَلَّ جلالہٗ) کے لئے"۔

اِس کے فوراً بعد قدرے بلند آواز سے تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں۔ دُرود شریف اور دُعائیں پڑھیں۔ تلبیہ کہتے ہی اِحرام کی

تمام پابندیاں شروع ہو گئیں اگر ممکن ہو تو پیدل، ورنہ سواری پر منیٰ کی طرف روانہ ہو جائیں۔ منیٰ کی طرف روانگی ۸ ذی الحجہ کو فجر سے پہلے رات میں بھی کسی وقت ہو سکتی ہے۔ ضروریاتِ زندگی کا مختصر سامان، قربانی اور روزمرہ کی خوراک کے لئے ضروری رقم ساتھ لے لیں۔

سفر منیٰ میں تلبیہ کثرت سے پڑھتے رہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اِستغفار اور دُرود شریف بھی پڑھیں۔ مناسکِ حج میں منیٰ میں ظہر، عصر، مغرب عشاء اور ۹ ذی الحجہ کو فجر کی نماز اَدا کریں۔ یہ پانچ نمازیں منیٰ میں پڑھنا اور رات کو قیام و عبادت میں گزارنا سُنّت ہے۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۸ ذی الحجہ کی ظہر سے عشاء تک اور ۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں اَدا فرمائی پھر کچھ دیر ٹھہرے یہاں تک کہ سورج نکل آیا۔ ۱۰۶

۱۰۶ نصب الرایۃ جلد ۳ ص ۴۹۔

۸ اور ۹ ذی الحجہ کی درمیانی شب ذکر و عبادت میں صرف کریں اور اگر سوئیں تو باوضو سوئیں۔ یہ رات مکہ مکرمہ میں گزارنا یا اس سے پہلے عرفات میں چلے جانا خلافِ سُنّت اور مکروہ ہے۔

منیٰ میں تین کام سُنّت ہیں:

(۱)۔ پانچ نمازیں اَدا کرنا' (۲)۔ ۸ اور ۹ ذی الحجہ کی درمیانی رات منیٰ میں گزارنا' (۳)۔ ۹ ذی الحجہ کو سورج طلوع ہونے کے بعد میدانِ عرفات کی طرف حج کے لئے روانہ ہونا۔

۹ ذی الحجہ۔ حج کا دوسرا دن

میدانِ عرفات کی طرف روانگی:

۹ ذی الحجہ کی فجر کی نماز منیٰ میں اَدا کرنے کے بعد سورج نکلنے کا اِنتظار کرنا' جب سورج طلوع ہونے کے بعد مسجد خیف کے سامنے جبل ثبیر پر چمکے تو میدانِ عرفات کی طرف

جانا۔ آج یوم عرفہ ہے۔ یہاں ۹ ذی الحجہ کو زوال کے بعد سے ۹ ذی الحجہ کا دن ختم ہونے (یعنی غروبِ آفتاب) تک قیام کرنا۔

وقوفِ عرفات حج کا رُکنِ اعظم ہے:

وقوف کا وقت زوال کے وقت کے ختم ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور ۱۰ ذی الحجہ کی صبح صادق سے پہلے تک رہتا ہے۔ ممکن ہو تو زوال سے پہلے غسل کر لیں مگر بدن پر صابن نہ ملیں اور نہ میل اُتاریں۔ اِحرام کی حالت میں اِس کی ممانعت ہے غسل کی سہولت نہ ہو تو صرف وضو ہی کریں۔ وقوف کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ جس نے یہ رکنِ اعظم اَدا کر لیا وہ حاجی ہو گیا۔

یومِ عرفہ کا انعام:

اُمّ المؤمنین حضرت سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ”یومِ عرفہ سے بڑھ کر کوئی ایسا دن نہیں جس میں اللہ

(سبحانہ وتعالیٰ) اپنے بہت سے بندوں کو آگ سے آزاد نہ کرے۔ اللہ (تبارک وتعالیٰ کا نزولِ اَجلال) اِس دن بہت قریب ہوتا ہے۔ پھر اِن سے (یعنی حاجیوں سے) فرشتوں پر فخر فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟" ۱۰۷

مسئلہ: میدانِ عرفات میں غروبِ آفتاب تک ٹھہرنا بہر صورت واجب ہے۔ اِس سے پہلے حدودِ عرفات سے باہر نکلنا سخت جرم ہے۔ پہلے نکلنے پر دَم لازم آتا ہے۔

مسئلہ: بہتر اور اَفضل یہ ہے کہ قبلہ رو کھڑے ہو کر جب سورج عصر کی نماز کی طرف ڈھل جائے تو کھلے آسمان کے نیچے وقوف کیا جائے۔

میدانِ عرفات کی دُعا:

حضرت عمرو بن شعیب علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسولِ کریم

۱۰۷ ابن ماجہ حدیث نمبر ۳۰۱۴، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۰۴، مشکوٰۃ ص ۲۲۸۔

رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا' یومِ عرفہ کی بہترین دُعاؤں سے جو دُعا ہم نے اور ہم سے پہلے انبیاء کرام علیہم السّلام نے کی۔ وہ یہ ہے: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۱۰۸

میدانِ عرفات کے دیگر معمولات:

زوال کے بعد وقتِ ظہر میں ظہر کی سُنّتیں پڑھی جاتی ہیں پھر حج کا خطبہ سن کر ظہر کی نماز کے سلام پھیرتے ہی عصر کی تکبیر پڑھی جاتی ہے اور نمازِ عصر ادا کی جاتی ہے۔ میدانِ عرفات میں مسجد نمرہ میں وقتِ ظہر میں' ظہر اور عصر ملا کر پڑھی جاتی ہے۔

ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر پڑھنے کی شرائط:

(۱) ۹ ذی الحجہ ہونا' (۲) حدودِ عرفات ہونا' (۳) حج کا اِحرام ہونا' (۴) جماعت کے ساتھ ہونا' (۵) حاکمِ وقت یا

۱۰۸ مشکوٰۃ ص ۲۲۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۴۱۹، تلخیص الحبیر جلد ۲ ص ۲۵۴، کتاب الاذکار ص ۱۴۷۔

اُس کے نائب کا ہونا' (۶) پہلے ظہر پھر عصر کا پڑھنا' (۷) مقیم امام کا قصر نہ کرنا۔

مذکورہ بالا شرائط میں سے اگر کوئی شرط نہ پائی جائے تو ظہر اور عصر کو اپنے اپنے وقت میں پڑھنا چاہئے۔ چونکہ ہر کوئی مسجد نمرہ میں باجماعت نماز نہیں پڑھ سکتا' اس لئے اپنے اپنے خیموں میں ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت پڑھی جائے۔

دُعا: میدانِ عرفات قبولیتِ دُعا کا مقام ہے' اس لئے اپنے لئے اپنے والدین اور بہن بھائیوں' بیوی بچوں' دوست احباب' اسلامی تعلق داروں' ایمان والوں' دینی بھائیوں اور ملک وقوم اور ملّتِ اسلامیہ کے لئے گڑگڑا کر دُعائیں کریں۔

عرفات سے مزدلفہ روانگی:

ارشادِ ربانی ہے:.... فَاِذَآ اَفَضْتُمْ مِّنْ عَرَفٰتٍ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ عِنْدَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ ص وَاذْكُرُوْهُ كَمَا هَدٰىكُمْ ج.... (البقرۃ:۱۹۸) ''جب تم

عرفات سے واپس آؤ تو مشعر حرام (مزدلفہ) کے نزدیک اللہ (تبارک وتعالیٰ) کا ذکر کرو اور اُس کو اِس طرح یاد کرو جیسے اُس نے تمہیں بتایا ہے"۔

۹ ذی الحجہ ہی کو میدانِ عرفات سے سورج کے غروب ہوتے ہی مزدلفہ کی طرف روانگی لازمی ہے۔ آج وہ دن ہے جس میں اِرادتاً مغرب کی نماز وقت پر اَدا نہیں کرنی اور نہ ہی عرفات سے مزدلفہ جاتے ہوئے راستے میں اَدا کرنی ہے بلکہ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں ایک اَذان اور ایک اِقامت سے اَدا کرنی ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں اَکٹھی پڑھیں اور دونوں نمازیں ایک (ہی اَذان اور ایک) ہی اِقامت سے پڑھ لیں اور اِن کے درمیان یا بعد میں کوئی نفل نہ پڑھے۔[۱۰۹]

---

۱۰۹ شرح السنۃ جلد۴ ص ۹۹، بخاری جلد۱ ص ۲۲۷، موطا امام مالک ص ۴۲۸۔

(اگر سنتیں پڑھنی ہیں تو دونوں نمازیں اَدا کرنے اور عشاء کے وِتر پڑھنے کے بعد پڑھیں) یہ رات شب قدر سے بھی اَفضل ہے۔ بہتر ہے کہ یہ رات جاگ کر گزاری جائے۔ عبادت، ذکر و اِستغفار، توبہ اور دُرود شریف اور دُعاؤں میں توجہ لگائی جائے۔ اگرچہ جاگنا اَفضل ہے لیکن لیٹنا یا سونا بھی منع نہیں۔

کنکریاں:

یہاں مزدلفہ سے رات ہی کو ایک تھیلی یا لفافے میں منیٰ میں شیطان کو مارنے کے لئے ۷۰ کنکریاں جمع کر لیں۔ کنکریاں کھجور کی گٹھلی کے برابر ہوں۔ کنکریاں بڑے پتھر کو توڑ کر نہ بنائیں۔

• اذی الحجہ۔ حج کا تیسرا دن

• اذی الحجہ کا پہلا واجب:

مزدلفہ میں رات گزارنا سُنّتِ مؤکدہ ہے مگر اُس کا

وقوف واجب ہے۔ وُقوفِ مزدلفہ کا وقت ۱۰ ذی الحجہ کا پہلا واجب ہے اِس وُقوف کا وقت بعد از نماز فجر، طلوعِ آفتاب تک ہے اِس کے درمیان کچھ لمحات کے لئے بھی وقوف کر لیا تو واجب اَدا ہو گیا۔ آج فجر کی نماز وقتِ اوّل میں اَدا کرنا اَفضل ہے۔

''مزدلفہ سے سورج کے نکلنے سے پہلے منیٰ کی طرف واپسی کے لئے نکلنا سُنّت ہے''۔ (بخاری جلد ا ص ۲۲۸)۔

مسئلہ: (۱) وادی محسر کے سوا مزدلفہ کے سارے میدان میں جہاں جگہ ملے وقوف کریں۔ وادی محسر جسے آج کل وادی نار بھی کہتے ہیں یہاں وُقوف مزدلفہ جائز نہیں اِس جگہ کو نشان لگا کر واضح کر دیا گیا ہے تا کہ کوئی شخص وہاں بھول کر وقوف نہ کر لے۔ یہ وہ مقام ہے جہاں اَصحابِ فیل پر عذاب نازل ہوا تھا۔ یہاں نہ صرف یہ کہ ٹھہرنے کی ممانعت ہے بلکہ تیزی اور جلدی سے گزر جانے کا حکم ہے مگر افسوس کہ اب تو حجاج کرام کے خیمے وادی محسر

میں لگے ہوئے ہوتے ہیں۔(۲) اگر کسی نے فجر کی نماز میں ہی وقوف کی نیت کر لی یا راستہ چلتے چلتے ہی وقوف کی نیت کر لی اور تسبیح و تہلیل و تکبیر و تلبیہ کہہ لیا تب بھی یہ واجب اَدا ہو جائے گا۔

میدانِ عرفات اور مزدلفہ' حقوق کی معافی کا مقام:

حضرت عباد بن مرداس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے مقام پر اپنی اُمت کی مغفرت کے لئے دُعا فرمائی تو جواب ملا کہ حقوق العباد کے سوا باقی گناہ بخش دیئے۔ مظلوم کا حق تو لوں گا۔ (رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے) عرض کیا: یارب! اگر تو چاہے تو مظلوم کو جنت دے دے اور ظالم (مسلمان) کو بخش دے مگر اُس شام کو جواب نہ ملا۔ جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں صبح کی تو وہ دُعا دوبارہ کی۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال پورا کیا گیا۔ راوی کہتے ہیں تب رسولِ کریم رؤف

ورحیم ﷺ ہنسے یا مسکرائے۔ تو آپ ﷺ کی خدمتِ اقدس میں امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا۔ ہمارے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان، آپ ﷺ اِس گھڑی ہنسے۔ اللہ (تبارک و تعالیٰ) آپ ﷺ کو خوش وخرم رکھے۔ کس وجہ سے آپ ﷺ ہنسے؟ فرمایا: اللہ (عزوجل) کے دشمن اِبلیس نے دیکھا کہ اللہ (عزوجل) نے میری دُعا قبول فرمالی اور میری اُمت کو بخش دیا ہے تو مٹی اُٹھا کر اپنے سر پر ڈالنے لگا اور ہائے وائے پکارنے لگا۔ میں نے جو اُس کی گھبراہٹ دیکھی تو مجھے ہنسی آگئی۔ [۱۱۰]

۱۰ ذی الحجہ کا دوسرا واجب اور منیٰ میں پہلا کام

جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو کنکریاں مارنا:

مزدلفہ کے وقوف سے فارغ ہو کر منیٰ کی طرف روانگی

---

[۱۱۰] مشکوٰۃ ص ۲۲۹، الترغیب والترہیب جلد ۲ ص ۲۰۲۔

ہوگی جہاں پہنچ کر سب کاموں سے پہلے جمرۂ عقبہ (بڑے شیطان) کو سات کنکریاں ماری جائیں گی۔ کنکریاں مارنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردیں۔ (اس کنکریاں مارنے کا نام رَمی ہے)۔ رَمی انگوٹھے اور کلمہ شہادت کی اُنگلی سے (کنکری) پکڑ کر کرنا ہے۔ اس دن رَمی کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے لے کر زوال تک ہے لیکن ہجوم کی وجہ سے شام تک مار سکتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے "رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ۱۰ ذی الحجہ کے دن چاشت کے وقت رَمی کی اور اس کے بعد (والے دنوں میں) زوال کے بعد"۔ [۱۱۱]

کنکریاں مارتے وقت پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ (بخاری جلد ا ص ۲۳۵)

مسئلہ: ساتوں کنکریاں ایک ایک کرکے ماریں یکدم اکٹھی سات مارنے سے ایک شمار ہوگی۔

[۱۱۱] بخاری جلد ا ص ۲۳۵۔

کنکریاں کہاں سے ماریں؟

کنکریاں مارنے کے لئے اِس اَنداز سے کھڑے ہوں کہ دائیں طرف منیٰ ہو اور بائیں جانب مکہ مکرمہ اور سامنے جمرہ عقبہ ہو۔ تمام کنکریاں یا تو شیطان کو لگیں۔ پہلی کنکری مارتے ہی تلبیہ کہنا ختم کر دیں۔

کنکریاں مارتے ہی واپس اپنے مقام کی طرف دُعائیں اور ذکر کرتے ہوئے پلٹ جائیں۔ کنکریاں اُوپر والی منزل سے مارنا آسان ہے۔ کنکریاں مارتے وقت کوئی چیز ہاتھ سے گر جائے تو اُٹھانے کے لئے جھکیں نہیں۔ خدانخواستہ کہیں دَھکا لگنے سے گر نہ جائیں اور پھر اُٹھا ہی نہ جا سکے اور جانی نقصان ہو جائے۔

مسئلہ: پہلے دن جمرۂ عقبہ کو رَمی کا وقت مَردوں کے لئے زوال تک ہے۔ مگر زوال سے غروب تک بھی جائز ہے۔ عورتوں

اور بیماروں کے لئے غروبِ آفتاب کے بعد بھی رَمی جائز ہے مگر مَردوں کے لئے مکروہ۔

مسئلہ: بلاعذرِ شرعی کسی کو اپنا نائب بنا کر رَمی کروانا جائز نہیں۔ شدید بیماری، بہت زیادہ کمزوری و بڑھاپا یا ایسی بیماری جس میں نقصان کا قوی اندیشہ ہو تو دوسرے کو نائب بنا کر رَمی کروانا جائز ہے۔ نائب کے لئے مستحب یہ ہے کہ وہ پہلے اپنی رَمی سے فارغ ہو پھر دوسرے کی طرف سے رَمی کرے۔

مسئلہ: رَمی واجب ہے اِس لئے کوئی مرد کسی خاتون کی طرف سے بلاعذر رَمی نہ کرے۔ خاتون ہونا عذر نہیں۔ ترکِ واجب سے دَم بھی واجب ہوتا ہے۔

• اذی الحجہ کا تیسرا واجب قربانی:

رَمی جمرۂ عقبہ سے فارغ ہو کر منیٰ میں قربانی کی جاتی ہے۔ یہ بقرعید والی قربانی نہیں بلکہ یہ حج کے شکرانہ کی قربانی ہے جو حجِ قِران اور حجِ تمتع کرنے والے پر واجب اور حجِ اِفراد

والے کے لئے مسنون و مستحب ہے۔ لہٰذا حج قران اور حج تمتع والے جب تک قربانی نہ کرلیں، حلق یا قصر نہیں کروا سکتے اگر قربانی سے پہلے ایسا کریں گے تو دَم واجب ہو جائے گا۔ اِس قربانی کے بھی وہی مسائل واَحکام ہیں جو عیدالاضحیٰ کی قربانی کے ہیں۔

قربانی کی اِستطاعت نہ ہونے کی صورت میں:

اگر کوئی حج قران اور حج تمتع کرنے والا (قارِن اور متمتع) قربانی کی اِستطاعت نہ رکھتا ہو تو اُس کے بدلہ میں دس روزے رکھے لیکن اِس کے لئے یہ شرط لازمی ہے کہ تین روزے ۹ ذی الحجہ سے پہلے پہلے رکھ لئے جائیں اور باقی سات روزے اَیامِ حج کے بعد رکھے جائیں۔ اگر تین روزے یومِ عرفہ سے پہلے نہ رکھے تو اَب لازماً قربانی کرنا ہی واجب ہے۔

• ۱۰ ذی الحجہ کا چوتھا واجب

حلق یا قصر:

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حاجی پورے سر کے بال منڈوائیں یا کتروائیں۔ مرد اگر بال کٹوانے کی بجائے کتروائیں تو کم از کم چوتھائی سر کے بال اُنگلی کے پورے کے برابر کتروائیں۔ ہر بال ایک اُنگلی کے پورے کے برابر کٹنا واجب ہے۔

مسئلہ: حلق یا قصر سے پہلے نہ تو ناخن کاٹیں اور نہ ہی خط بنوائیں ورنہ کفارہ لازم ہوگا۔ حلق و قصر کے بعد اِحرام کھول دیں اور روزمرہ کا لباس پہن لیں۔

عورتیں سر کے بالوں میں سے ہر بال اُنگلی کے پورے کے برابر شوہر یا مَحرم سے کٹوائیں یا خود ہی کاٹ لیں۔

مسئلہ: حلق اور قصر کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ قبلہ رو بیٹھیں

اپنی دائیں جانب سے حجامت شروع کرائی جائے۔

مسئلہ: قربانی کے بعد محرم بھی ایک دوسرے کے سر کے بال مونڈ یا کتر سکتے ہیں۔ حجامت کرواتے وقت تکبیر پڑھتے رہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

حلق اور قصر کے بعد قبولیتِ دُعا کا وقت ہے اور اُس وقت ذکر و دُعا میں مشغول ہونا چاہیے۔

• ۱۰ ذی الحجہ کا پانچواں اور سب سے اہم کام طواف زیارت (رکنِ حج):

قرآنِ پاک میں اِرشاد ہے: ثُمَّ لْيَقْضُوْا تَفَثَهُمْ وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ وَلْيَطَّوَّفُوْا بِالْبَيْتِ الْعَتِيْقِ ○ (الحج:۲۹)

"پھر (قربانی کے بعد حلق و قصر کریں اور) اپنا میل کچیل اُتاریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اِس آزاد گھر کا طواف کریں"۔

طوافِ زیارت اپنے روزمرہ کے کپڑوں میں کیا جاتا ہے۔ طوافِ زیارت سے پہلے اِحرام کی ساری پابندیاں ختم ہوجاتی ہیں مگر بیوی سے متعلق حقوق زوجیت کی اَدائیگی کی پابندیاں طوافِ زیارت کے بعد ختم ہوتی ہیں۔

طوافِ زیارت ۱۲ ذی الحجہ کا آفتاب غروب ہونے سے پہلے پہلے کرلیا جائے تو بھی جائز ہے اور اَدا ہی ہوگا۔ بارہویں تاریخ گزرگئی اور طوافِ زیارت نہیں کیا تو تاخیر کی وجہ سے دَم دینا واجب ہوگا اور طواف بھی فرض رہے گا۔ یہ طواف کسی حال میں بھی ساقط نہیں ہوتا اور نہ ہی اِس کا کوئی بدل دے کر اَدا ہوسکتا ہے۔ بلکہ آخر عمر تک اِس کی اَدائیگی فرض رہتی ہے۔ جب تک اِس کو اَدا نہیں کیا جائے گا' بیوی سے متعلق پابندیاں برقرار رہیں گی۔

عورتوں کے لئے:

چونکہ عورتیں حیض ونفاس کی حالت سے گزرتی ہیں

اِس حالت میں مسجد میں جانا اور طواف کرنا منع ہے۔ لہٰذا جو عورت دس سے بارہ تاریخ تک مذکورہ عذر کی وجہ سے طوافِ زیارت نہ کر سکے وہ اِنتظار کرے اور پاک ہونے کے بعد طوافِ زیارت کرے اور جب تک طواف نہ کرے وطن واپس نہیں جا سکتی۔ اگر بلا طوافِ زیارت اپنے وطن واپس آ جائے تو پھر بھی اُس کے ذمہ یہ طواف فرض ہی رہے گا۔ بلکہ عمر بھر اُس کی اَدائیگی کا فریضہ بدستور رہتا ہے اور میاں بیوی والا تعلق بھی معلق رہتا ہے۔

طوافِ زیارت کے بعد صفا و مروہ کے درمیان سعی:

طوافِ زیارت کے بعد دو رکعت نماز واجب الطّواف حسبِ دستور اَدا کریں۔ اور آبِ زم زم خوب پیٹ بھر کر پئیں۔

حجِ تمتّع میں طوافِ زیارت کے بعد صفا اور مروہ کی سعی

واجب ہے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ حج کے تینوں فرائض اَدا ہو گئے۔ طوافِ زیارت اور سعی کے بعد دو راتیں اور دو دن منیٰ میں قیام کرنا ہے۔

۱۱ ذی الحجہ۔ حج کا چوتھا دن:

اگر ۱۰ ذی الحجہ کو قربانی اور طوافِ زیارت نہیں کیا جا سکا تو ۱۱ ذی الحجہ کو کیا جا سکتا ہے۔

آج کے دن تینوں جمرات (شیطانوں) کو کنکریاں مارنا ہے۔ ۱۱ ذی الحجہ کو رمی کا وقت مَردوں کے لئے زوالِ آفتاب کے بعد سے غروبِ آفتاب تک ہے۔

ترتیب: پہلے جمرۂ اولیٰ (چھوٹا شیطان) پھر جمرۂ وسطیٰ (درمیانہ شیطان) اور پھر آخر میں جمرۂ عقبہ (بڑا شیطان)۔

کنکریاں مارنے کے بعد کی دُعا:

"جمرہ اولیٰ کو سات کنکریاں مار کر ذرا آگے بڑھیں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اپنے لئے اور عزیز و اقارب کے لئے

دُعائیں کریں، کثرت سے اِستغفار کریں اور کثرت سے ہی دُرود شریف پڑھیں"۔ اِس کے بعد جمرۂ وسطیٰ کو کنکریاں ماریں اور دُعا کریں پھر جمرۂ عقبہ کو کنکریاں مار کر بغیر دُعا کئے واپس اپنے خیمے میں چلے جائیں کیونکہ رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا۔ (بخاری جلد ا ص ۲۳۶)۔

یاددہانی: کنکریاں مارنے کے لئے منیٰ سے سیدھا جمرات کی طرف نہ جائیں۔ رش میں پھنس جائیں گے بلکہ وہاں جو پُل بنا ہوا ہے منیٰ سے آتے وقت بائیں کروٹ چلتے ہوئے پُل پر چڑھیں اور جمرات تک پہنچ کر منیٰ کو دائیں ہاتھ اور مکہ مکرمہ کو بائیں ہاتھ رکھتے ہوئے کنکریاں ماریں۔ اِس طرح رش میں پھنسنے سے بچ جائیں گے۔

۱۲ ذی الحجہ۔ حج کا پانچواں دن:

اگر قربانی ۱۰ اور ۱۱ ذی الحجہ کو نہیں دی جا سکی تو آج

یعنی ۱۲ ذی الحجہ کے دن قربانی کر سکتے ہیں۔ اِس کے بعد حلق یعنی حلق کروا کر طواف زیارت کے لئے جائیں۔ آج کا مخصوص کام ۱۱ ذی الحجہ کی طرح تینوں جمرات کو کنکریاں مارنا ہے۔

مسئلہ: اگر بارہویں ذی الحجہ کو سورج منیٰ کے قیام کے دوران ہی غروب ہو گیا تو اَب تیرہویں ذی الحجہ کو رَمی کر کے مکہ مکرمہ جائیں اگر تیرہویں ذی الحجہ کو رَمی نہ کی تو دَم واجب ہو جائے گا۔ تیرہویں ذی الحجہ کو بھی رَمی زوال کا وقت گزرنے کے بعد ہے۔

طوافِ وداع۔ آخری واجب:

میقات سے باہر کے رہنے والے لوگوں پر واجب ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونے لگیں تو رخصتی طواف کریں۔ یہ حج کا آخری واجب ہے۔ حج قِران ہو یا تمتع یا اِفراد ہو ہر صورت میں طوافِ وداع واجب ہے نہ کرنے پر دَم واجب ہوتا ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد نفلی طواف کرنے سے بھی

طوافِ وداع اَدا ہو جاتا ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد اِس کا وقت شروع ہوتا ہے۔ جب تک مکہ مکرمہ میں مقیم ہیں یہ طواف کر سکتے ہیں۔ اِس طواف میں نہ رَمَل ہے نہ اِضطباع۔ طواف کے بعد دو رکعت نماز پڑھیں اور آبِ زم زم پئیں اور دُعا کریں۔

مسئلہ: حیض ونفاس والی عورت کو طوافِ وداع معاف ہے۔ (بخاری جلد ا ص ۲۳۶) ایسی عورت کو چاہیے حرم شریف کے دروازے پر کھڑے ہو کر دُعا مانگ لے۔

مسئلہ: حیض والی عورت مکہ مکرمہ کی آبادی سے نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے تو اُس پر طوافِ وداع کرنا واجب ہے۔

☆☆☆

☆☆

☆

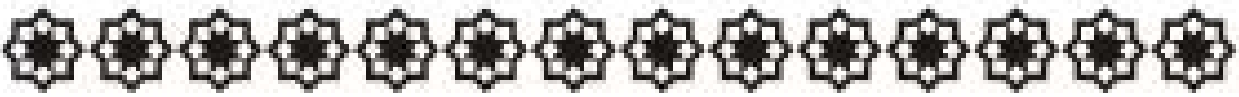

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ

كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ

حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

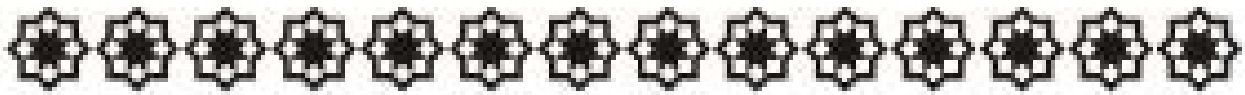

اَدب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنیدؒ و بایزیدؒ ایں جا

(حضرت علامہ اقبال مرحوم)

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَاسَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا يُمْكِنُ الثَّنَآءُ كَمَا كَانَ حَقُّهٗ
بَعْدَازُ خُدَا بُزُرگ تُوئِی قِصَّه مُخْتَصَرْ

مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے

بدل گیاں رُتاں تے آئیاں بہاراں' مدینے نوں جاون دے دن آ گئے نے
محمد☆ پیارے دے دراُتے جا کے تے دُکھڑے سناون دے دن آ گئے نے

سی جنہاں نوں سدے پیارے نے گھلے' ٹرے قافلے اوہ مدینے دے ولے
محمد☆ دے روضے دی چم چم کے جالی مقدر جگاون دے دن آ گئے نے

پلا اپنی نظراں دے اَج جام ساقی تے دے سارے رنداں نوں اِنعام ساقی
توں پیندا وی جاتے پلاندا وی جاویں کہ پیون پلاون دے دن آ گئے نے

توں اُٹھ من دلا جوت نیناں دی جوَلے' توں جناں وی روسکیں رج رج کے رولے
نہ بنجواں دے رکھ سانبھ کے من خزانے ایہہ موتی لٹاون دے دن آ گئے نے

اُٹھو ساتھیو راہ ہجر دی نیڑو تے وقتِ سحر ساز دل دے نوں چھیڑو
کروا اپنی زاری کہ تارے وی روون' کہ روون رُلاون دے دن آ گئے نے

مبارک اے راہی مدینے نوں جانا تے روضے دے گرد وی جا چکر لگانا
بلاوی یوسف نوں آقا نوں کہنا کہ مُڑ پھر بلاون دے دن آ گئے نے

☆ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ واصحابہ وبارک وسلم۔

مدینہ منوّرہ حاضری

اور

زیارتِ روضہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے آداب

مدینہ منورہ حاضری

مدینہ شریف بھی حرم ہے:

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم (خلیل اللہ علیہ السلام) نے مکہ مکرمہ کو حرم بنایا اور میں (صلی اللہ علیہ وسلم) مدینہ (منورہ) کو حرم بناتا ہوں''۔[1]

مدینہ منورہ لوگوں کو پاک کرنے والا ہے۔ یہ مدینہ منورہ کی زمین کی تاثیر ہے کہ اس نے وہاں سے مشرکین وکفار کو یا تو مومن بنا دیا یا وہاں سے نکال دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے

---

[1] مسند احمد جلد ۴ ص ۱۴۱، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۱۹۸، المعجم الکبیر للطبرانی جلد ۴ ص ۳۰۵، در منثور جلد ۱ ص ۱۲۱۔

فرمایا: ”مدینہ منورہ کی زمین لوگوں کو ایسے پاک کردے گی جیسے بھٹی لوہے کی میل کو (صاف کردیتی ہے)“۔ [۲]

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' میں نے رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اللہ (تبارک وتعالیٰ) نے مدینہ شریف کا نام طابہ رکھا“۔ [۳] (یعنی لوحِ محفوظ پر مدینہ منورہ کا نام طابہ یا طیبہ ہے۔ اِس کے معنی ہیں پاک صاف اور خوشبودار جگہ۔ یہاں کے باشندوں کو بدخُلقی سے بھی پاک فرمایا۔ مدینہ منورہ کے باشندے اَخلاق و عادات اور نرم طبیعت میں بہت اَعلیٰ ہیں۔ نیز مدینہ منورہ کی زمین بلکہ در و دیوار میں ایک خاص مہک ہے۔ وہاں کے خس و خاشاک اگرچہ گلی کوچوں میں جمع رہیں مگر بدبو نہیں دیتے۔ وہاں کی پاک مٹی میں قدرتی خوشبو ہے مگر محسوس اُسے ہوتی ہے جس کے دماغ میں کفر اور منافقت کا نزلہ نہ ہو)۔

---

[۲] مسند احمد جلد۲ ص ۲۳۷، در منثور جلد۵ ص ۱۸۸، شرح السنہ جلد۴ ص ۱۹۵۔ [۳] مسند احمد جلد۵ ص ۹۷۔۹۴، مصنف ابن ابی شیبہ جلد۱۲ ص ۱۷۹۔

مدینہ منورہ میں حاضری کے آداب

(۱) راستہ بھر دُرود شریف اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے ذکر پاک کی کثرت کریں۔

(۲) جب حرم مدینہ نظر آئے تو روتے' سر جھکاتے' آنکھیں نیچی کیے اور ہو سکے تو ننگے پاؤں شہر مبارک میں داخل ہوں:-

حرم کی زمیں اور قدم رکھ کے چلنا
اَرے سر کا موقع ہے او جانے والے

(۳) جب گنبد خضریٰ شریف پر نگاہ پڑے تو دُرود وسلام کی کثرت کریں۔

نوٹ: مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی سڑکوں اور گلیوں میں تھوکنے سے گریز کریں۔ بلدیہ والوں نے جگہ جگہ ڈرم رکھے ہوئے ہیں اگر تھوکنے کی حاجت ہو تو اُن ڈرموں میں تھوکیں۔

(۴) جب مدینہ منورہ حاضر ہوجائیں تو جلال وجمال محبوب ﷺ کے تصور میں ڈوب جائیں۔

(۵) بارگاہِ اَقدس میں حاضری سے پہلے تمام ضروریات (جن کا لگاؤ دِل بٹنے کا باعث ہو) سے نہایت جلد فارغ ہو جائیں اور اُن کے سوا کسی بے کار بات میں مشغول نہ ہوں۔

(۶) مسجد نبوی شریف میں حاضری دینے سے پہلے غُسل کر لینا اَفضل ہے کہ بارگاہِ محبوبیت ﷺ میں حاضری کا وقت ہے۔ اگر حاضری کے وقت غُسل کی فضیلت حاصل نہ کر سکیں تو باوُضو تو ہر صورت میں رہیں کہ عظیم پاک بارگاہ ہے۔

(۷) آستانۂ اَقدس کی طرف نہایت خشوع وخضوع سے متوجہ ہوں، رونا نہ آئے تو رونے سا منہ بنائیں اور دِل کو بزور رونے پر آمادہ کریں۔

(۸) مسجد نبوی شریف میں بابِ جبرائیل، باب السلام یا کسی اور دروازے کے راستے داخل ہوں، تو پہلے دایاں قدم مسجد میں رکھیں اور داخل ہوتے وقت پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ [۳]

سیّدۃ النساء حضرت بی بی فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں، نبی کریم ﷺ جب مسجد نبوی شریف میں داخل ہوتے تھے تو اپنی ذاتِ اقدس پر خود ہی دُرود شریف بھیجتے تھے۔ [۴]

(۹) اِس وقت جو ادب و تعظیم فرض ہے۔ ہر مسلمان کا دل جانتا ہے۔ آنکھ، زبان، کان، ہاتھ، پاؤں اور دل سب خیال غیر سے پاک کریں۔ مسجد اقدس کے نقش و نگار کی طرف بھی متوجہ نہ ہوں۔

---

[۳] شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۲۳، مسند احمد جلد ۶ ص ۲۸۲، مشکوٰۃ ص ۷۰۔ [۴] یہ دُعا ہر مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھنی چاہیے۔

(۱۰) مسجد نبوی شریف میں کوئی بات اُونچی آواز سے نہ کریں۔

(۱۱) یقین جان لیں کہ حضورِ انور ﷺ سچی حقیقی دُنیاوی جسمانی حیات سے ویسے ہی زندہ ہیں جیسے پردہ فرمانے سے پہلے تھے۔ اِن کی اور تمام اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت صرف وعدۂ خدا کی تصدیق کیلئے تھی اِن کا اِنتقال صرف نظر عوام سے چھپ جانا ہے۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: ''شبِ معراج (حضرت) موسیٰ (علیہ السلام) کے پاس سے ہمارا گزر ہوا' وہ سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر اَنور میں نماز پڑھ رہے تھے''۔ ۵

اور آقا کریم علیہ الصلوٰۃ السلام نے فرمایا: ''تمام انبیاء

---

۵ صحیح مسلم جلد۲ ص ۲۶۸' مسند امام اَحمد بن حنبل جلد۳ ص ۱۴۸' صحیح ابن حبان جلد۱ ص ۱۳۹' سنن نسائی جلد۱ ص ۲۴۳' مسند ابی یعلی جلد۶ ص ۱۷' شرح السنۃ جلد۷ ص ۱۰۴' کنز العمال جلد۱۱ ص ۳۹۶' دلائل النبوۃ جلد۳ ص ۳۸۷' جامع صغیر جلد۲ ص ۱۵۴' خازن جلد۴ ص ۱۳۷' ابن کثیر جلد۳ ص ۷' الدر المنثور جلد۴ ص ۱۵۰۔

علیہم السلام اپنی قبور میں زندہ ہیں اور وہ نماز ادا کرتے ہیں"۔ ۶

آپ ﷺ کا یہ بھی فرمان ہے: "اللہ ﷻ نے زمین پر انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام کا کھانا حرام کر دیا ہے"۔ ۷

حضرت امام نووی، حضرت امام حاکم و حضرت امام ملا علی قاری اور حضرت امام ذہبی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔" ۸

علامہ ابن قیم الجوزی بھی "حیات النبی ﷺ بعد از وفات کے قائل ہیں"۔ ۹

علامہ قاضی شوکانی لکھتے ہیں "محققین کی ایک جماعت

---

۶ مسند ابی یعلی جلد ۶ ص ۱۴۷، فتح الباری جلد ۶ ص ۳۵۶، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۴۱، تحفۃ الذاکرین ص ۲۸، نیل الاوطار میں حافظ ابن حجر عسقلانی، علامہ عبدالروف مناوی، ملا علی قاری اور علامہ شوکانی نے بالترتیب مذکورہ بالا حدیث کے صحیح ہونے کا قول نقل کیا ہے اور امام ہیثمی علیہ الرحمہ نے اسے مجمع الزوائد جلد ۸ ص ۲۱۱ میں نقل کر کے کہا، اسے ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا اور ابو یعلی کے رجال ثقہ ہیں۔ ۷ ابوداؤد جلد ۱ ص ۱۵۷ مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۸، ابن ماجہ، صحیح ابن خزیمہ جلد ۳ ص ۱۱۸، صحیح ابن حبان جلد ۳ ص ۷۸، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۴۔ ۸ کتاب الاذکار ص ۱۰۶، مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۶۰، مرقاۃ جلد ۳ ص ۲۳۸، تلخیص المستدرک جلد ۱ ص ۲۷۸۔ ۹ کتاب الروح ص ۵۷۔

کا مذہب یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنی وفات کے بعد زندہ ہیں اور آپ ﷺ اپنی اُمت کی عبادات سے خوش ہوتے ہیں''۔[۱۰]

(۱۲) مسجد نبوی شریف حاضر ہونے کے بعد اگر فرض نماز کا وقت ہو تو فرض نماز اَدا کریں اور مکروہ وقت نہ ہو تو دو نفل تحیۃ المسجد و شکرانہ حاضری دربارِ اَقدس اَدا کریں اور اللہ ربُّ العزت کی بارگاہِ جلالت میں اَدب و اِحترام کے ساتھ سرکار ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں حاضری کی دُعا کریں۔

(۱۳) اَب کمال اَدب و خوف و اُمید کے ساتھ زیرِ قندیل سنہری مبارک جالیوں سے کم از کم چار ہاتھ کے فاصلہ سے قبلہ کو پیٹھ اور مزارِ اَنور کو منہ کر کے نماز کی طرح ہاتھ باندھے کھڑے ہوں۔

(۱۴) جالی شریف کو بوسہ دینے یا ہاتھ لگانے سے بچیں کہ خلافِ اَدب ہے بلکہ چار ہاتھ فاصلے سے زیادہ قریب نہ جائیں۔ یہ آپ ﷺ کی رَحمت کیا کم ہے کہ آپ کو اپنے حضور بلایا۔ اپنے مواجہہ اَقدس میں جگہ بخشی، اُن کی نگاہِ کرم اگرچہ ہر جگہ آپ کی

---

[۱۰] نیل الاوطار جلد ۴ ص ۱۸۳، عون المعبود شرح ابوداؤد جلد ۱ ص ۴۰۵۔

طرف تھی، اَب خصوصیت اور درجہ قرب کے ساتھ ہے۔

(۱۵) الحمدللہ! اَب کہ دِل کی طرح اپنا چہرہ بھی اُس مبارک جالی کی طرف ہے جو اللہ ﷻ کے عظیم الشان محبوب ﷺ کی آرام گاہ ہے۔ نہایت اَدب ووقار کے ساتھ معتدل آواز سے نہ بلند وسخت کہ اُن کے حضور آواز بلند کرنے سے اَعمال اَکارت ہوجاتے ہیں اور نہ نہایت پست کہ سُنّت کے خلاف ہے۔ عرض کریں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدِی یَاخَیْرَ خَلْقِ اللّٰہ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ وَ عَلٰی اٰلِکَ
وَ اَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ
اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ [۱]

[۱] شرح لباب مع ارشاد الساری ص ۳۳۹۔

جہاں تک ہو سکے صلوۃ وسلام کی کثرت کریں اور بار بار صلاۃ وسلام عرض کریں:

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

مہر چرخِ نبوت پہ روشن دُرود
گُلِ باغِ رسالت پہ لاکھوں سلام

شبِ اَسریٰ کے دولہا پہ دائم دُرود
نوشہء بزمِ جنت پہ لاکھوں سلام

ہم غریبوں کے آقا پہ بے حد دُرود
ہم فقیروں کی ثروت پہ لاکھوں سلام

جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

جس طرف اُٹھ گئی دَم میں دَم آگیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اُس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پاکی حرمت پہ لاکھوں سلام

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دِل اَفروز ساعت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے کھچی گردنیں جھک گئیں
اُس خدا داد شوکت پہ لاکھوں سلام

بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا اَبد اہلِ سُنّت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رَحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری اُمّت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

یا یہ بھی پڑھیں:-

سلام بحضور خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم

اَلسّلام اَے سرورِ کون و مکان — اَلسّلام اَے رحمت ہر دو جہاں
اَلسّلام اَے آیۂ لُطف و کرم — اَلسّلام اَے شافع خیرُ الامم
اَلسّلام اَے شاہد و مشہودِ حق — اَلسّلام اَے احمد و محمودِ حق
اَلسّلام اَے رحمۃ لِلعالمین — اَلسّلام اَے صادق الوعد الامین
اَلسّلام اَے غمگسارِ عاصیاں — اَلسّلام اَے مُونسِ بے چارگاں
اَلسّلام اَے نُورِ وحدت کے امیں — اَلسّلام اَے رحمتِ دُنیا و دیں
اَلسّلام اَے نُورِ وحدت کے امیں — اَلسّلام اَے ذاتِ ختم المرسلیں
اَلسّلام اَے مظہرِ نُور و جمال — اَلسّلام اَے مصدرِ فضل و کمال!
اَلسّلام اَے قاسمِ جُود و سخا — اَلسّلام اَے ہادی و خیرُ الورے
اَلسّلام اَے شمعِ بزمِ کائنات — اَلسّلام اَے ساقیٔ آبِ حیات

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ط

جالی شریف میں تین خوبصورت سوراخ ہیں جن میں پہلا جو بڑا سوراخ ہے اُس کے مقابل حضور پُرنور ﷺ کا چہرہ مبارک ہے۔ دوسرے کے بالمقابل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور تیسرے کے بالمقابل امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا چہرہ مبارک ہے۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کو سلام پیش کرنے کے بعد پہلے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سلام بھیجیں پھر امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سلام کا تحفہ پیش کریں۔ اِن دونوں بزرگ اور عظیم ہستیوں کو اِس طرح سلام بھیجیں۔

(۱۷) پھر ایک ہاتھ دائیں طرف بھڑ کر اَفضل البشر بعد الانبیاء اَمیر المؤمنین حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمتِ پاک میں اُن کے چہرۂ انور کے سامنے سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَکْرِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ فِی الْغَارِ

یا یہ بھی پڑھیں:-

اَلسّلام اَے یارِ غارِ مُصطفٰے اَلسّلام اَے رازدارِ مُصطفٰے
اَلسّلام اَے صاحبِ صدق وصفا اَلسّلام اَے نازشِ خیر الوریٰ
اَلسّلام اَے مرکزِ پُرکارِ صدق! اَلسّلام اَے قافلہ سالارِ صدق

پھر ایک ہاتھ دائیں طرف آگے بڑھ کے امیر المؤمنین حضرت سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں روبرو کھڑے ہوکر سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَاطِقُ بِالْعَدْلِ وَالصَّوَابِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ [۱۲]

یا یہ بھی پڑھیں:-

اَے عُمر رضی اللہ عنہ حق آشنا تجھ پر سلام اَے مُرادِ مُصطفٰے ﷺ تجھ پر سلام
اَلسّلام اَے زینتِ محرابِ عدل اَلسّلام اَے سیّد اَربابِ عقل
اَلسّلام اَے شوکتِ دُنیا و دِیں اَلسّلام اَے سطوتِ شرعِ مُبیں

اگر کوئی لقب یاد نہ ہو تو صرف اِن اَلفاظ سے ہی سلام پڑھ لیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَنَا اَبَابَكْرِ الصِّدِّيْقِ
اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ

پھر اگر کسی نے سلام عرض کرنے کیلئے کہا ہو تو اُس کا سلام عرض کریں اور بندہ ناچیز کا بھی سلام سرکارِ مدینہ ﷺ کی بارگاہِ عالیہ میں پیش کر دیں تو نوازش ہوگی۔

---

[۱۲] شرح لباب مع ارشاد الساری ص ۳۳۹۔

اپنے گناہوں کی بخشش کے لئے مؤدبانہ التماس

اللہ تبارک وتعالیٰ ارشادِ مبارک فرماتا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النسآء:۶۴) ''اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب (صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) کے حضور حاضر ہوں، پھر اللہ (عزوجل) سے معافی چاہیں اور رسول (کریم رؤف ورحیم ﷺ) اُن کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ (تبارک وتعالیٰ) کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے''۔

اللہ (عزوجل) نے اِس آیتِ پاک میں عاصیوں اور گناہ گاروں کو یہ ہدایت فرمائی ہے کہ جب اُن سے خطا و گناہ سرزد ہو جائے تو وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ کے پاس آکر اِستغفار کریں اور رسول اللہ ﷺ سے یہ

درخواست کریں کہ آپ ﷺ بھی اُن کے لئے اللہ (ﷻ) سے اِستغفار کریں یعنی زائرینِ قبر نبوی ﷺ کے لئے اللہ (ﷻ) سے مغفرت طلب کریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ (ﷻ) اُن کی توبہ قبول فرمائے گا کیونکہ اللہ ﷻ نے فرمایا ہے وہ ضرور مجھے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔

مفسرین کی ایک جماعت نے ذکر کیا ہے جن میں حضرت الشیخ ابو منصور الصباغ علیہ الرحمہ بھی ہیں اُنہوں نے اپنی کتاب الشامل میں حضرت عتبی علیہ الرحمہ کا مشہور واقعہ لکھا ہے کہ: ''میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرِ انور کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک اعرابی نے آکر عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیک وسلم' میں نے اللہ تبارک وتعالیٰ کا یہ ارشادِ عظیم سنا ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ (النسآء:۶۴) ''اور میں آپ

ﷺ کے پاس آگیا ہوں اور اپنے گناہ پر اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے اِستغفار کرتا ہوں اور اپنے ربّ (ذوالجلال والاکرام) کی بارگاہِ اَقدس میں آپ ﷺ سے شفاعت طلب کرتا ہوں''۔ پھر اُس نے دو اَشعار پڑھے: ۱۳

يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظَمُهٗ
فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْاَكَمُ
نَفْسِي الْفِدَآءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاكِنُهٗ
فِيْهِ الْعِفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ترجمہ: ''اے وہ جو زمین کے مدفونین میں سب سے بہتر ہیں جن کی خوشبو سے زمین اور ٹیلے خوشبودار ہو گئے۔ میری جان اِس قبر پر فدا ہو جس میں آپ ﷺ ساکن ہیں۔ اِس میں عفو ہے اِس میں سخاوت ہے اور لطف وکرم ہے''۔

۱۳ الحمدللہ آج بھی یہ اَشعار مواجہہ شریف کے دائیں اور بائیں ستونوں پر لکھے ہوئے ہیں۔

پھر وہ اَعرابی چلا گیا۔ حضرت عتبی علیہ الرحمہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ پر نیند غالب آ گئی۔ میں نے خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی زیارت کی اور آپ ﷺ نے فرمایا: ''اے عتبی! اُس اَعرابی کے پاس جا کر اُس کو خوشخبری دو کہ اللہ (عزوجل) نے اُس کی مغفرت فرما دی ہے''۔ (یہ اَلفاظ ابن کثیر کے ہیں) حوالہ جات کے لئے ملاحظہ فرمائیں: [۱۴]

اِس آیتِ مبارک کے مفہوم سے حضور پُر نور شافع یوم النُّشور ﷺ کی قبرِ اَنور پر حاضر ہو کر جہاں شفاعت اور مغفرت کی درخواست کرنا ثابت ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبرِ اَنور کے لئے سفر کرنا مستحسن اور مستحب ہے۔

---

[۱۴] تفسیر ابن کثیر جلد ۱ ص ۵۳۲، کتاب الاذکار ص ۱۸۵، تفسیر قرطبی جلد ۵ ص ۲۶۵، تفسیر نسفی جلد ۱ ص ۳۷۰، تفسیر البحر المحیط جلد ۳ ص ۲۹۶، المغنی جلد ۳ ص ۵۵۶، وفاء الوفا جلد ۲ ص ۴۱۱، القول البدیع ۹۰۔۲۸۹، تفسیر خزائن العرفان ص ۱۱۳، تفسیر نعیمی جلد ۵ ص ۱۹۴، تفسیر ضیاء القرآن جلد ۱ ص ۳۶۰۔۳۵۹، تفسیر معارف القرآن جلد ۲ ص ۴۵۹، تبلیغی نصاب ص ۱۰۳۔

جہاں تک حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا مؤمنین کے لئے اِستغفار کرنے کا تعلق ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قرآنِ پاک میں اِرشاد فرماتا ہے:.....وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ.... (آل عمران:۱۵۹)''اور اِن (مومنین) کے لئے اِستغفار فرمائیں''۔

....اسْتَغْفِرْ لَهُمُ اللّٰهَ ط.... (النور:۶۲)''اور اِن (مومنین) کے لئے اللہ (ﷻ) سے بخشش کی دُعا مانگیں''۔

....وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ط.... (الممتحنہ:۱۲)''اور اِن (مومنات) کے لئے اللہ (ﷻ) سے مغفرت طلب کریں''۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا:''میری (ظاہری) حیات تمہارے لئے سراپا خیر ہے۔ تمہیں کوئی معاملہ پیش آجاتا ہے تو اُس کے لئے حکم آجاتا ہے اور میرا وصال بھی تمہارے لئے سراپا خیر ہے۔ (کیونکہ) تمہارے اَعمال میری بارگاہ میں پیش کئے جاتے رہیں گے جب اَچھے کام دیکھوں گا تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثناء کروں گا اور جب بُرے

اَعمال دیکھوں گا تو تمہارے لئے اللہ ربُّ العزت سے مغفرت وبخشش مانگوں گا''۔ ۱۵

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ قریباً ۱۰۰۰ سال پرانی اپنی تصنیف لطیف الشفا شریف میں فرماتے ہیں: نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے روضۂ اَقدس کی زیارت مسلمانوں کے اَعمال میں سے اَیسا عمل ہے جس پر اِجماع ہے اور یہ اَیسا فضیلت کا کام ہے جس کی ترغیب دی گئی ہے۔

اور اُنہوں نے دوسری جگہ حضرت ابنِ عبدالبر علیہ الرحمہ سے نقل کرتے ہوئے فرمایا: ''لوگوں کے درمیان ایک دوسرے کی زیارت مباح ہے اور رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مقدس کی طرف سفر کرنا واجب ہے''۔ ۱۶

حضرت ابو جعفر المنصور عباسی رحمہ اللہ تعالیٰ کے

---

۱۵ مجمع الزوائد جلد ۹ ص ۲۴' جامع صغیر برقم حدیث نمبر ۳۳۷۱' الخصائص الکبریٰ جلد ۲ ص ۲۸۱' الوفا ص ۸۱۰' القول البدیع ص ۸۷۔۲۸۶۔ ۱۶ الشفاء شریف حقوق المصطفیٰ جلد ۲ ص ۴۴' ۲۷۵۔

بارے میں منقول ہے کہ اُنہوں نے حضرت اِمام مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا: ''میں حاضری کے وقت دُعا کرتے ہوئے منہ کس کی طرف کروں۔ کعبہ کی طرف یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف''۔ حضرت اِمام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے منہ کو پھیرتا ہے حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز تیرے اور تیرے والد حضرت آدم علیہ السلام کے وسیلہ ہیں بلکہ آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف متوجہ ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سفارشی بنا۔ اللہ عزوجل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارش قبول فرمائے گا اور سورۂ نساء کی آیت ۶۴ ذکر کی۔ [۱۷]

حضرت اِمام احمد بن حنبل علیہ الرحمہ متوفی ۲۴۱ھ اور حضرت اِمام حاکم نیشاپوری رحمہ اللہ تعالیٰ متوفی ۴۰۵ھ لکھتے ہیں کہ حضرت داؤد بن سلیمان علیہ الرحمہ نے کہا' کہ ''ایک دن مَروان آیا' اُس نے ایک آدمی کو (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی قبر اَنور

---

[۱۷] الشفاء جلد۲ ص ۳۳۔۳۴' شفاء السقام ص ۱۱۵' وفاء الوفا جلد۲ ص ۴۲۲' مواہب اللدنیہ' اتحاف الزائر ۱۵۳' ہدایۃ السالک جلد۳ ص ۱۳۸' القربۃ الی رب العالمین للامام ابن بشکوال رقم ۸۴' فضائل مالک۔

پر اپنا چہرہ رکھے ہوئے پایا تو اُس نے اُس کو گردن سے پکڑ کر کہا' کیا تو جانتا ہے کہ تو کیا کر رہا ہے؟ اُس نے کہا' ہاں۔ تو جب اُس نے توجہ کی تو وہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے۔ اُنہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا ہوں کسی پتھر کے پاس نہیں"۔ ۱۸

مندرجہ بالا روایت کو حضرت امام حاکم علیہ الرحمہ اور حضرت امام ذہبی علیہ الرحمہ نے صحیح کہا ہے۔

حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ کو (شام میں) خواب میں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اے بلال' یہ کیا جفا ہے' کیا وہ وقت نہیں آیا کہ ہماری زیارت کو حاضر ہو؟ تو حضرت سیّدنا بلال رضی اللہ عنہ غمگین ڈرتے ہوئے جاگے' اور اپنی سواری پر سوار ہوئے' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر حاضر ہوئے تو رونا شروع کر دیا اور اپنا چہرہ قبر

۱۸ مسند احمد ۵/۴۲۲' مستدرک حاکم جلد ۴ ص ۵۱۵' مجمع الزوائد۔

اَنور پر ملنے لگے تو حضرت سیّدنا اِمام حسن اور حضرت سیّدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُن دونوں کو سینہ سے لگالیا اور دونوں کو بوسہ دیا۔ ۱۹

شیخ الاسلام حضرت اِمام نووی شافعی علیہ الرحمہ اپنی کتاب روس المسائل میں حضرت حافظ ابو موسیٰ الاصبہانی علیہ الرحمہ کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ حضرت اِمام مالک بن اَنس علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ اُنہوں نے فرمایا کہ جب آدمی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبر مبارک کے پاس آئے تو قبلہ کی طرف پیٹھ پھیر کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف رُخ کر کے آپ ﷺ پر صلوٰۃ بھی پڑھے اور دُعا بھی کرے۔ ۲۰

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی بارگاہِ اَقدس و اَطہر و اَنور میں سلام پیش کرتے وقت اِس حدیث شریف کو اپنے

---

۱۹ تہذیب تاریخ دمشق جلد ۴ ص ۱۷، سیر اعلام النبلاء جلد ۱ ص ۵۳۸، وفاء الوفا جلد ۴ ص ۳۵۶۔ ۲۰ شفاء السقام ص ۱۹ الامام تقی الدین سبکی شافعی۔

ذہن میں رکھا جائے جس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کے رسول ﷺ کے فرمان کے مطابق: ''بندۂ مومن کی حرمت اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے نزدیک کعبۃ اللہ سے بھی بڑی ہے''۔ [۲۱]

جب بندۂ مومن کی عزت وحرمت کا عند اللہ یہ عالم ہے تو جن پر ایمان لا کر بندہ بندۂ مومن بنتا ہے۔ اُن ﷺ کی عزت وحرمت اللہ ﷻ کے نزدیک کتنی ہوگی اور کعبۃ اللہ کی طرف پیٹھ کر کے اُن کی طرف منہ کر کے دُعا کرنا کیوں کر جائز نہ ہوگا اور یہ تو اللہ (جَلَّ جلالہ) کا حکم بھی ہے کہ:... وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ... (الفتح:۹) ''اور رسول اللہ (ﷺ) کی تعظیم و توقیر کرو''۔

....وَاٰمَنْتُمْ بِرُسُلِیْ وَعَزَّرْتُمُوْهُمْ (المائدۃ:۱۲) ''اور میرے رسولوں (علیہم السلام) پر ایمان لاؤ اور اُن کی تعظیم کرو''۔

....وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ .... (الاعراف:۱۵۷) ''اِس (رسول ﷺ) پر ایمان لائیں اور اِن کی تعظیم کریں اور اِنہیں مدد دیں''۔

---

[۲۱] سنن ابن ماجہ جلد۲ ص ۱۲۹۷ نمبر ۳۹۳۲۔

محدثِ جلیل، محققِ کبیر حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمہ متوفی ۵۴۴ ہجری اپنی مشہور کتاب الشفاء میں فرماتے ہیں:

''جان لو کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی حرمت اور توقیر و تعظیم آپ (ﷺ) کے وصال کے بعد بھی لازم ہے جیسا کہ آپ (ﷺ) کی ظاہری حیات میں تھی''۔ ۲۲

آپ (ﷺ) کی ذاتِ اقدس تو ایسی برکات واشراف کا مجموعہ و سرچشمہ اور مرکز ہے کہ اسلاف کے عقیدہ کے مطابق وہ زمین جو آپ ﷺ کے جسم مبارک کو چھو رہی ہے وہ ہر چیز سے افضل ہے حتیٰ کہ بالاجماع کعبہ سے اور عرش و کرسی سے بھی۔

وسیلۂ اعظم:

جناب رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو اللہ ربُ العزت کی بارگاہِ اقدس میں وسیلہ کے طور پر پیش کرنے کے متعلق قرآن پاک کی آیاتِ مقدسہ اور احادیثِ مبارک ملاحظہ فرمایئے۔

---

۲۲ کتاب الشفاء جلد ۲ ص ۳۵۔

(۱) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْٓا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ.... (المائدۃ:۳۷) ''اے ایمان والو! اللہ (تبارک وتعالیٰ) سے ڈرو اور اُس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو''۔

(۲) ....وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ (البقرۃ:۸۹) ''اور اِس سے پہلے وہ اُس نبی (کریم ﷺ) کے وسیلہ سے کافروں پر فتح مانگتے تھے تو جب تشریف لائے اُن کے پاس وہ جانے پہچانے اُن سے منکر ہو بیٹھے تو اللہ (جَلَّ جلالہ) کی لعنت منکروں پر''۔

یہودی، حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی آمد سے پہلے آپ ﷺ کے وسیلہ سے دُعا مانگتے تھے تو اُن خیبر کے یہودیوں کو غطفان پر فتح حاصل ہوئی۔ جب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ مبعوث ہوئے تو اُنہوں نے آپ ﷺ کا اِنکار کر دیا تو یہ آیتِ کریمہ نازل ہوئی۔ ۲۳

۲۳ ہدایۃ الحیاری لابن قیم ص ۴۹۳، معالم التنزیل جلد ۱ ص ۹۳۔

(۳) ....وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ...

(الانفال:۳۳) ''اور اللہ (ﷻ) کا کام نہیں کہ اُنہیں عذاب کرے جب تک آپ (ﷺ) اُن میں تشریف فرما ہو''۔

بینائی لوٹ آئی:

ایک نابینا صحابی کی بینائی ملنے کی دُعا کرنے کے اِصرار پر آقا کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وُضو کرکے دو نفل اَدا کرنے کا حکم فرمانے کے بعد یہ دُعا تعلیم فرمائی: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ اَتَوَجَّهُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی لِیْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔ [۲۴]

---

[۲۴] ابن ماجہ جلد۱ ص ۱۰۱، ترمذی جلد۲ ص ۱۹۸، بخاری فی تاریخ الکبیر جلد۶ ص ۲۰۹، عمل الیوم واللیلۃ للنسائی ۱۷۰، مسند احمد جلد۴ ص ۱۳۸، ابن خزیمہ جلد۲ ص ۲۲۵، جامع صغیر جلد۱ ص ۵۹، مستدرک حاکم جلد۱ ص ۳۱۳، کنز العمال جلد۱ ص ۹۳، مجمع الزوائد جلد۲ ص ۲۷۹، ابن السنی ۲۰۹، طبرانی فی الکبیر جلد۹ ص ۳۱، دلائل النبوۃ جلد۶ ص ۱۶۶)
دُعا کے بعد اُن صحابی کی بینائی فوراً لوٹ آئی۔

(ترجمہ دُعا) ''اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور تیری طرف نبی رَحمت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلے سے متوجہ ہوتا ہوں' یارسول اللہ (صلی اللہ علیک وسلم)! میں آپ ﷺ کے وسیلے سے اپنی اِس حاجت کو اپنے رب کی طرف توجہ کرتا ہوں تاکہ پوری کر دی جائے' اے اللہ (جَلَّ جلالک)! میرے حق میں حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما''۔

یہی دُعا وصالِ نبوی ﷺ کے بعد رسول حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ نے ایک اور حاجت مند کو سکھائی اور اُس کا کام امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہِ عالیہ میں بن گیا۔ ۲۵

حضرت امام طبرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں' یہ حدیث صحیح ہے۔

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا۔ ایک شب حضور علیہ

---

۲۵ طبرانی فی الکبیر جلد ۹ ص ۳۱' برقم ۸۳۱۱' وفی الصغیر جلد ۱ ص ۳۰۱' مجمع الزوائد جلد ۲ ص ۲۷۹' الترغیب والترہیب جلد ۱ ص ۲۷۴' شفاء السقام ص ۱۶۷' فتاویٰ ابن تیمیہ جلد ۱ ص ۲۷۳۔

الصلوٰۃ والسلام کیلئے آبِ وضو وغیرہ ضروریات کے لئے لایا' آقا کریم ﷺ نے اِرشادِ مبارک فرمایا: ''مانگ کیا مانگتا ہے کہ ہم تجھے عطا فرمائیں؟'' میں نے عرض کی: اَسْئَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّۃِ ''میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت چاہتا ہوں''۔ فرمایا: اِس کے علاوہ کچھ اور۔ میں نے عرض کی: میری مراد تو صرف یہی ہے۔ سیّد عالم ﷺ نے فرمایا: ''تو میری اِعانت کر اپنے نفس پر کثرتِ سجود سے''۔ ۲۶

شیخ محقق حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ متوفی ۱۰۵۲ ہجری فرماتے ہیں: ''مطلقاً بلا تخصیص فرمانا کہ جو چاہو سوال کرو۔ اِس سے خاص بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ تمام کام حضور ﷺ کے دستِ کرامت میں ہیں جو چاہیں اور جس کو چاہیں خداوندِ قدوس کے حکم سے عطا فرمائیں''۔ (اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ)

---

۲۶ صحیح مسلم جلد ۱ ص ۱۹۳' سنن نسائی جلد ۱ ص ۱۳۴' ابوداؤد جلد ۱ ص ۲۲۸' طبرانی فی الکبیر جلد ۵ ص ۵۷' مسند امام احمد بن حنبل جلد ۴ ص ۵۹ برقم ۱۶۶۹۴' ۱۶۶۹۵۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ ۔ ۲۸ "میرے (مبارک) گھر اور منبر (شریف) کے درمیان (جو جگہ ہے وہ) جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔ اور دوسری حدیث شریف میں یہ الفاظ بھی زیادہ ہیں "اور میرا منبر (شریف) حوض (کوثر) پر ہے"۔

ایک روایت میں گھر کی جگہ قبرِ انور کے الفاظ بھی آئے ہیں۔ ۲۹

(۳) حدیث مبارک کی رُو سے مدینہ طیبہ میں مکہ مکرمہ سے دوگنی برکت ہے۔ ۳۰

---

۲۸ شرح السنۃ جلد۲ ص ۱۰۵، مسند احمد جلد۲ ص ۲۳۶، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص ۲۳۷، مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر ۵۲۴۳، مجمع الزوائد جلد۵ ص ۹۔۸، مشکوٰۃ ص ۶۹۳، مشکل الآثار جلد۴ ص ۶۹۔۱۵۔ ۲۹ کنز العمال رقم الحدیث ۳۴۹۴۷، ۳۴۹۴۹، ۳۴۹۵۶، مسند احمد جلد۳ ص ۶۴، ابی یعلی جلد۲ ص ۱۳۴۱، سنن الکبریٰ جلد۵ ص ۲۴۶۔

۳۰ بخاری جلد۲ ص ۱۶۷، مسلم جلد۱ ص ۴۴۲، مشکوٰۃ ص ۲۴۰۔۔

ایک لاکھ نماز کا ثواب چونکہ مکہ مکرمہ میں ہے۔ اسی لئے مدینہ طیبہ میں دولاکھ کا ثواب ہوا اور اس کے محولہ بالا حدیث مبارک سے ۵۰ ہزار کا اور جمع ہو کہ کم از کم ۲۵۰۰۰۰ نمازوں کا ثواب ایک نماز پڑھنے پر ملتا ہے۔ الحمدللہ!

چالیس نمازیں:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری مسجد میں چالیس نمازیں اس پابندی سے ادا کیں کہ درمیان میں کوئی نماز اس مسجد میں نہ چھوٹے تو اس کے لئے دوزخ' عذابِ نار اور نفاق سے آزادی ونجات لکھ دی جاتی ہے''۔ [۳۱]

زیارتِ قبرِ انور شریف:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے

---

[۳۱] مجمع الزوائد جلد۴ ص ۸، مسند احمد جلد۳ ص ۱۵۵، الترغیب والترہیب جلد۲ ص ۲۱۵، کنز العمال حدیث نمبر ۳۴۹۳۹۔

فرماتے ہیں، رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ** ۳۲ "جس نے میری قبر شریف کی زیارت کی اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہے"۔

محولہ بالا حدیث شریف کے تین اَلفاظ توجہ طلب ہیں:

(۱) **وَجَبَتْ** (۲) **لَهٗ** اور (۳) **شَفَاعَتِیْ**

وَجَبَتْ = کے معنی ہیں ثبت، حقت اور لزمت یہ دراصل رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ کا اپنے پیارے اور محب اُمتی کے لئے وعدہ ہے۔

لَهٗ = اِس سے مراد وہی زیارت کنندہ ہے یعنی شفاعت کا وجوب اُسی کے لئے ہے جو زیارتِ بارگاہِ مصطفیٰ ﷺ سے مشرف ہوا ہو۔ زیارت کی برکت ہی ایسی ہے جس کی وجہ سے زائر کے لئے شفاعت کا وجوب ہوا۔ نیز اِس بات کا یہ فائدہ بھی

---

۳۲ دار قطنی جلد۲ ص ۲۷۸، مجمع الزوائد جلد۴ ص ۲، تلخیص الحبیر لابن الحجر جلد۲ ص ۲۶۷، درمنثور جلد۱ ص ۵۶۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۲۵۸۳۔

ہوا کہ جو شخص بھی روضۂ انور (قبر مبارک) کی زیارت سے مشرف ہوا تو گویا وہ مسلمان ہی مرے گا۔ اور اس طرح کی خوش خبری باعثِ برکت و رحمت ہے۔ زیارتِ قبر انور سے مشرف ہونے والا لازمی طور پر مسلمان ہوگا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ ایک تو زائر کی وفات حالتِ اسلام پر ہی ہوگی اور اُس کی شفاعت 'زیارت کر لینے کی وجہ سے' عام مسلمانوں کی شفاعت سے خاص ہے۔

شَفَاعَتِیْ = لفظ شفاعتی اضافت کے ساتھ آیا ہے۔ یہ اضافت خود رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ذاتِ اقدس کی طرف ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام و ملائکہ کی شفاعت عام مسلمانوں کے لئے تو ہے لیکن زائر کے لئے بطور خاص رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ اپنی شفاعت کا وعدہ فرما رہے ہیں۔ اور شفاعت کی عظمت شافع کی عظمت سے ہے۔ رسولِ کریم رؤف و رحیم ﷺ سب سے عظیم ہیں' اس لئے اُن کی شفاعت

بھی تمام مشفعین سے بڑھ کر عظیم اور بابرکت ہے۔

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرٌ اِلَّا یَعْلَمُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ كَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَكُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۳۳ ''جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت کے لئے آیا (اور سوائے زیارتِ قبرِ مبارک) کے اُس کی کوئی حاجت نہ تھی تو مجھ پر اُس کا حق ہے کہ میں اُس کی شفاعت کروں''۔

(۳) امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، میں نے رسول کریم رؤف ورحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ كُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا اَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۳۴ ''جس نے میری قبر انور کی زیارت

---

۳۳ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ص۲۲۵، حدیث نمبر۱۳۱۴۹۔ ۳۴ الترغیب والترہیب جلد۲ص۲۲۴، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ص۲۴۵، درمنثور جلد۱ص۵۶۹۔

کی قیامت کے دن میں اُس کی شفاعت کروں گا اور اُس کے حق میں گواہی دوں گا"۔

(۴) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: مَنْ زَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۳۵ "جس نے میرے وصال کے بعد میری قبر انور کی زیارت کی وہ ایسے ہے جیسے اُس نے میری زندگی (ظاہری زمانہ حیات) میں میری زیارت کی"۔

(۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: مَنْ حَجَّ فَزَارَنِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ۳۶ "جس نے حج کیا اور میری قبر (انور) کی زیارت

---

۳۵ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ص ۳۱۰ حدیث نمبر ۱۳۴۹۶، مجمع الزوائد جلد۴ص ۲، درمنثور جلد۱ص ۵۶۹۔ ۳۶ المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۲ص ۳۱۰ حدیث نمبر ۱۳۴۹۷، مجمع الزوائد جلد۴ص ۲، درمنثور جلد۱ص ۵۶۹، دار قطنی جلد۲ص ۲۷۸، السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ص ۲۴۶۔

کی تو گویا اُس نے میری زندگی (ظاہری زمانۂ حیات) میں ہی میری زیارت کی"۔

۵۔ اِنہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: "جس نے حج بیت اللہ (شریف) کیا اور میری زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا"۔ ۳۷

۶۔ اِنہی سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: "جس نے حجِ مبرور ادا کیا اور میری قبر (شریف) کی زیارت کی اور جہاد فی سبیل اللہ کیا اور مجھ پر بیت المقدس میں دُرود (شریف) پڑھا تو اللہ (عزوجل) اُس سے کچھ نہ پوچھے گا"۔ ۳۸

۷۔ امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے میری قبر شریف کی زیارت نہیں کی اُس نے مجھ پر ظلم کیا ہے"۔ ۳۹

---

۳۷ کنز العمال حدیث نمبر ۱۲۳۶۹، شفاء السقام مترجم ص ۴۱۔ ۳۸ شفاء السقام مترجم ص ۵۰۔ ۳۹ کشف الخفا للعجلونی جلد ۲ ص ۳۸۴۔

منافقین کا انداز:

''اللہ ﷻ نے ارشادِ عظیم فرمایا: وَ اِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰی مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَ اِلَی الرَّسُوْلِ رَاَیْتَ الْمُنٰفِقِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا ○ (النسآء:۶۱) ''اور اِن سے جب کبھی کہا جائے کہ اللہ (ﷻ) کے نازل کردہ کلام کی اور رسول (اللہ ﷺ) کی طرف آؤ تو آپ (ﷺ) دیکھ لیں گے کہ یہ منافق آپ (ﷺ) سے منہ پھیر کر رُک جاتے ہیں''۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا یَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ لَوَّوْا رُءُوْسَهُمْ وَ رَاَیْتَهُمْ یَصُدُّوْنَ وَ هُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ○ (المنافقون:۵) ''اور جب اِن سے کہا جاتا ہے کہ آؤ تمہارے لئے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کے رسول (ﷺ) اِستغفار کریں تو اپنے سر مٹکاتے ہیں اور آپ (ﷺ) دیکھیں گے کہ وہ تکبر کرتے ہوئے رک جاتے ہیں''۔

سوائے تین مساجد کے کجاوے نہ باندھے جائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں' رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ' اَلْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی** ۴۰ "کجاوے نہ باندھے جائیں (یعنی سفر نہ کیا جائے) مگر تین مسجدوں کی طرف' ایک مسجدِ حرام' دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجدِ نبوی' تیسری مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس" (تیسیر الباری جلد۲ ص۱۹۶) ☆

☆ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اور کسی مقام کا سفر نہ کیا جائے ورنہ طلبِ علم یا جہاد وغیرہ کے لئے بھی سفر کرنا منع ہوگا۔ اِن

---

۴۰ ترمذی جلد۱ ص۷۵' نسائی جلد۱ ص۱۱۴' مسند احمد جلد۲ ص۲۳۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۵ ص۲۴۴' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۲ ص' شرح السنۃ جلد۲ ص۱۰۴' مشکوٰۃ ص۶۸ حدیث نمبر۶۹۳' ابن ماجہ ص۱۰۳' ابوداؤد حدیث نمبر۲۰۳۲' مجمع الزوائد جلد۴ ص۳۴' بخاری جلد۱ ص۱۵۸' حدیث نمبر۱۱۹۷' مسلم حدیث نمبر۴۱۵۔۸۲۷' مرقاۃ جلد۲ ص۳۷۰۔

تین مساجد کے سوا کسی اور مسجد کی طرف بغرض فضیلتِ ثواب سفر نہ کیا جائے کیونکہ اِن مساجد کے سوا دُنیا کی تمام مساجد میں نماز کے ثواب میں برابر ہیں۔ اَلبتہ وہ مساجد جو جامع ہیں، وہاں ایک نماز کا ثواب پانچ سو (۵۰۰) نمازوں کے برابر ملتا ہے۔ نمازیوں کی کثرت کے باعث ثواب زیادہ ہے۔

مسجدِ قبا کی طرف سفر:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں، كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ كُلَّ سَبْتٍ مَّاشِيًا وَّرَاكِبًا [۴۱] نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہر ہفتہ کے دن مسجدِ قبا (شریف) میں پیدل اور سوار ہو کر تشریف لاتے"۔ اور فَيُصَلِّي فِيهِ رَكْعَتَيْنِ [۴۲] "اور وہاں دو رکعت

---

[۴۱] نسائی جلد ۱ ص ۱۱۳ حدیث نمبر ۶۹۸، بخاری جلد ۱ ص ۱۵۹ حدیث نمبر ۱۱۹۳، مسلم حدیث نمبر ۵۱۶-۱۳۹۹، مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۷۳، مشکوٰۃ حدیث نمبر ۶۹۵-[۴۲] مسلم جلد ۱ ص ۴۴۸، بخاری جلد ۱ ص ۱۵۹۔

نماز ادا فرماتے"۔

مسجد قبا شریف میں نماز کا ثواب عمرہ کے برابر:

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں، رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مَنْ خَرَجَ حَتّٰی یَاْتِیَ هٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَصَلّٰی فِیْهِ كَانَ لَهٗ عَدْلُ عُمْرَةٍ ۴۳ "جو اپنے گھر سے نکلے پھر مسجدِ قبا (شریف) میں آئے اور وہاں نماز پڑھے اُس کو ایک عمرہ کا ثواب ملے گا"۔

مسجدِ قباء شریف بزرگ انصار کی مسجد ہے اور وہ بارگاہِ الٰہی کے مقبول ترین لوگ تھے، وہاں پیشانیاں رگڑنا اور سجدے کرنا قبولیت کا ذریعہ ہے۔

حضرت امام مسلم نے صحیح مسلم میں ایک باب باندھا ہے: بَابُ فَضْلِ مَسْجِدِ قُبَاءٍ وَ فَضْلُ الصَّلٰوةِ وَ

۴۳ نسائی جلد ۱ ص ۱۱۴، مسند احمد جلد ۳ ص ۴۸۷۔

زِیَارَتِہٖ ۴۴ ''مسجدِ قباء (شریف) کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اُس کی زیارت کی فضیلت کا باب''۔

محولہ بالا اَحادیثِ مبارکہ سے مسجدِ قباء شریف کی فضیلت اور وہاں نماز پڑھنے اور اُس کی زیارت کے لئے جانے کی فضیلت کا پتا چلتا ہے۔ مسجدِ قبا شریف کی زیارت کرنے کے لئے سواری پر یا پیدل جانا دونوں طرح دُرست ہے۔ اِس سے معلوم ہوا بزرگوں کی مسجدوں کی زیارت کی نیّت سے جانا جائز ہے۔

صحیح بخاری شریف میں حضرت اِمام بخاری علیہ الرحمہ نے لکھا ہے۔ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَزُوْرُہٗ رَاکِبًا وَّ مَاشِیًا ۴۵ ''رسولِ کریم رؤف ورحیم ﷺ (مسجدِ قبا شریف کی) زیارت کرنے کے لئے سوار یا پیدل تشریف لے جاتے تھے''۔

محولہ بالا اَحادیثِ مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسجد

۴۴ مسلم جلد ا ص ۴۳۸۔ ۴۵ بخاری جلد ا ص ۱۵۹۔

قباء اُس نفی میں داخل نہیں جن کے بارے میں سرکارِ کائنات ﷺ نے فرمایا کہ سوائے تین مساجد کے سفر کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں۔

مسجدِ قباء شریف کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہجرت کے بعد سب سے پہلے اِسی مسجدِ مبارک کی بنیاد رکھی گئی اِس کے بعد مسجدِ نبوی شریف تعمیر فرمائی گئی۔

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ نے سرورِ کائنات ﷺ سے روایت کی ہے کہ جو کوئی مسجدِ قباء شریف جا کر نماز پڑھے اُس کو غلام آزاد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ حضرت عمرو بن شیبہ علیہ الرحمہ نے اَخبارِ مدینہ میں صحیح اَسناد سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے ذکر کیا ہے کہ مسجدِ قباء شریف میں دو رکعتیں نماز پڑھنا مجھے بیت المقدس میں دو دفعہ جانے سے محبوب ہے۔ اگر لوگ مسجدِ قباء شریف کی فضیلت پر مطلع ہو

جائیں تو دُور دَراز سے چل کر وہاں جائیں''۔ ۴۶

زیارتِ قبور کے لئے سفر:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' فرماتے ہیں' رسول کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا ۴۷ ''میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع فرمایا تھا اَب زیارت کیا کرو''۔

مذکورہ بالا روایات سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ جو لوگ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبرِ انور کی زیارت کے لئے سفر کرنے کو ناجائز کہتے ہیں یہ اُن کی بے خبری ہے یا کمی علمی نہیں ہے۔ وگرنہ رسولِ کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح اِرشاداتِ

---

۴۶ تفہیم البخاری جلد۲ ص ۲۷۵' ۲۷۲۔ ۴۷ مشکوٰۃ ص ۱۵۴' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد۴ ص ۷۷' مجمع الزوائد جلد۳ ص ۵۹' المعجم الکبیر للطبرانی جلد۱۱ ص ۲۰۲' مستدرک حاکم جلد۱ ص ۵۳۲ حدیث ۱۳۷۴' مسلم حدیث نمبر ۱۰۶۔۹۷۷' نسائی حدیث نمبر ۲۰۳۲' ابوداؤد جلد۲ ص ۱۶۴' مسند احمد جلد۱ ص ۱۴۵' مرقاۃ جلد۴ ص ۲۱۴ حدیث نمبر ۱۷۶۲۔

(مقدسہ) کے ہوتے ہوئے ایسا نہ کہتے۔ ایسے ہی زیارتِ قبور کے بارے میں حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے واضح ارشاداتِ مبارک موجود ہیں۔ اگر کسی کے والدین یا بزرگوں کی قبریں دوسرے شہروں میں ہوں تو جب وہ اُن کی قبروں کی زیارت کے لئے جانا چاہیں گے تو یقیناً بہ نیتِ زیارت سفر بھی کریں گے۔

والدین کی قبر کی زیارت کے لئے سفر باعثِ بخشش:

حضرت محمد بن نعمان علیہ الرحمہ سے روایت ہے وہ اِس حدیث شریف کو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی طرف مرفوع کرتے ہوئے فرماتے ہیں: مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَیْهِ اَوْ اَحَدَهُمَا فِیْ کُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَلَهٗ وَ کُتِبَ بَرًّا [۴۸] ''جو اپنے ماں باپ یا اُن میں سے کسی ایک کی قبر کی ہر جمعۃ (المبارک) میں زیارت کیا کرے گا تو اُس کی بخشش کی جائے

[۴۸] مجمع الزوائد جلد ۳ ص ۵۹، کنز العمال حدیث نمبر ۴۵۴۸۷، ۴۵۴۸۶۔

گی اور وہ بھلائی کرنے والوں میں لکھا جائے گا"۔ ☆

☆ اگر کسی کے والدین کی قبریں دوسرے شہر میں ہوں تو اُن کی قبروں کی زیارت کے لئے سفر کیا جانا نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے حکم کی تعمیل ہے۔

حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے خصوصی طور پر جن تین مساجد کا جو بیان فرمایا ہے وہ اِن تین مساجد کے مقدس اور متبرک ہونے کی وجہ سے ہے۔ کیونکہ جو عظمت وشان اِن مساجد کو حاصل ہے اور کسی کو حاصل نہیں۔ نیز حدیث شریف میں گفتگو مساجد سے متعلق ہے یعنی مساجد کے لئے اگر سفر کیا جائے تو اِن تین مساجد کو فوقیت اور ترجیح دی جائے جبکہ مسجدِ قبا شریف کے سفر کا بھی اَحادیثِ مبارکہ میں بڑے اہتمام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ آپ سرکار ﷺ کے فرامینِ مقدسہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اِن مساجد کے علاوہ کسی اور طرف سفر کرنا جائز ہی نہیں۔

اَحادیثِ مبارکہ کے خزانے میں کوئی ایسی حدیث

شریف نہیں جس میں لکھا ہو کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی قبر منور کی زیارت کرنی ناجائز ہے۔ جبکہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے قبرِ انور کی زیارت کے واضح اِرشاداتِ مقدسہ موجود ہیں۔ جیسا کہ آپ پچھلے صفحات میں پڑھ چکے ہیں۔

جو لوگ اِس حدیث شریف کو جس میں تین مساجد کے سوا سفر کرنے کو ناجائز قرار دیتے ہیں وہ نادان لوگ یہ سمجھے ہوئے ہیں کہ اِن تین مساجد کے سوا اور کسی مسجد کی طرف سفر کرنا جائز نہیں ہے۔ لہٰذا عُرس اور زیارتِ قبور کے لئے سفر کرنا ناجائز ہے۔ اگر یہی مطلب ہو تو پھر تجارت، علاج معالجہ، دوستوں کی ملاقات، علم دین سیکھنے، والدین کے گھر جانا، سسرال جانا اور دیگر کاموں کے لئے بھی سفر ناجائز ہوں گے۔ ایسی تشریح یقیناً قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ کے قطعاً خلاف ہے۔

قرآنِ مجید میں اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ

الْمُكَذِّبِيْنَ ○ (الانعام:۱۱) ''(اے محبوب کریم صلی اللہ علیک وسلم آپ ﷺ) فرمائیں زمین میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟''۔

اس سے معلوم ہوا کہ خوفِ الٰہی پیدا کرنے کے لئے بھی عذاب والی جگہ سفر کر کے جانا اور دیکھنا بہتر ہے تا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جَلَّ جلالہٗ کی اطاعت وعبادت کا شوق پیدا ہو۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمانی قوت حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا باعثِ رحمت ہے۔

قرآنِ مجید میں کل چودہ آیاتِ مبارکہ ہیں جن میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے: اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ.... (یوسف:۱۰۹) ''کیا یہ لوگ زمین میں سفر نہیں کرتے۔'' قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ .... (النمل:۶۹) ''(اے محبوب صلی اللہ علیک وسلم) آپ (ﷺ) فرمائیں' زمین میں سفر کرو''۔

سورۂ سبا میں ہے: وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا قُرًى ظَاهِرَةً وَقَدَّرْنَا فِيهَا السَّيْرَ سِيرُوا فِيهَا لَيَالِيَ وَأَيَّامًا آمِنِينَ ○ (سبا:۱۸) ''اور ہم اُن کے اور اُن بستیوں کے درمیان جن میں ہم نے برکت دی تھی چند بستیاں اور آباد کر رکھی تھیں جو سرِ راہ ہیں اور اُن میں سفر کی منزلیں مقرر کر دی تھیں اُن میں راتوں اور دنوں کو بہ اَمن و اَمان سفر کرتے رہو''۔

برکت والی بستیوں سے مراد شام کی بستیاں ہیں یعنی ہم نے ملک سبا' یمن اور شام کے درمیان لبِ سڑک بستیاں آباد کی ہوئی تھیں۔ مفسرین اِن بستیوں کی تعداد چار ہزار سات سو بتلاتے ہیں۔ یہ اُن کی تجارتی شاہراہ تھی جو مسلسل آباد تھی جس کی وجہ سے ایک تو اُن کے کھانے پینے اور آرام کرنے کے لئے زادِ راہ ساتھ لینے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی' دوسرے ویرانی کی وجہ سے لوٹ مار اور قتل و غارت کا جو اَندیشہ ہوتا ہے' وہ نہیں ہوتا

تھا۔ ایک آبادی سے دوسری آبادی کا فاصلہ متعین اور معلوم تھا اور اِس کے حساب سے وہ بہ آسانی اپنا سفر طے کرتے تھے۔ مثلاً صبح سفر کا آغاز کرتے تو دوپہر تک کسی آبادی اور قریہ تک پہنچ جاتے وہاں کھانا وغیرہ کھا پی کر قیلولہ کرتے پھر سرگرم سفر ہو جاتے تو رات کو کسی اور آبادی میں جا پہنچتے۔

سفر اِنسانی زندگی کا حصہ ہے۔ سفر میں نماز اور اُس کے مسائل دینِ اِسلام میں شامل ہیں۔ سفر کی حالت میں روزہ کی رُخصت کے اَحکام قرآنِ مجید اور اَحادیثِ مبارکہ اور کتبِ فقہ میں تفصیل کے ساتھ موجود ہیں۔ حج و عمرہ کے لئے سفر، ہجرت کے لئے سفر، تجارت کرنے اور علم حاصل کرنے کے لئے سفر ہے اور جہاد کے لئے بھی سفر ہے۔

''تین مساجد کے سوا سفر کے لئے کجاوے نہ باندھے جائیں'' اِس کا یہ مطلب نہیں کہ اور کسی مقام کا سفر نہ کیا جائے جو لوگ اَیسا کہتے ہیں وہ اِسلامی تعلیمات سے پوری طرح آگاہ

نہیں ہیں۔ علم حاصل کرنا چاہئے' تعصب اور تفرقہ سے پناہ حاصل کرنی چاہئے۔

وقت مقرر کرنا بدعت نہیں:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما "یَوْمَ یَاتِیْ مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَاِنَّهٗ کَانَ یَاتِیْهِ کُلَّ سَبْتٍ فَاِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ کَرِهَ اَنْ یَّخْرُجَ مِنْهُ حَتّٰی یُصَلِّیَ فِیْهِ ۴۹

"یعنی جس دن مسجد قبا شریف میں آتے تو ہر ہفتہ وہاں جاتے جب مسجد میں جاتے تو بغیر نماز پڑھے وہاں سے نکلنا برا جانتے"۔ ۵

اہل حدیث (غیر مقلدین) کے امام وحید الزماں صاحب لکھتے ہیں:-

۵ "آنحضرت ﷺ بھی ہر ہفتہ کے دن مسجد قبا شریف میں تشریف لے جایا کرتے۔ عبداللہ بن عمرؓ بھی ایسا ہی کرتے۔ نسائی کی روایت میں ہے کہ جو کوئی مسجد قبا میں آئے

۴۹ بخاری جلد ۱ ص ۱۵۹۔

وہاں نماز پڑھے تو اُس کو ایک عمرے کا ثواب ملے گا۔ (حضرت) سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہ) نے کہا مسجد قبا میں دو رکعتیں پڑھنا بیت المقدس میں دو بار جانے سے مجھ کو زیادہ افضل معلوم ہوتا ہے اگر لوگ مسجدِ قبا کی فضیلت جان لیں تو اُونٹوں کے جگر مار کر وہاں آئیں"۔ (تیسیر الباری غیر مقلد جلد ۲ ص ۱۹۸ من وعن)

ریاض الجنۃ:

حضرت عبداللہ بن زید مازنی (رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا: مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ ۵۰ "میرے گھر (جہاں آج نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مزارِ مبارک ہے) اور منبر (شریف) کے درمیان

۵۰ بخاری جلد ۱ ص ۱۵۹' حدیث نمبر ۱۱۹۶' مشکوٰۃ ص ۶۸ حدیث نمبر ۶۹۴' مسلم حدیث نمبر (۱۳۹۱/۵۰۲)' ترمذی حدیث نمبر ۳۹۱۵' مرقاۃ جلد ۲ ص ۳۷۱' مسند احمد جلد ۲ ص ۲۳۶' السنن الکبریٰ للبیہقی جلد ۵ ص ۲۴۷' مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۹-۸' شرح السنۃ جلد ۲ ص ۱۰۵۔

کی جگہ بہشت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے"۔ ۞

۞ "یعنی حقیقۃً اِس قدر قطع زمین بہشت کا ایک ٹکڑا ہے جو وہاں عبادت کرے گا اُس کو آخرت میں بہشت ملے گی۔ علماء نے کہا ہے کہ اگر کوئی شخص یوں قسم کھائے کہ اگر میں بہشت نہ جاؤں تو اُس کی زوجہ پر طلاق ہے اور وہ طلاق سے بچنا چاہے تو اِس مقدس اور بابرکت جگہ میں چلا جائے"۔ (تیسیر الباری جلد۲ص ۱۹۹ من وعن)

مقدس ستون:

ریاض الجنہ میں درج ذیل ستون ہیں: (۱) اسطوانہ حنانہ، (۲) اسطوانہ حرس، (۳) اسطوانہ وفود، (۴) اسطوانہ ابولبابہ، (۵) اسطوانہ سریر، (۶) اسطوانہ جبرائیل، (۷) اسطوانہ عائشہ۔

ستون نمبر (۱) کے پاس کھڑے ہو کر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ خطبہ اِرشاد فرماتے تھے۔ ستون نمبر (۲) جب حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ دولت خانۂ اقدس

میں تشریف لاتے تھے تو کوئی صحابی رضی اللہ عنہ محافظت کی خدمت ادا کرتا تھا۔ ستون نمبر (۳) پر آپ ﷺ وفود سے ملتے اور لوگوں کو مسلمان فرماتے۔ ستون نمبر (۴) کو ستون توبہ بھی کہتے ہیں جہاں حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کی توبہ قبول ہوئی تھی۔ ستون نمبر (۵) پر حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ ستون نمبر (۶) پر حضرت جبرائیل امین علیہ السلام دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں وحی لے کر آتے تھے اور اکثر اس جگہ بیٹھتے تھے۔ ستون نمبر (۷) کے بارے حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا: اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کا ثواب معلوم ہو جائے تو جگہ حاصل کرنے کے لئے قرعہ اندازی کی نوبت آئے۔ ان ستونوں کو ستون ہائے رحمت بھی کہا جاتا ہے۔

ان ستونوں کے پاس نوافل اور دعا کی کثرت رکھیں۔

ہر نماز کے بعد روضۂ مبارک پر حاضر ہو کر درود وسلام پڑھیں۔

یہ وقت نصیبوں سے ملا ہے جس کے لئے ہم ترستے رہتے ہیں۔

اِس لئے اِسے اللہ (تبارک وتعالیٰ) کی طرف سے عظیم نعمت سمجھتے ہوئے حاضری کو ترک نہ کریں۔

دُعا:

یاربُّ العالمین! تیرا یہ عاجز اور گنہگار بندہ تیرے محبوب ﷺ کے دَربار گہربار میں حاضر ہے اور تیرے حضور اپنے اَعمال پر شرمندہ دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے ہوئے ہے۔ اے میرے رحیم وکریم رب! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ تو نے اِس گنہگار بندے کو اپنے عظیم گھر اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے پُر نور روضے کی حاضری نصیب فرمائی۔ اے میرے رَب! میری نمازوں، نوافل، میری دُعاؤں، خیرات وصدقات اور میرے اَعمال میں جو کوتاہی سرزد ہوئی ہو اُسے اپنی رَحمت سے درگزر فرماتے ہوئے قبول فرما اور میری بخشش کا ذریعہ بنا۔

اے مالکِ کائنات! مجھے اپنے پیارے گھر اور اپنے محبوب حضرت محمد ﷺ کے روضۂ مبارک کی بار بار زیارت

نصیب فرما اور اِس طرح نصیب فرما جیسا کہ اِس کا حق ہے۔ تاکہ میرا یہ شوق' سفر کی مشکلات' میری محنت آپ ﷺ کی رضا کے حصول کا ذریعہ اور بخشش کا وسیلہ بن سکے۔

اے میرے اللہ جَلَّ جلالک! تیرے پاک کعبہ مکرمہ کا واسطہ' تیرے محبوب ﷺ کی رحمت کا واسطہ' میرے ماں باپ کے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو معاف فرما' اُن کے درجات بلند فرما اور اُنہیں جنت میں اَعلیٰ مقام نصیب فرما۔ اے میرے اللہ جَلَّ جلالک! میرے اہل وعیال' میری بیوی اور اَولاد کے ہر چھوٹے بڑے گناہ کو اپنی رحمت کے صدقے معاف فرما دے۔ ہماری بچیوں کو نیک خاوند' بیٹوں کو نیک اور فرمانبردار بیویاں اور اُن کی اَولاد کو صالح اور دین پر پوری طرح کاربند رہنے والا بنا۔ اُنہیں بُرے وقت' بُرے دوستوں' بُرے رشتہ داروں' بُرے حاکموں' بُری بیماریوں اور بُری موت سے بچانا۔

اے اللہ جَلَّ جلالک! ہمیں کبھی کسی کا محتاج نہ فرمانا'

ہمیں دین و دُنیا کی دولت سے مالا مال فرمانا اور ہمیں توفیق عطا فرمانا کہ ہم اپنے تمام وسائل تیری رضا کیلئے تیرے دین کے راستے پر صرف کریں۔ ہمیں غریبوں، یتیموں، مسکینوں، بیواؤں اور دُکھی لوگوں کی خدمت کا جذبہ عطا فرما۔ ہمیں مانگنے کا طریقہ نہیں آتا تو ہمیں مانگنے کا طریقہ سکھا۔ ہمیں بن مانگے عطا فرما اور ہمیں اپنا صابر و شاکر بندہ بنا۔ اے اللہ جَلَّ جلالک! اُن عزیز و اَقارب، دوستوں کی جائز دُعاؤں اور تیرے وہ بے شمار بندے جو تیرے دَر کی حاضری کی تڑپ رکھتے ہیں لیکن اُن کے پاس وسائل نہیں، اُن کے لئے اپنے دَر کی حاضری کے اَسباب پیدا فرما دے۔

اے اللہ جَلَّ جلالک! عالَم اِسلام پر نگاہِ کرم فرما، اِنہیں اِتحاد و اِتفاق کی نعمت عطا فرما۔ مسلمانوں کو سچے اور سیدھے دین اِسلام کو سمجھنے اور اُس پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرما۔ ہمیں اِسلام دُشمن لوگوں کے فتنوں سے محفوظ فرما۔ ہمارے پیارے ملک پاکستان پر اپنی خصوصی رَحمت فرما۔ اِسے دُشمنوں کی نظرِ بد اور شر انگیز

منصوبہ بندیوں سے محفوظ رکھنا۔ نبی کریم ﷺ کے صدقے تو ہماری دُعاؤں کو قبول فرما۔ آمین! ثم آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ

رخصت از مدینہ منورہ:

مدینہ منورہ سے جب واپسی کا پروگرام ہو تو دو رکعت نماز مسجدِ نبوی شریف میں پڑھ کر واپس جائیں۔[۵۱] اس کے بعد روضہ اَطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں اور اپنے والدین، دوست، اَقربا اور تمام مسلمانوں اور بندہ ناچیز منیر احمد یوسفی اور بندہ کے بیمار بیٹے محمد ابوبکر صدیق یوسفی زمزمی کی صحت اور بندہ سمیت سب ایمان والوں کی آخرت کی بہتری کے لئے دُعا فرمائیں۔

جس کو حضور نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے جتنا تعلق ہوتا ہے، اُتنا ہی اُسے مدینہ منورہ سے واپس جاتے ہوئے صدمہ اور اَفسوس ہوتا ہے۔ بے اِختیار آنسو نکل آتے ہیں، نہ نکلیں تو نکالنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ زیارت کی یہ مبارک گھڑی پھر نصیب ہو یا نہ ہو۔ اِس کیفیت کو علامتِ قبولیت سمجھنا چاہیے۔

---

[۵۱] مجمع الزوائد جلد ۴ ص ۸۔

عربی بول چال

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ	تم پر سلام ہو	مَنْ اَنْتَ؟	آپ کون ہیں؟
اَنَا بَاكِسْتَانِيْ	میں پاکستانی ہوں	مَااسْمُكَ	آپ کا اسم گرامی کیا ہے؟
اِسْمِيْ اَبُوْ بَكْرٍ	میرا نام ابوبکر ہے	كَيْفَ حَالُكَ	آپ کا کیا حال ہے؟
طَيِّبٌ	بہت اچھا۔خوب	مِنْ اَيْنَ جِئْتَ؟	آپ کہاں سے آئے ہیں؟
مِنَ الْبَاكِسْتَانِ	پاکستان سے آیا ہوں	هَلْ مَعَكَ؟	کیا آپ کے ساتھ کوئی ہے؟
نَعَمْ	ہاں!	اَنْتُمْ كَمْ نَفَرٌ؟	آپ کتنے آدمی ہیں؟
نَحْنُ خَمْسَةُ نَفَرٍ	ہم پانچ آدمی ہیں	اَيْنَ تَذْهَبُ؟	آپ کہاں جارہے ہیں؟
اَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	میں (خانہ کعبہ) جارہا ہوں	اَذْهَبُ اِلَى الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ	میں مسجد نبوی جارہا ہوں
هَلْ تَقْدِرُ تَتَكَلَّمُ بِالْعَرَبِيَّةِ؟	کیا آپ عربی میں کلام کرسکتے ہیں؟	لَا اَقْدِرُ اِلَّا قَلِيلًا	میں تھوڑی سی عربی بول سکتا ہوں

اِجْلِسْ عِنْدِیْ	میرے پاس بیٹھئے۔	اِسْمَعْ کَلَامِیْ	میری بات سنئے۔
اِمْشِ مَعِیَ	میرے ساتھ چلئے۔	تَعَالَ هِنَا	یہاں آیئے۔
لَبَّیْکَ	حاضر ہوں۔	اَیْنَ دَارُکَ؟	آپ کا گھر کہاں ہے؟
اِشْرَبْ شَاهِیْ	چائے پیجئے۔	شُکْرًا	شکریہ۔
مَنْ اَنْتَ یَا سَیِّدِیْ؟	آپ کیا کرتے ہیں؟	اِنِّیْ تَاجِرٌ	میں تاجر ہوں۔
اَیْنَ الْمَحَلَّةِ الْمِفْصَلَةِ؟	محلہ مفصلہ کہاں ہے؟	اَیْنَ الْحَلَّاقُ	حجام (کی دکان) کہاں ہے؟
مَرْحَبًا اَهْلًا وَّسَهْلًا	آپ کا آنا مبارک ہو۔	تَفَضَّلُوْا	مہربانی فرمایئے۔
مَا تَشَآءُ؟	آپ کیا چاہتے ہیں؟	مَا تُرِیْدُ؟	آپ کا کیا ارادہ ہے؟
اِصْبِرْ حَتّٰی اَعُوْدُ اِلَیْکَ	آپ میرے آنے تک یہاں ٹھہریئے۔	اَذْهَبُ اِلَی السُّوْقِ	میں مارکیٹ جارہا ہوں۔

اَيْشَ هٰذَا؟	یہ کیا ہے؟	مَا قِيْمَةُ هٰذَا؟	اس کی کیا قیمت ہے؟
اَيْنَ دُكَّانُ الطَّبَّاخِ؟	ہوٹل کہاں ہے؟	نَزِّلْ عَفْشَنَا	ہمارا سامان اتار دو۔
اَيْشَ تَاْخُذُ	تم کیا لو گے؟	تَرَاعِيْنِيْ	مجھ سے رعایت کیجئے۔
مَا هٰذَا؟	یہ کیا ہے؟	قُلْ اَحَدَّ كَلَامٌ	ایک دام بتلایئے۔
ثَمَنُ هٰذَا زِيَادٌ	یہ دام زیادہ ہے؟	جِبْ لِيْ شَيْءٌ غَيْرِ هٰذَا	کوئی اور چیز دکھایئے۔
آخِرُ قَوْلِ مَا كَلَامٌ؟	آخری دام یا آخری قیمت کیا ہوگی؟	هٰذَا آخِرُ كَلَام	یہ آخری قیمت ہے۔
مَا تَنْقُصُ شَيْءٌ	کچھ کم نہ کروگے۔	اِنِّيْ لَا اَعْرِفُ	میں نہیں جانتا

☆☆☆

☆☆

☆

محمد
صلى الله عليه وسلم

یا محمدؐ

محمدؐ	محمودؐ	فاتحؐ	رشیدؐ	مذیرؐ	احمدؐ	قاسمؐ
شاہدؐ	مشہودؐ	داعیؐ	حامدؐ	عاقبؐ	حاشرؐ	بشیرؐ
شافیؐ	ہادیؐ	مہدیؐ	ماحیؐ	منجیؐ	ناہیؐ	رسولؐ
نبیؐ	امیؐ	تہامیؐ	ہاشمیؐ	ابطحیؐ	عزیزؐ	عبدالعزیز خریص
رؤفؐ	رحیمؐ	طہٰ	مجتبیٰ	طسٓ	مرتضیٰ	حٰمٓ
مصطفیٰ	یٰسٓ	اولیٰ	مزملؐ	ولیؐ	مدثرؐ	متینؐ
مصدقؐ	طیبؐ	ناصرؐ	منصورؐ	مصباحؐ	امرؐ	حجازیؐ
ترازیؐ	قرشیؐ	مصریؐ	نبی التوبہؐ	حافظؐ	کاملؐ	صادقؐ
امینؐ	عبداللہؐ	کلیم اللہؐ	حبیب اللہؐ	نجی اللہؐ	صفی اللہؐ	خاتم الانبیاؐ
حسیبؐ	مجیبؐ	شکورؐ	مقتصدؐ	رسول اللہؐ	قویؐ	حفیؐ
مامونؐ	مغفورؐ	حقؐ	مبینؐ	اخرؐ	یتیمؐ	ظاہرؐ
کریمؐ	باطنؐ	حکیمؐ	نبی الرحمۃؐ	خاتم الاولؐ	سیدؐ	سراجؐ
منیرؐ	محررؐ	مکررؐ	مبشرؐ	مذکرؐ	مطہرؐ	قریبؐ
خلیلؐ	مدعوؐ	جوادؐ	خاتمؐ	عادلؐ	شہیرؐ	شہیدؐ
		رسول اللہؐ	صاحبؐ	مسلیٰ		